

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
یا منطق	بالنطق	چلو	چلوں	دور کی	دورین
۹۸	۹۸	۱۲۲	۱۲۲	عجوبہ	عجوبہ
منشیں بھی	منشیں تھی	بلا کر پکڑا ہے	بلا کر پکڑا ہے	اشکبہ	اشکبہ
۹۹	۹۹	اور	اور	خوش ہیں	خوش ہے
مشہور ہو گیا ہے	اپنے آپ کو مشہور کیا ہے	کار بار	کار بار	۱۳۷	۱۳۷
۱۰۰	۱۰۰	سہ پوش	سہ پوش	صوتکدہ	صوتکدہ
اہل	اور اہل	زمزہ	زمزہ	۱۳۸	۱۳۸
اور دار	اودھار	۱۲۴	۱۲۴	مائل	مائل کیا
۱۰۱	۱۰۱	فکر جدید	فکر جدید	خوان سار	خوان سار
کوناہ	کوتاہ بینی	۱۲۶	۱۲۶	اسی کتاب کو	اسی کتاب کے قرار
یستی	بستی	محفل	محفل	دیتے ہیں (دیشک)	دیتے ہیں (دیشک)
۱۰۲	۱۰۲	پیدا ہوتا تھا	پیدا ہوتا تھا	۱۴۰	۱۴۰
کہ جانتے... کرتے (کہ جانتے... کرتے ہیں)	کہ جانتے... کرتے (کہ جانتے... کرتے ہیں)	۱۲۷	۱۲۷	گڑبیاں	گڑبیاں کے جو
ہیں	کرتے ہیں	عقل ربا	عقل ربا	مت جانے والی	مت جانے والی ہیں
۱۰۳	۱۰۳	۱۲۸	۱۲۸	روپیہ کے	یعنی روپیہ کے
اعراض	اعراض	میرا فضا	میرا فضا	عوض میں	عوض میں
۱۰۵	۱۰۵	غبار آلود ہو گیا	غبار آلود ہو گیا	۱۴۲	۱۴۲
اسپر	اس سپر	ہر ایک گروہ	ہر ایک گروہ	عقل کے	عقل کے
۱۰۶	۱۰۶	گذر سکتا ہے	گذر سکتا ہے	اس چیز	اس چیز
ترصیع	ترصیع	۱۲۹	۱۲۹	بجا لائے	بجا لائے
۱۱	۱۱	جیتے رہو	جیتے رہو	کاروبار کیلئے	کاروبار کیلئے
اگر	اگرچہ	اکثر	اکثر	۱۴۳	۱۴۳
۱۱۵	۱۱۵	شلوک	شلوک	تعلق کے	تعلق کو
سنو	سن لے	۱۳۱	۱۳۱	سمجھتے ہیں	سمجھتا ہے

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
صفحہ ۴۹	۴۹	کاتب ہر حکم صورت	۸۲	۸۲	صحیح
ضابطہ	ضابط	تائی کو ترک کیا	حس نے	چرا اس نے	
۵۵	۵۵	ہے۔	اکبر	اکبر کے	
مصائب	مصاحب	۷۲	۷۲	۸۵	۸۵
۵۷	۵۷	کابلین کو	کابل کر	تسلی	تسلی
اور مجموعہ	اس مجموعہ	میں جو اس سواد	الفضل جو اس	والا ان متفرقات	والا ان متفرقات
۵۹	۵۹	۷۴	۷۴	تیسری ولادت	تیسری ولادت
خا۔ ال	خمار افزا	اقبال کی پیشانی	۸۶	۸۶	۸۶
۶۲	۶۲	کے نور	میں آئے	میں نہ آئے	
لاس الماس	راس المال	ستارہ تاج کے	سوروزوار	سوروزراز	
۶۷	۶۷	اور مراتب	جو مراتب	۸۷	۸۷
تولایا جائے	تولا جائے	۷۵	۷۵	علاج کا ذکر	علاج کا ذکر کیا
اخلاق	اغلاق	مظاہر	مظاہر میں	۹۰	۹۰
صاف	جو صاف	۷۸	۷۸	غائب	غالب
خرد آموز	خرد آموزی	عالم تصویروں	عام تصویروں	من قبل	من قبیل
۶۸	۶۸	چیزیں کہ ایک	چیزیں ایک	۹۱	۹۱
خمیہ	کے خمیہ	۷۹	۷۹	تبت	زینت
۶۹	۶۹	اجزائے	۸۰	۸۰	۸۰
برداشت	برداشت	لجبت	لجبت	۹۲	۹۲
اٹھائے گا	اٹھائے گی	لگاتے تھے	لگاتا تھا	حلقہ قادر کے	حلقہ خا کے در
۷۰	۷۰	۸۰	۸۰	۹۴	۹۴
اکٹھا	اکٹھا پتیا میں	دفع اشتباہ	دفع اشتباہ	جلانا	جلانا ہے
	بصورت اولیٰ	۸۱	۸۱	رہنمائی	رہنمائی ہے
	ہیں۔ اس لئے	چونکہ ہر گروہ	اور ہر گروہ	خاطروں	خاطروں کو

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
اول	اولی	عدم روام	عدم دوام	گرگ پزی	گرگ پزی
جن میں	جو	اشوات	اشوات	۳۲	۳۲
۱۴	۱۴	نہ ہو کر اُسے	نہ ہو کر	صنفین	صنفین
اولی	اولی	مرد	نرد	نہو کر	نہو کر
۱۵	۱۵	۲۴	۲۴	۳۳	۳۳
مشتی	مشتی	دیکھنا	دیکھنا	بے گم کردن	بے گم کردن
		صحیح	صحیح	بھینکا	بھینکا
۱۶	۱۶	۲۶	۲۶	۳۴	۳۴
سیکری	سیکری میں	تخیر	تمیز	فاضلہ	فاضلہ
خیالوں	خیالیوں	حب ازار مقاصد	حب ازار مقاصد	سیدھا	سیدھا
سروسانی	سروسامانی	میں گزر میرا	گزر میرا ہوا	پاس سے	پاس سے
۱۷	۱۷	۲۸	۲۸	بعد	بعد
سبب ہو	سبب نہ ہو	اطلاق	اطلاق	۳۸	۳۸
۱۸	۱۸	ایرانی	ایرانی	اکٹھا	اکٹھا
اطلاح	اطلاع	صدق اولی	صدق دلی	سب سے	سب سے
فراخ	فراخ	۲۹	۲۹	حق	حق
قابلیت سے ہے	قابلیت ہے	جو والد	جو والد	۴۰	۴۰
۲۱	۲۱	نکا نہ	نکا لا	تواضع	تواضع
اُسے	اُس سے	دینے بغیر	دینے بغیر	۴۳	۴۳
قوت ہے	قوت ہی ہے کہ	جو اس	جو اس	کثرت میں	کثرت میں
۲۲	۲۲	بھالنے	بھالنے	۴۷	۴۷
موجب	جو موجب	ہونا	ہونا	اور قسم	اور قسم
سارک	سارک	۳۰	۳۰	۴۸	۴۸
۲۳	۲۳	مکار	مکار	اگر ہو	اگر ہو

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
شکوہ یا	شکوہ	داشت	داشت	مبسر آمد	یامی سراید

تہنہنا سار سے چار سو الفاظ ہو گئے جن کی صحت لکھی گئی۔ ۳۱ اپریل ۱۹۳۳ء

سید اولاد حسین شادان بگرامی

نوٹ:۔ ظہیر کو چاہئے کہ ترجمہ دیکھنے سے پہلے اصل کتاب کی تصحیح اس کے موافق کر لیں اس فرہنگ کے علاوہ نسخہ ابوالفضل مطبوعہ مطبعہ نو لکھنور ۱۹۱۱ء بھی تصحیح کے لئے دیکھنا ضروری ہے کیونکہ نسخہ مطبوعہ لاہور میں جو غلطیاں نو لکھنوری سے زیادہ یا مختلف ہوگی۔ ان کی صحت اس تصحیح میں نہ ملے گی۔ حتی الامکان تکمیل تصحیح کی کوشش کی ہے۔ پھر بھی جو صحت رہ گئی ہوگی۔ وہ یا تو میرے نہ سمجھنے اور سہو الخیال پر دال ہوگی۔ یا سہو النظر و سہل الکاری پر۔ ۱۲

تصحیح ترجمہ فترسوم ابوالفضل

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
صفحہ ۱	۵	۵	۵	مشرور	سورہ
جمع صلوات	جمع صلوات	مبینہ	مبینہ ہے	۱۰	۱۰
۲	۲	محررات	محررات	پرودیا ہے	پرودیا
جمع	جمع	۶	۶	"	"
۳	۳	آشرت	آشرت	فرو دین	فرو دین
مبارک	مبارک	۷	۷	۱۲	۱۲
احیاء	احیاء	درعائیکہ باجالا	درعائیکہ باجالا	پوشیدگی کی	پوشیدگی کے
زہراء	زہراء	۸	۸	تغذیب	تغذیب
۴	۴	بتائی	بتائی	استراق	استراق
استفاض	استفاض	جو بصورت	جو بصورت	۱۳	۱۳
امام	امام	۹	۹	حمال	حمال

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
ہی	اندوڑی	۳۳۸	۳۳۸	پدید آمد	پدید آمد
وہن یا آزمودن	تاریکیاں	تاریکیستان	دانش اندوز	دانش اندوز	دانش اندوز
پیدا ہونے پر تھوڑا سا قیہ پسند در	دور در	دور در	و سحنان	و سحنان	و سحنان
۳۳۳	۳۳۳	پدید آمد	آزمودن	آزمودن	آزمودن
واب	صوب	میشد	و درختیں	و درختیں	و درختیں
زگر دختہ	مردم از گردختہ	۳۳۹	گرفت	گرفت	گرفت
۳۳۴	۳۳۴	تیز کیے	آخرین	آخرین	آخرین
و گزیدہ	گزیدہ	نمائند	پاستانی	پاستانی	پاستانی
آوردیم	پر آوریم	شورید	و علاج	و علاج	و علاج
خم اندوز	زخم اندوز	شیان	۳۳۵	۳۳۵	۳۳۵
یکے	یعنی یکے	درزید	خدا آگان	خدا آگان	خدا آگان
ورخت	یاو درخت	۳۳۰	پامرد	پامرد	پامرد
۳۳۵	۳۳۵	کوئی غلطی نہیں	نویسد	نویسد	نویسد
رجوع بخیر	رجوع بخانہ	۳۳۱	روزش	روزش	روزش
۳۳۶	۳۳۶	جوش	آزم	آزم	آزم
پر در	برادر	مرداد	۲۳۸	۲۳۸	۲۳۸
پوچ	کوچ	بس	وزن گاہ	وزن گاہ	وزن گاہ
چارہ گرے	جاہ رگہ رے	گردانیدہ بودند	در انگاہ	در انگاہ	در انگاہ
۳۳۷	۳۳۷	۳۳۲	زین یا وزین	زین یا وزین	زین یا وزین
پیوستہ دلدہی دلدہی	پیوستہ دلدہی دلدہی	گریز	عشرت اندوز	عشرت اندوز	عشرت اندوز
سے قرین یا بواسطہ	سے قرین یا بواسطہ	مرا	خرد یا خسرو	خرد یا خسرو	خرد یا خسرو
دلدہی یا بغرض دلدہی	دلدہی یا بغرض دلدہی	و باتنومندی	۲۳۷	۲۳۷	۲۳۷
کڑا	کڑا	کونی	دیدار	دیدار	دیدار
دل شکری	دل شکری				

غلط	صحیح	غلط	صحیح	غلط	صحیح
۳۱۴	روٹائی	۳۱۴	روٹائے	۳۱۴	روٹائی
نامہ تنومندی	مایہ تنومندی	قرونی	میانہ	۳۱۵	۳۱۵
۳۱۵	۳۱۵	۳۱۵	۳۱۵	۳۱۵	۳۱۵
ازمن	زمن	ہنادہ	ہنادہ	۳۱۶	۳۱۶
وبیشترے	بیشترے	۳۲۲	۳۲۲	۳۱۶	۳۱۶
دست باقی	دست باقی	۳۲۳	۳۲۳	۳۱۶	۳۱۶
بر میرو	بر میرد	۳۲۳	۳۲۳	۳۱۶	۳۱۶
خدائی	خدائے	۳۲۳	۳۲۳	۳۱۶	۳۱۶
۳۱۷	۳۱۷	۳۲۴	۳۲۴	۳۱۷	۳۱۷
یہ صفحہ غلطی سے	روشنی	۳۲۴	۳۲۴	۳۱۷	۳۱۷
خالی ہے	دیگر آں	۳۲۴	۳۲۴	۳۱۷	۳۱۷
۳۱۸	۳۱۸	۳۲۴	۳۲۴	۳۱۷	۳۱۷
روزگار	کہ روزگار	۳۱۸	۳۱۸	۳۱۷	۳۱۷
شکر گزار	ایں شکر گزار	۳۱۸	۳۱۸	۳۱۷	۳۱۷
۳۱۹	۳۱۹	۳۱۸	۳۱۸	۳۱۷	۳۱۷
یہ صفحہ غلطی سے	بمعذرات	۳۱۹	۳۱۹	۳۱۷	۳۱۷
خالی ہے	۳۲۶	۳۱۹	۳۱۹	۳۱۷	۳۱۷
۳۲۰	۳۲۰	۳۱۹	۳۱۹	۳۱۷	۳۱۷
ازہر	زہر	۳۲۰	۳۲۰	۳۱۷	۳۱۷
روشنی بیابان	روشنی بیابان	۳۲۰	۳۲۰	۳۱۷	۳۱۷
یاد آمد	یاد آمد	۳۲۰	۳۲۰	۳۱۷	۳۱۷
زبان روزگار	زبان روزگار	۳۲۰	۳۲۰	۳۱۷	۳۱۷

غلط	صحیح	غلط	صحیح
داما زندگی	داماندگی	بطن	بطن
۳۰۵	۳۰۵	کر	کر
قلاوڑی	وقلاوڑی	۳۰۹	۳۰۹
کار آزما	کار آزار	یہ الفاظ مکر چھپ گئے ہیں۔	یہ الفاظ مکر چھپ گئے ہیں۔
ہنگی	کہ ہنگی	گراں بہا	گراں بہا
آسودگی	فرسودگی	چہ جائے جہاں جہاں	چہ جائے جہاں جہاں
سرب ازار	سراب زار	فطرت در متاع دنیوی	فطرت در متاع دنیوی
گزیند	فکر بیند	آرزوئے	آرزوئے
از مسکنیش	از مسکنیش	۳۱۰	۳۱۰
سلم را	آزاسلم	پاستان	پاستان
۳۰۶	۳۰۶	نیمروز حیات	نیمروز حیات
انداز	اندازد	ازال جز	ازال جز
آور	آورد	قصد طبیعت	قصد طبیعت
یقین یا یقین	یقین یا یقین	بود	بود
وسر آئینہ	سر آئینہ	۳۱۱	۳۱۱
بساط	بساط	شاہراہ	شاہراہ
نیز	نیز	۳۱۲	۳۱۲
پائے بند	کہ پائے بند	لیکن یا لنگر	لیکن یا لنگر
افت و خیر یا آفت خیر	افت و خیر یا آفت خیر	نیز نگاہ یا زہنگاہ نگاہ	نیز نگاہ یا زہنگاہ نگاہ
گنجینہ و آن	گنجینہ و آن	۳۱۳	۳۱۳
چہرہ	وچہرہ	ہ آراہندگان	ہ آراہندگان
۳۰۷	۳۰۷	در جا ہائے	در جا ہائے
حاصل	و حاصل	گنجین	گنجین
بیش	بیش		

غلط	صحیح	غلط	صحیح
میران	میزان	۳۰۰	۳۰۰
ہوشمندانہ	ہوشمندانہ	عرفہ	عرفہ
گزیر	ناگزیر	درد	درد
تا	تا	دانش	دانش
دارا و یا دارد		طلب یا حسب	
۲۹۷	۲۹۷	خریدین	خریدین
یابین جنبش	بیک جنبش	۳۰۱	۳۰۱
میرد	معی برد	آگندہ	آگندہ
نیزنگسار	نیزنگساز	شناسد	شناسد
داستان	دوستان	انچہ یا پچنانچہ	انچہ یا پچنانچہ
۲۹۸	۲۹۸	ٹیکو شناسد	ٹیکو شناسد
ہوشرباے	ہوشربائی	۳۰۲	۳۰۲
آزمودن	آزمودہ	چہ طرف	چہ طرف
خشک رو	خشک رود	۳۰۳	۳۰۳
کدکیا	کارکیا	آئین یا آذین	آئین یا آذین
خود آراے	خود راے	گزند	گزند
۲۹۹	۲۹۹	جا	جا
دوراندیشہ	دراندیشہ	بادیہ پیامی	بادیہ پیامی
خوبی	دخوبی	باز و زدم	باز و زدم
عشوہ	نقشہ	۳۰۴	۳۰۴
فساد	فسانہ	نکو ہش	نکو ہش
تاریک چشمہ میم	تاریک تر از چشمہ میم	اختیار	اختیار
وے	وے	مشعب یا مستعد	مشعب یا مستعد
پارنامہ	بارنامہ	نمی	نمی

غلام	معجم	غلام	معجم
کامرد اسے	کامرد اسے	زیادہ	زودہ
۲۹۰	۲۹۰	سرسزنشہا	وسرسزنشہا
نیا شد	باشد	تازہ	تازہ
نفس	نفس از	۲۹۳	۲۹۳
پشین	پشین	آں روز	آں روزگہ
نمیشود	میشود	اوراد بار	اوراد بار
وقلم	کہ قسم	اگر جہانیاں	اگر جہانیاں
باندازہ ہائے	باندازہ ہائے	خواہش	این خواہش
ہر نامک	سرامک	زمان	زبان
مک	نامک	مداندے	بداندے
۲۹۱	۲۹۱	بزدے	نبردے
می یافت	می یافت	کش	کس
تو مند	تو مند	دوم	تادم
نفس امارہ	سکشی نفس امارہ	دہنناگری	مگر پشناگری
آشفگی	و آشفگی	۲۹۵	۲۹۵
سیر نابیدہ	سیر نابیدہ	گوئی	گوئے
۲۹۲	۲۹۲	نفرین	نفرین خود
تسخیر	بہ تسخیر	می سرآید	میسرآید
آزساں	آزستان	نیروے	بہ نیروے
مبیاں جی	بے میناخی	دشمن	دشمن و
منت	دمنت	خوشنودی	ناخوشنودی
۲۹۳	۲۹۳	دوستان	و دوستان
کشادہ	بکشادہ	سفلی	سفلی را
ناصرو	ناسرہ	۲۹۶	۲۹۶

غلط	صحیح	غلط	صحیح
۲۸۱	بیالاند یا بیالاید یا بیالاید	۲۸۱	در عطارخانه یا از عطارخانه
بینائی	جو یا جو یا	۲۸۲	بینائی
۲۸۲	ناگزراں	خیر و شر	۲۸۲
بانش	بانش یا آرائش	نیز	سودای
درین	خاصه درین	سودائی	و کوتی
لبوگواری	لبوگواری رستمه	کوتی	سیانی یا سیمانی
۲۸۶	۲۸۶	وارد	داراد
مرا	مرا از	۲۸۳	خیر رنگالی
طلسم	طلسم	خیر رنگالی است	حق پزدهی
قافله	قافله	حق پزدهی است	مکنون منمیر
لبوس	نه دہی	در مئے مکنون منمیر	یکینائی
از شهرستان اندیشہ	شهرستان اندیشہ	یکسانی	سخن
دل انچہ	انچہ دل	بنائے سخن	۲۸۳
۲۸۸	۲۸۸	۲۸۳	بشم
وتارک	تارک	دیدم	لوس
آذر	آذر	پوست	پید
قلم را	قلم	پدید	۲۸۵
امروز کہ	امروز	۲۸۵	بلند پایہ کہ
۲۸۹	۲۸۹	۲۸۶	۲۸۶
نیرنگی قرے	قرے		
با اندوہ	اندوہ		
دانار بائے	دانار بائی		
	مبین یا نختین		
	سیانی یا سیمانی		

غلط	صحیح	غلط	صحیح
باردور بنی	بادور بنی	منتهی	منتهی
۲۶۳	۲۶۳	خریدار آزا	خریدار آزا
در خسران	در گو خسران	تنگ	تنگ
ترسندہ دل	ترسندہ دل	غما سے رفتہ آواز	غما سے رفتہ آواز
۲۶۴	۲۶۴	میکند	میکند
عنصری	نقش عنصری یعنی انسان	شوریدہ	شوریدہ
ومی عالم	ومی معلم	نقد دل یا نقد حال	نقد دل یا نقد حال
مدارج	مدارج	۲۶۵	۲۶۵
چہ درال صورت	نہ درال صورت کہ	نادرستی	نادرستی
۲۶۵	۲۶۵	تخیلات	تخیلات
بزرگی یا برگزیدگی	رویت است	آزو آرام	آزو آرام
ردیت	رویت است	خس پوشی	خس پوشی
واگر نہ یاد گر نہ	واگر نہ یاد گر نہ	اندیشی	اندیشی
وشکر گذاری	شکر گذاری	۲۸۰	۲۸۰
بزبان	بزبان حال	ازیں رو	ازیں رو
۲۶۶	۲۶۶	ستر	ستر
پایہ	پایہ خود	پیشینیا	پیشینیا
انداز پایہ	اندازہ پایہ	بر روئے آورد	بر روئے آورد
جز	جز	روشنی	روشنی

غلط	صحیح	غلط	صحیح
۲۶۶	۲۶۶	در روز بازار سخن یا در	در روز بازار سخن
ناشتائی	پل ناشتائی	روز بازار سخن	روز بازار سخن
تکلی کرده اند	تکلی کرده آمد	ترتیب	ترتیب
کوفی	کوفی	پرچم	پرچم
رستی	رسمی	گردن	گردن
که که	که	ویہ	ویہ
آمد	آید	کاخے	کاخے
مابیات	میریات یا یہ آیات	داشتہ	داشتہ
رعونات	از رعونات	کہ مبلغ	کہ مبلغ
۲۶۷	۲۶۷	قاہرہ داری	قاہرہ داری
مرتبہ	مرتبہ	اسبہ رعونت	اسبہ رعونت
قد سبہ	قد سبہ	در افراداں	در افراداں
سہرہ در	سہرہ در	غیرت بخش	غیرت بخش
دانستہ	دانستہ	۲۶۸	۲۶۸
در اوقات	در آن اوقات	لباس فاخرہ ہستی	لباس فاخرہ ہستی
۲۶۸	۲۶۸	دادا جہاں آفریں	دادا جہاں آفریں
نیاپد	نیاید	زندہ نثر او دش	زندہ نثر او دش
نشاخت	نشاخت	خدا یا یاں	خدا یا یاں
مفنیض	قبض	اندیشہ	اندیشہ
تبض	دنبض	۲۶۹	۲۶۹
بیار پرستی	بیار پرستی	ایا دریں	ایا دریں
مکشودہ	مکشودہ	حلقہ خامی	حلقہ خامی
بیار شناسے	بیار شناسے	قفل دولتماندہ	قفل دولتماندہ
۲۶۹	۲۶۹	سخن سرا یاں	سخن سرا یاں

غلط	صحیح	غلط	صحیح
اور اگر بوجہ تعظیم کشودند کا فاعل شہزادہ سلیم کو قرار دیں۔ تو پھر ”دیکھ“ سے پہلے کاف کے اضافہ۔ اور مرآت سے پہلے حذف داد کی ضرورت نہیں رہتی۔	۲۵۸	۲۵۸	۲۵۸
تہنیت گردند حسب تجویز محشی تہنیت گردند بکاف عربی یعنی مبارکباد دی۔ گردند بکاف فارسی مان کر فاعل قضا و قدر ہونگے یعنی قضا و قدر برابر افزونی دولت مبشران تہنیت غیبی شوند۔ یا تہنیت گو گردند یعنی مبشران غیبی تہنیت گو ہوں آگے کا جملہ بیان تہنیت و بشارت میں ہے۔	۲۵۸	۲۵۸	۲۵۸
شناخت آوردند حافیت سے رسانیدند میسر باید	شناخت آوردند عاقبت بہتر ہے رسانند فرماید	۲۵۸	۲۵۸
محل سفیر ضمیر آبادی تابد ظہور یافت معرفت را رہبری میکنند ۲۶۱ کہ حسیب و تمیز ۲۶۲ می بندد ہودج نشین سوادیت میان بزرگان ۲۶۲	محل سفیر ضمیر آبادی تابد ظہور یافت معرفت را رہبری میکنند ۲۶۱ کہ حسیب و تمیز ۲۶۲ می بندد ہودج نشین سوادیت میان بزرگان ۲۶۲	۲۵۸	۲۵۸
اس صفحہ میں کوئی غلطی نہیں۔	۲۶۵	۲۶۵	۲۶۵
د میر معز کاشی اندیشید حکمت آموز	د میر معز کاشی اندیشید حکمت آموز	۲۶۵	۲۶۵

غلط	صحیح	غلط	صحیح
حال ازدید	حال کہ ازدید	آورد	آورد
نگزیدہ خواہش	نگزیدہ باز خواہش	پیرایہ	پیرایہ
ہمت آویزہ	ہمت او آویزہ	جاوید نامی	جاوید نامی
۲۵۲	۲۵۲	۲۵۶	۲۵۶
نگارین ساق	نگارین ساختن	در نوشت	رہ نوشت
فرہنگ آرائی	یا فرہنگے دارائی	نوردہ	نوردہ
مغلطہ گوئیم	مغلطہ گوئیم	پیرہ	پیرہ
نوائینان	نوائینان	ظاہر	ظاہر
۲۵۳	۲۵۳	۲۵۷	۲۵۷
سیاہی چشم	سیاہی چشم یا سیاہی چشم	نور بزم افروز دانش	نور بزم افروز دانش
چنانچہ	چنانکہ	بزم دانش و داد و دہ	بزم دانش و داد و دہ
بجو شتم	بجو شتم	حق بین آل نونہال آقبال اند	حق بین آل نونہال آقبال اند
مرد بیشتر	مرد پیشرو	راسر مہ بینائی کشیدہ اند	راسر مہ بینائی کشیدہ اند
۲۵۴	۲۵۴	یا دبدہ حق بین آن	یا دبدہ حق بین آن
از غم	یا در غم	نونہال آقبال اسر مہ	نونہال آقبال اسر مہ
دلاویزاں	دل آویزاں	بینائی کشیدہ اند	بینائی کشیدہ اند
حالت	یا جانے	در یکجہ	در یکجہ
بوستان سرائے	یا بوستان	مظاہر	مظاہر
بوستان حقیقت	پیرائے	در مراتب	در مراتب
۲۵۵	۲۵۵	کیونکہ ہی جملہ	کیونکہ ہی جملہ
گار و تمیز	یا گار و تمیز	خبر ہے	خبر ہے
	حقیقت	کشوند نصیح بالا کی	کشوند نصیح بالا کی
	۲۵۵	وجہ سے کشوند کے	وجہ سے کشوند کے
		فاعل قضا و قدر ہونگے	فاعل قضا و قدر ہونگے

غلط	صحیح	غلط	صحیح
۲۴۳	۲۴۳	از مشرب عذبتین ہوئے	از مشرب عذبت تحقیق
داماندہ	داماندہ سبھا دیا تھا۔ بتا	بیشام جان نیک فرجام	آبے بمعده جان خرد
سیکودنم	دیا تھا۔	اوزبیدہ۔ لفظ مشرب	فرجام اوزبیدہ
نقش	میگر نتم	کے ساتھ مجھے لفظ "لو"	
سرخ برو	نفس از	اچھا نہ معلوم ہوا۔ لہذا	
عالم	سرخرو	اس جلد کی یوں زمیم کی	
ناخوشی ذرات جہاں	عام		
	ناخوشی بقدر ذرات جہاں	بیک خوئے	بیک نحوئے
	یہ۔ ناخوشی قاذورات	از حالات	از مناسب حالات
	جہاں۔	۲۴۸	۲۴۸
فتحگاہ	۲۴۴	ایام معنی زمانہ۔ مضاف	یا ایام معنی پیشوا مضاف
پابگیر عمل	نصحت گما	الیہ ابو الغر معنی بڑا گھوڑا	بطرف جنوں
۲۴۵	پاکوئے عمل		
دریا فتگی	۲۴۵		
تحسین پذیر	رباس دریا فتگی	۲۴۹	۲۴۹
نہ بقصد	تحسین پذیر	داشتہ	برداشتہ یا بازداشتہ
	نہ بعد۔ تاکہ اختلال قافیہ	نہینیت	نہینیت یا حمیت
	رفع ہو جائے۔	وہے	وہے
	۲۴۶	۲۵۰	۲۵۰
خمار افزا	خمار شکن۔ الفاظ سن عمل	نقطہا	لفظہا
	معنی ہیں۔		
طبیعت	معالج طبیعت یا طبیب	سر برزند	سر برزند
	طبیعت	۲۵۱	۲۵۱
	۲۴۶	از دریا بار	دُر از دریا بار

چونکہ ابتدائی سولہ صفحات کی فرہنگ ترجمہ کے ساتھ لکھا گیا ہوں۔ اور اس میں تصحیح بھی شامل ہے۔ اس لئے یہاں صفحہ ۲۳۱ سے تصحیح شروع کرنا ہوں۔

غلط	صحیح	غلط	صحیح
ممدوح بادشاہ نمی بود	بہتر ہے کہ مداح بادشاہ	حالت	حالت
مقبول بادشاہ نہ ہوتا۔	پودے پڑھا جائے	مکون	مکون
کنج خانہ نشان	کنج خانہ نشان	مکونات	مکونات
۲۳۲	۲۳۲	۲۳۰	۲۳۰
مہیشتر بشارت دہندہ۔	مشیر یعنی مشورہ دہندہ	اقتدائے	اقتدائے
لفظ	اس سے اچھا ہے۔	دارد	دارد
شیشہ جانی	شیشہ جانی بلا امانت	مسکین راحمن	مسکین راحمن
۲۳۵	۲۳۵	مکون	مکون
میداند یا میدارد	ہست یا است	سپرے	سپرے
۲۳۶	۲۳۶	۲۳۱	۲۳۱
میدرد۔ بکھشت	میدرد۔ بکھشت	معنی یا انی	معنی یا انی
۲۳۷	۲۳۷	واقع	واقع
محرورم بودن	محرورم بودن	ایہ عیش	ایہ عیش
۲۳۸	۲۳۸	تقلید گذار یا تقلید گذار	تقلید گذار یا تقلید گذار
سراپا جہان	سراپا کے جہان	تیرہ روز گار نامی	تیرہ روز گار نامی
لگاہ میگردد	لگاہ میگردد	۲۳۲	۲۳۲
ہمت و طبیعت میر بجاند	دناست ہمت و طبیعت	آسمان بر زمینیاں خون	آسمان بر زمینیاں از شفق
	مرا میر بجاند۔ انجاء	میگرد	خون میگردد
پاسیانی	پاستانی	از پاستانی ناصا۔ انظم و نثر	انتخاب نموده۔ یا از پاستانی
۲۳۹	۲۳۹	ناہائے نظم و نثر انجاء نموده	ناہائے نظم و نثر انجاء نموده
گردانیدہ ایر	گردانیدہ آید		

تصحیح اغلاط

میرے پاس انشاء ابو الفضل بہرہ دفتر مطبوعہ مطبع نو لکھنؤ ہے جو آٹھویں مرتبہ ارجلۃ میں چھپی ہے۔ نسخہ مطبوعہ شیخ مبارک علی صاحب جو لاہور میں اب وہی ملتا ہے۔ پہلے میرے پاس تھا۔ ابتدائی سولہ صفحات کی فرہنگ اور ترجمہ ہیں۔ اسی کے صفحات مرقوم ہیں۔ اُس کے بعد ایک دوسرے کام میں مشغول ہو گیا اور ابو الفضل کو میرے ایک شاگرد غلام ناصر خان لاہوری ایم۔ اے کی تیاری کے لئے عاریت لے گئے جس کو انہوں نے اب تک واپس نہ کیا۔ اُس کام سے فارغ ہونے کے بعد پھر جب ابو الفضل کی طرف متوجہ ہوا تو صرف نسخہ نو لکھنوی ہے۔ ترجمہ میں کسی جگہ سے دونوں نسخوں کے صفحات لکھنے کا خیال پیدا ہوا مگر لاہوری نسخہ پاس نہ لے کر وہ سے یہ صورت اختیار کی کہ جب نو لکھنوی نسخہ کا صفحہ بدلتا ہے۔ تو ایک عدد کا اضافہ کر کے لاہوری نسخہ کا صفحہ قرار دے لیتا ہوں۔ اس لئے ترجمہ میں صفحات کی مطابقت لاہوری نسخہ سے نہ ملی ہوگی۔

چونکہ اب میرے پاس صرف نو لکھنوی نسخہ ہے اس لئے صفحات اسی نسخہ کے لکھوں گا جو غلطیاں زیادہ یا مختلف لاہوری نسخہ میں ہوگی۔ ان کی صحت میری اس تصحیح میں نہ ملے گی۔ ان کی صحت نو لکھنوی نسخہ سے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ میں نے اپنے خیال کے موافق نسخہ نو لکھنوی کی مکمل تصحیح کی ہے سوائے چند اضافات و عواطف کے۔

مطبع نو لکھنوی میں کتب ابو الفضل و اخلاق جلالی و مثنوی مولانا روم بلحاظ صحت بہت اچھی چھپیں۔ اور تینوں کے کاتب منشی کا لکھا پرشاد موبد لکھنوی ہیں۔ موجد کو فارسی سے دلچسپی تھی۔ اس لئے جو کتاب لکھتے تھے سمجھ کے لکھتے تھے۔ مگر ان تینوں کتابوں کے اول مرتبہ کے نسخ اچھے ہیں۔ ہر دفعہ کے چھپنے میں دوسرے کاتب غلطیاں کرتے گئے۔ اس لئے جتنے مرآت طباعت بڑھتے گئے غلطیوں کا اضافہ ہوتا گیا۔ میرے پاس جو نسخہ ہے۔ وہ گیارہویں مرتبہ کا چھپا ہے۔ اس میں چار پانسو کے درمیان غلطیاں ہوں گی۔ اور وہ بھی صرف دفتر سوئم میں۔

کیونکہ درباریوں میں سے ان سے کوئی خوش
نہیں معلوم ہوتا۔

جو بیارمی نشوونما
اعتبارات۔ امور غیر حقیقی۔ حالانکہ اعتبارات
میں مبتلا ہونا اسی دفتر سوم کے اکثر مقامات
سے مترشح ہے۔

حیوانان۔ نادانان ۳۲۸

زر بخشندگان اسخیا
وز نگاہ تولنے کی جگہ۔

خرم گیا گیاہ سرسبز و شاداب۔ ایک بوٹی کا
بھی نام ہے۔ جس کا عربی نام مرسیجہ ہے۔
(محزن الادویہ)

زمین پروردہ پرہل زمین۔

زترین سنرا۔ یعنی اعلیٰ۔ یا وزیں گراں بھاری
دید بانی۔ نگہبانی
کنند آدری۔ شجاعت۔

الو الوحدۃ بڑا موصد
الو الہمتۃ الشجع۔

ہستی دشمن۔ خوائان فنا

الو الفطرۃ بڑا عقلمند

این دودمان عالی سے مراد عقل

پرستاری دنیا۔ بندہ دنیا ہونا

این گرداب مراد دنیا

فروز فتنہ مستغرق۔

الحاد از دین حتی بگشتن۔

نکو ہش تقبیح۔

سسر نش ملامت و توبیخ۔

لغزین۔ نکو ہند گان۔

آفرین۔ مدحت سرا یاں

خیر سگالی بھلائی چاہنا۔

شوریدہ مغزو دیوانہ۔ لاما عقل

بہرہ غیر خالص۔ کھونٹا۔

ناظرین سے اُمید ہے کہ صرف میرے زلات و تسامحات و سہو الخیال پر نظر کے میری باقی
محنت پر پانی نہ پھیریں گے غلطیوں سے خالی تو کوئی مصنف نہیں ہوتا۔ صرف کمی و زیادتی کا
فرق ہوا کرتا ہے۔ ۸ مارچ ۱۹۳۵ء

شادان بلگرامی

شمشیر آیرانی شجاعت

اور مزدہر جینے کی پہلی

زبان لغزبان خرد و جرات منہ سے نکلتی ہے

وہ قرین عقل ہوتی ہے گذرا امید خواند

نہا کرہ یادگار

روز رزش ہر جینے کی افکار ہوں

سعادوت دریا دروڑ اسعد ہے۔

قہار ہضم ترکی میں کنیز کو کہتے ہیں۔

آرزم مراد حیا و عفت

عہما ز نکیل مراد مانع و ضابط

مہندی دایرانی و کشمیری تین بیویاں کہیں

مشرب پونانی۔ مسک حکیمانہ

کو کہ دودھ پلائی کا بچہ

تیرہ شب اندھیری رات

آنسیران ہر جینے کی تیسویں تاریخ

فرزند نیک اختر سے مراد عبدالرحمان کا

بیٹا اور ابو الفضل کا پوتا۔

مقدمہ یا شاہیانی و عہدانی مراد دلائل علمی و

تشہنی شہر بستگی رفع شکوک

پیکر عنصر می جسم

سوا سے بدن بہت ہی اتم ابو الفضل

نے اس کتاب میں ایسی لکھی ہیں۔ جو ان کا بلند

خیالی اور فرزانگی سے مجھے بعید معلوم ہوتی

ہیں۔ یہی کہتے ہیں۔ کہ کسی دلیل ذہنی و

شعری و کشتی و اکتسابی و فکری سے شہادت

معرفت نفس ناطقہ رفع نہ ہوئے۔ مگر اس

تعریف سے کہ "نفس ناطقہ ایک لطیفہ ربانی

غیر بدن ہے جس کو حسم عنصری کے ساتھ ایک

خاص تعلق ہے" تشفی ہو گئی۔ اول تو یہ بات

ہی نئی کب ہے۔ اور دل نے بھی یہی تعریف

کی ہے پھر اس تعریف سے انکشاف حقیقت

کب ہوتا ہے اور ایک عقلمند آزاد خیال جو ایسے حقیقت

کیسے اطمینان میں کہاں ہے اگر اس کی تعریف ختم ہو جیسا کہ

سے کچائے تو توفیق باہم ہوگی۔ اور شاید زیادہ

بیجا نہ ہو۔ شاہاں بگداہی

پارسیا گوہری نیک فطرتی۔

شکوہ بزرگان صورت شان و شوکت امراء

ذی جاہ یہ بیان اگر سچ مان لیا جائے تو کہہ

سکتے ہیں۔ کہ ابو الفضل سیاست دان نہ تھے

سلطنت دنیوی کے کام زیادہ تر مکاری سے

انچاہم پاتے ہیں۔ لہذا مکاری کا دوسرا نام

پائیکس ہے۔ راستبان ہو کر تو انہیں خلیفہ

نہو نا چاہئے تھا۔ لہذا گوشتہ نشین ہوتے۔ یہ بیان

ہی ان کا غلط ہے۔ چنانچہ عہد دوم الملک غیرہ

کے پیام پر ابو الفضل نے جواب دیا تھا کہ ہم

بادشاہ کے نوکر ہیں۔ بیگنوں کے نوکر نہیں

یہ جواب خود ان کی صداقت شعاری پر دل

نہیں۔ اور اسی واقعہ پر کیا مختصر بہشتی بات

ان کی۔ ان کی عدم صداقت پر دل نہیں۔

آب کردار۔ نرم۔ یہ بیان بھی صحیح نہیں۔

مکرم رجال بزرگیا کے مردان

آزرم حیا و شرم

دو گراچی ذات مراد الدین ابوالفضل

ابوالآبائی الخ مبارک مجھے فخر خاندان کہا

کرتے تھے در پوزہ استفادہ و دعا

۳۴۵

مذلت خواہش ذلت سوال کسی سے کتاب

عاریت مانگنا۔ یکسی ملکہ گوئی سے پوچھنا

واسوخت بہت سے مذہبوں سے دل

پھر گیا بالیتہ ضروریات و عقلیات

شورش خانہما سبب آوارگی از خانہ دامن

وترک خواہشات دنیوی

ارادت اعتقاد

بستم بر آمدن بجز علیحدہ ہونا

اعتبار عزت

سپردگی۔ تفویض

پا مزد حق القدم

دست مزد اجرت وصلہ

عمر سرد کو ہی۔ چیر

کہرام زبان نویس کس زبان قلم سے لکھے

یا نویسندہ کی نگاہ پر نہا ہوا ہے۔ تو بچہ سنی دین

کی ضرورت نہیں۔

آتشکدہ سوز و رونی

پامرو مدین و مدگار۔

۳۴۶

استبعاد مراد تعجب بر خاستہ پیدا شدہ

متداولات کتب درسیہ را کتب

سخن بر کسے بافتن کسی پر اعتراض کرنا

نا آزموں نا تجربہ کار

نظر دیگر نظر و قوت

روزن نایافت بر آوردندہ لوگ اس

خیال سے بہت کہ میں نہیں سمجھتا ہوں

دیوک دیک (وائٹ آئیٹ)

تغیر بالمترا د فہم سے الفاظ کا فرق

ایراد بالمتقارب ملتے جلتے الفاظ کا لانا۔

اطلاق آزادی۔

اولین پیوند منشا نسل علمی۔

سراسیمگی ششہیں عشق و محبت

نویا وہ شراور سیہ مراد ابتدا

۳۴۷

پیوند میگسدا ند قطع اتفاق دنیا زنا پنا تھا ہے۔

یار انداز۔ مراد عانت۔ نل

آلا نعت با کنت پناہ

آخرین نفس دم واپس

ترد امنی عصیان نژاد تنجہ نسل

تداوی علاج کرنا وار و دا

بزرگان پاستانی کنا پتہ نبی علیہ السلام مراد

ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ولادت فی

ضمن الحادل الفقیہان

بیگانگان غیر مسلم کہ بالو مراد والدہ ابوالفضل

ان گناہ و نافرمانی

۳۴۱

در عزم کرو

کارِ صررسانی

کارِ بذافعالی

ت گزیدند اے ترک کردند

زرزگوئی یعنی مبارک سمجھائے لگے۔ کلان

الفین کو ان کے اعمال کی سزا دینا چاہئے۔

لی نعمت مراد مبارک

طولما طول قیام

پر حقیقت مبارک

سراسیمگی۔ پریشانی

کثرت آرائے وحدت گزین سے مراد

ابوالفضل ادارہ نویسی دفتر نویسی

پیرایہ اصلاح دل حوصلہ

گمان بردہ راز یعنی ابوالفضل جس کی

یہ خیال ہے کہ وہ داز آفرینش کا جانتے

والا ہے۔

نفس گیرائی تعظیم موثر

بس خوں دل فرو جو رہت ضبط عزم کیا

۳۴۲

مشرقی قاضی ملک برجیس عطار و منشی

ملک۔ تیر آب وادن پیچنا۔ رونق دینا

پویند نفس قدسی بابدن عنصری مراد

انضاد لفظہ

غیر متعارف غیر معمولی

علوم مکتبی۔ وہ علوم جو بذریعہ کسب حاصل ہوتے

ہیں یعنی درسیات مقابل علوم وہی

دل مردہ بود دل کھٹا تھا

حجاب شرم و حیا الکسی نکنت

تنو مندی سخن گزاری قوت تقریر

مظاہر کوئی مراد شخصے

علاقہ خاطر مراد عشق

کم مبینی و کوتاہی شناخت قلت تدریج

امتیاز بازار اند اس لڑکے پر دل لگایا۔ یا

ہیں پڑھنے سے ترک رہا۔

سرتاب سرکش رمیدہ نفور

بد اسخا فرد آوردند جس مدرسہ میں وہ لڑکا

پڑھتا تھا میں بھی اس کی تہنیتی اور ہزبانی

کے خیال سے اس مدرسہ میں داخل ہوا۔

مرار بودند و دیگرے آدرند ایسی حالت

بدلی کہ میں میں نہ بلکہ کچھ اور ہی ہو گیا۔

۳۴۳

انقاس گرامی مراد تعظیم مبارک

نقاوہ خلاصہ

واگو یہ و افادہ درس و تدریس

غذا دار دمنی آمد غذا اعلان گرسنگی نہ ہونی

تقی۔ یا۔ غذا داخل شکم نہ ہوتی تھی۔ پہلی صورت

میں وار و بمعنی دوا۔ دوسری صورت

وار و معنی داخل ہو گا۔

شبت بگیت پچھلی رات سے سفر کرنا
کلم ننتی رپت بہتی۔ کم ظرفی۔ یہ سب صفات
اگرہ ہیں۔ پیر نورانی مبارک

پیر زانی بڑھا پا
عرضہ داشتہ پیش کرنا

۳۴۰

آذین بستن زینت کرنا
مطاف جائے طواف
مستفیدان شاگردان
ابن خواہش طواف دہلی
نسبت طبعی نبوت نسبت خاکی پیری
پیوند معنوی تعلق باطنی معرفت

منگامہ کثرت و هجوم
اوش نام قریہ

عذر خواہی ملاقات باز دید
اغانی سرود۔ ابرہیم تار ساز
روانی عجاز۔ اجاز

ابن کار و عبد و سماع یا صوفیت
سبکداری بیوقاری و بے تنگبندی خفت

تلوین رنگارنگی۔ تلون
ابن غنودگان شبستان آگہی مراد فقرائے
مروین

بدیں کردار مراد وجد و سماع
گل زمین قطعہ زمین مراد دہلی
دامن آلائے دامن آلودہ

سخت روز و شر و خشکیں
آق سقالو۔ داروغہ

نیاز مندی عجز و انکسار۔
دور سپہر آخر شد کیا قیامت آگہی ہے۔
آن برد بار مراد ہمایوں شاہ
آزرم دوست زمی خواہ

فلوئی۔ خیر خواہی
شولیدگی۔ جنون

نام سے نام مبارک مراد ہے۔
کجگرائی بدخلقی و لشکری دشمنی

۳۳۸

ابلیخر الغم دعا و بیگاہ نادقت
نورستان آفتاب دن دعا
تاریکستان بدگمران بدذاتوں کے ظلم
کا اندھیر۔

بار انداز و زنگاہ۔ محط
بخشائش رحم

نورگاہ سحری نور کا زدکا۔ بھورار سے
ناشنا سا معاملہ شناس داروغہ کو نوال
دانائی بڑھا لکھا ہونا

نوا صی جمع ناصیہ۔ پیشانی

۳۳۹

ناشنا سا اجنبی کشت و کار کھیتی باڑی
نشد غمناک دافسردہ
نااہلی نا فابلیت

ت پروانہ و قبالہ
ن مصر لکال مراد آگرہ

طاع جاگیر بدان مردم مخالفین
بند گرفتار اتاق گھر
طریق مختلف مختلف راستوں سے
مختلف طریقوں سے

ان بادہ مراد تخویف و تنہید

۳۳۶

سہنوں دلیل گرانی بارخاطری
اس قباحت مراد بدسلوکی۔

صلاح گوئے زند کسی قسم کی صلاح یا بات
چیت کرے۔

زربندہ غلام۔ نوکر

نخلس۔ جائے نزوح ت اسپاں

نادیدہ نا آشنا

سخت پیشانی کج خلق

روئے کار صورت حال

درازنائے راہ طویل

حراست نگہبانی

خشت خانہ ہمراہی و دسارسی ہمگنان

کسی کی رفاقت و موافقت کا خیال ترک کر کے

پڑو ہندوگان جو بیا تلاش کرنے والے

گذارہ دار تردد موجود ہیں

لستوہ آمدن اکتا جانا۔
مشرعہ مشرحہ پارہ پارہ۔

سیاہی کردن ظاہر ہونا

جاگرم نکر وہ اچھے طرح بیٹھے بھی نہ پائے تھے

رہ گراشتنن حل دینا

دوداد و دودڑ بجاگ۔

قالب تہی گرد و دبان نکل جائے۔

دل را باز آوردن تسلی دینا

دگرگوں متغیر

ازاں نکو ہیدہ حالی بیرون نشدہ انکی

وہ پریشانی اب بھی دور نہ ہوئی۔

لابہ گر خوشامدی

۳۳۷

پیوستہ بدل دہی قرین دلاسا۔ دل دہی کا

خیال لئے ہوئے آیا۔

پیچارہ شکوہ۔ طعنہ

وامن از کسے برگزفتن اس سے اعراض کرنا

دشمن کا محی دشمن کے مقاصد کا پورا ہونا۔

گوشہ مرا خوش تمکبید میرے پیال نہ ٹھیر دگے

یا میرا گھر بند نہ کر دگے تو جائے خطرہ۔ ہے۔

اعزق بنگاہ ورسد خانہ۔ یعنی گھر کی طرف

سے تو اطمینان ہو گیا۔ مراد یہ کہ جگہ ٹھیرنے

کو مل گئی۔ اس صورت میں را بدل اضافت

ہو گا۔ یا خطوط بھیج کر اہل خانہ کو مطمئن کر دیا

گرم گردانیدن مستعد و آادہ کرنا جوش دلانا

آن تمام ہر اشارہ بطرف فضی۔ دور اندیش
آن۔ و لفظ ہر مناسب صبح۔

داد فریاد و ابلا زبان مقدس زبان ہایوں
مخیل تو بھی۔ خیالی۔ باتوں کی۔
از دست رفتہ ہتے سے اکھر گیا۔

بے آزر می بے مری
زیر دست دایمہ مغلوب و ہم

۳۳۴

گرفتہ می سپارد پیکر کے حوالہ کر دے گا۔
پکڑا دے گا۔

دربار خود۔ اپنے معاملہ میں۔ اپنی نسبت
دریں کار گرفت و گیر

کالیوہ ساختن بوکھلا دینا
مردم مراد نوکر چاکر

بر آوردن دور کردن

دوڑم غمگین

مستشار جس سے مشورہ لیں

داستان حال من۔ میری موجودہ حالت پر

مؤمن اس۔ غیر خائف۔

دیو لال خ ظلمت اندھیری رات یا ظلمت غم

دواد و نگاہ

پاسخ آراستہ میں نے جواب دیا۔

ناپائے برجا غیر مستقل

برباد بہار مراد ناپائیداد

۳۳۵

زینہار پناہ شناسائی اطلاع

حرف درمیان آوردن پیغام و سلام کرنا۔

ہاروت منشی انون گری۔ مکاری
سخن در راہ گفتن چلنے کی باتیں کرنا۔ شاید
در راہ کی جگہ از راہ ہو۔

در باد یہ آزمون راہ نہ پیو دہ بودم تجربہ
میں نے نہیں کیا تھا۔ اگر لفظ راہ کا اضافہ نہ کیا
جائے۔ تو در کو کاٹ دیا جائے۔

ہمپائی۔ ساتھ دینا

گلزار ہائے لزج چمکدار کچھڑ

عروہ و ثقی مضبوط دستہ اور کندھا

غریب و لنگرانی عجیب پریشانی

رستاخیز قیامت بدگوہ ہر بذات۔ شریر

گرم خونی جوش محبت تقصیدہ گرم

۳۳۶

استصواب صلاح غرا روشن

چاق و شلکارہ براغالبیدہ براگلیختہ

حقیقت کار مراد گر بخین مبارک

گرد گرفتن محاصرہ کرنا غلبہ آستانہ

آزما پنہاں شدن را

آزرم تنگ و عار و شرم

شناسائی پذیرفت۔ تاؤ گیا۔

آدیزش جھگڑا آن خرد ابو الخیر

قرق ضبط کردن

مردم از گرد خانہ برخاستند پھراٹھ گیا

نقبض مند

از ہم گذرانیدن مارڈالنا۔

طعناً استعمال ہوا ہے۔ لہذا مراد پریشان حال ہوگی۔ یا بجائے اس کے آزرودہ روزگار پڑھا جائے۔ یا۔ آل آسودہ روزگار بنا کے اس سے مراد وہ شخص لیا جائے جس کے یہاں گئے تھے۔

در رسیدہ شد مبارک وغیرہ وہاں پہنچے دل از جائے رفت اس کا دل ٹھکانے نہ گھبرا گیا۔

از پر آمدن پشیمان شد وہ اپنے گھر سے نکلنے پر بچھٹایا۔ محشی کا خیال ہے۔ کہ ہم لوگ گھر سے نکلنے پر پشیمان ہوئے۔ اور ہم حیران ہوئے یعنی مبارک وغیرہ۔ دیگر اختلافات کا ذکر میں نے عمداً چھوڑا ہے۔ اور اس کا بھی ذکر یہ کیا گیا۔

برروسے در ماند اس کے معنی بھی محشی۔ ہم حیران رہ گئے۔ لکھتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ ہٹکا بٹکا ہو کے رہ گیا۔ مراد ہو۔ تو مناسب ہے۔

در آؤنچنن یہاں صرف باتیں کرنا معنی ہیں۔ مرانا ٹپ سخن گرداں پیر جیب آگرہ میں کوئی پیش آئے تو تجھے دلیل بنایا جائے۔ طیلسان زمانیاں برداشتہ آید حکم ہے میں فالقین کار از فاش کر سکوں۔ گروید پسند کیا میل کرد۔ سرباز زدن انکار کرنا۔

مفتربايت بتان سرفراز مردم سرفراز از میان برداشتند در میان سے الگ کر دیا ہے۔ بیچ سے ہٹا دیا ہے۔ نکلوا دیا ہے۔ قتل کر دیا ہے۔

درست چمانی پر جائے خود ست حق گوئی کو تو اپنی جگہ پر چھوڑو آخر تحقیقات کا تو دروازہ بند نہیں ہے۔

تباہ کاری تیار نہ دیا خست اپنی تباہ کاری کو پیش نہیں لے جاسکتے۔ کامیاب نہیں ہو سکتے خاک پہنچی دنیا۔ یا۔ چارہ پسچی تدبیر و علاج بوندہ کے فاعل فیضی سور سرور

دست حرہ پر کشا و حرہ والا تہ اٹھایا۔ یا۔ دست حرہ پر کشا و ہتھیار کی طرف تہ بڑھایا۔ یعنی اپنے تئیں ہلاک کرنے پر فیضی آدا ہوئے۔

قصہ کردن۔ ہلاک کردن۔ لفظ قصہ بغیر مصنف البیہ فارسی میں اکثر بمعنی ہلاکت آتا ہے۔

۴۴۴

ناخن زدن اعتراض کرنا درست افشا زدن انکار کرنا۔

ناشتا سے صبح و چو و کتا یا ز طفل و کدوک زیا انکار عنصری بازار ز کیسب بچہ۔ نادان

آسودہ روزگار مطمئن۔ کیونکہ مصائب زمانہ سے مبارک متنزل نہ تھا۔ یا یہ لفظ

کارا دسری شد شیخ ملائی تکرار کیا گیا
 شناسائی علم پذیرائی اعتقاد
 محترمت پیشہ در ادائی فزوالگان کہنے
 پاچی فرومایہ مرکب از پادچی کلمہ نسبت جیسے
 میاں جی باد افراہ بدلہ بدی

۳۲۸

کیہ سزائے نیکی و بدی ہر دو خیرہ رو بیجا
 افزو زمینہ جس چیز سے آگ روشن کرتے ہیں۔
 جیسے غار و خس ستر کتہ۔ راز حقیقت
 پس از درازی سخن المختصر
 تشویر شرم

ز نور خانہ بھڑوں کا چھتہ مرآۃ آئینہ
 ہیچ اندیشہا کے تباہ غیر واقعی خیالات
 کہیں نوزی کہینہ اندوزی
 دستاں مکرو فریب

۳۳۰

گفتار ہائے گریہ آلود یعنی دور کر کا پوسنے کما
 از راہ بردن۔ بہکانا
 قلوب یافتن موقع پانا۔
 بدگوہری بد طینتی۔

دوست الہی خدا پرست

سر آد حرف سمر امراء محمد الملک عبد النبی

متماثلہ جا۔ دنیا

بے صرفہ گوئی کبواس۔

گستاخ امید مخالفان کبید کر۔ چال۔

مستی آگے غور علم۔

سالوس مکار و چوب زبان

حق گزار کی اداسے فرہن

دین آرائی اعانت دین شجول چپا پہ

بہ میگو کہ جاسے نیستی فرستاد بدستوں

کو بہکا دیامرواویا نیکو ظاہر دیکھنے کے اچھے

دیو کیشان دانش علمائے بد فطرت

عزیزان مشروط بدوشیزگی۔

دوشیزگی۔ کنوارا پن

فرہ شند ظاہر کنند

عزیزان بخت قاحشہ۔ بدکار۔ شبیہ

گرم درزیان۔ آمادہ نقصان رسائی

دورو منافق سیہ چال تار یک غار

افسون و شیرنگ مکرو فریب

روباہ بازی مکاری

دانشگاہ مدرسہ

خریدہ لود سمجھا گیا تھا۔ مان لیا گیا تھا۔

ناراست بکروئی موافقت کا ذیہ

۳۳۱

روسے و شرم منہ نقصان

طلسہا رشتہ نازکار جا دو بھری باتیں

از جابرون بہکا دینا ببقرا کر دینا

ارباب علم پکڑی داسے۔ مراد مولوی

شہود گواہ

تشخیص تعین

تشخیص تعین

ان اثر دہاوش را بدل ضافت
ضفت زبان ہے۔
مبلغے

۳۲۶

احاجت و ضرورت

بنہ۔ مدد معاش

بالیر و مدد معاش

ولن انکار کرنا۔

ت بر آری عمل صداقت یا استگذاری
تکونی۔

نندگان آگهی طلاب علوم

تکوئی حق گوئی۔

ماہر رست دنیا دار

ہنگامہ آرائی جھگڑا فساد

معرکہ گیری جنگ و جدل

دوکانداری شہرت۔ کمانا کھانا

رہندگان نفرت کنندگان پر خاشخو جنگ جو

دانشہائے حقیقی معاویات تحقیقی یا معرفت

جنت آشیانی بیابوں میزاب پر نالہ

ہیمو بقال کار دیدہ تجربہ کار

حق سگال خدا اندیش

عین الکمال چشم زخم

تفرقہ انتشار۔ گریز۔ بھگدڑ

۳۲۷

سرباری علاوہ

یہ تنگنا ہے الجہا ہل دنیا اسے سن کر سچ نہ

سمجھیں گے۔

معا ضد دگوار۔ دوسرے لوگوں کی واقفیت

میرے اس قول کی تصدیق کرتی ہے۔

بر افلند بر باد کرد فروشدند مردند

ذکور و اناث مرد و عورت

ماندہ باشتند رہتے تھے۔

دیگہائے سفالین مٹی کی ہنڈیا۔

اسفار حقیقت بڑی بڑی کتابیں معرفت کی

رخ زخمی ضد شدت مراد خوشحالی

راست دیدہ ہائے بلند مراد حق بینی ہائے بزرگ

آں نورانی سرشت مراد مبارک

نالواں مہنی پست خیالی

دانش بیان۔ عقلا

راہ رسم راہ ظاہر داری سرگرم مستعد

بچو است قناعت

بر آغا لیدن ابھارنا

دست آورید وسیلہ

تباہ پسچی۔ بد خیالی۔

۳۲۸

انزو و گوشہ نشینی تنہا و آزادی

زہر گیا ہر گیاہ قاتل

سجلمہا پر جانے اور فتوے

مرزبان محافظ زمین مراد ازاں سلیم

مُطہاریہ منسوب بہ عبداللہ شکار
طبیفور بہ فرقہ فقرا منسوب بہ بایزید بسطامی
چشتیہ منسوب بہ خواجہ معین الدین چشتی
سہروردیہ منسوب بہ شہاب الدین سہروردی
رہلہ ۵۵ مجذوب

مستملک مراد مستغرق شود دیدار خدا

۳۲۵

کام پر کشادہ دل مطلب حاصل ہونا
طیلسان مراد پردہ

حر سہا المدد محفوظ رکھے اللہ اگرہ کو ہراس
چیز سے جو کراہت رکھتی ہے۔

نزول درود صغودی رقی دالا

ایہام تناسب ہے تو سین نزولی و صغودی کی
طرف۔ قیور بنیم جمع قبر۔ مجاز اہل قبور۔

یا بفتح یرد زن صبور بمعنی زمین پست و زم

جون دریائے جہا تا اہل شادی کر لینا

مہر زباں محلہ میر محلہ

مقدم آمدن۔ مصدیمی

گرم خوانی جوش محبت

کشادہ پیشانی خندہ روئی۔

آن لباس۔ ثروت

مباحثہ برونی۔ تدریس و تعلیم

دو جا۔ اگرہ و حجاز

گفتگوئے پاستانی۔ کتب سابقین

رد پوش حال حال فقیری پر علم کا پردہ

کسی طریقہ خاص فقر کا پابند نہ ہونا
کمال کوزہ گر نقا وہ برگزیدہ و خلاصہ
حادثہ والا بد موت فترت صغفت انکسار
غلل۔ کھنڈٹ۔ ہد نہ۔ ناعہ۔ طفرہ
بخش حصہ۔ ۲۶

نخاریر جمع خریہ عالم و دانا

اقتضاء لزوم اقتفاء پیروی کردن

نیا کاں اجداد

۳۲۴

نظر حکمت تالہ معرفت

اصحاب عیانی و بیانی علمائے عالم و اہل

گازرون شیراز سے قریب ایک شہر تھا

کے نام اور فقر کے حالات سے بحث

ہنیں کی گئی۔

تجربہ محقق طوسی کی شفا و انشا راست

بوعلی سینا کی مجسطی بطلمیوس کی مصنفہ کتابیں

ہیں۔ کتابوں سے بھی تخریض نہیں کرتا ہوں۔

زباب بفتح چشمہ

بستان شناسائی حکمت و علم

بقال معنی و معنی سبزی فروش

مبغز رسیدن کنہ اور حقیقت کو پہنچنا۔

متنوی ساکن ٹھٹھ

شیوا زبانی فصیح بیانی

بزرگ منشی خوبی نفسانی

کبرویہ منسوب بہ نجم الدین کیری

پیدا رنشن وجود میں آتا پیدا ہونا۔

۳۲۰

آئین مقدس قوانین اکبر۔ مراد آئین اکبری
جلد پنجم و چارم اکبرنامہ انہو فرج نمونہ
و اگر لپٹہ خد شہ ہے اور مرزواجہ ہے۔

تہیدستی مراد تہیدستی ہنر ذاتی

یاد یہ دیو لال خ کنایہ از دنیا

آپائے درمیانی میان آدم و شخص مظهر

نسب۔ احتمال دیگر عدم تساوی نسب

دریں معاملہ در معاملہ نسب

ووری راہ عدم ادراک

گوہر گرامی ہنر ذاتی

از پا اندازند دھوکے میں ڈال دیتے ہیں۔

فاعل داستانگزاراں۔

حقیقت پڑو ہی تساوی نسب

سیر لونج نامش کنگان

اصل۔ مراد آذر حسب مراد ہنر ذاتی

آن گروہ۔ جو لوگ نسب کو ہنر ذاتی پر ترجیح

دیتے ہیں۔ نابالہیت غیر ضروری

نژدی بہتیت دیباس

مہدی کی نفرت سیوستان سندھ

۳۲۲

نبار جمع نیرہ پوسے الوس قوم و قبیلہ

اسودہ مقتدا۔ پیشوا ارشاد ہدایت

راہ آور و سوغات مراد کمالات

ہنگاہ رسد گاہ مراد ناگور

روزگار خوردہ کمنہ

رنگہ اسٹے غریبنتا مراد شیخ خضر

تہ صمد و پانزدہم مگر جناب آزاد اعلیٰ اللہ

مقامہ مبارک کی پیدائش سن نو سو گیارہ میں

بتاتے ہیں۔ اور فیضی کا نو سو چوبیس میں پیدا

ہونا ابوالفضل اور آزاد دونوں لکھتے ہیں۔

مگر آزاد یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ وقت پیدائش فیضی

مبارک کی عمر تینتالیس سال کی تھی۔

علم علم الہی

علمین وجود خارجی ظہور

طیلسان عبا۔ وچا در۔ معرب تاسان

غیر وے دھم گھیرا بتاؤید غذا یاد موز۔

اس لفظ کو چند جگہ ابوالفضل نے صرف کیا ہے

لغات میں معانی مناسب محل نو در کنار لفظ

ہی نہ لاء صرف قیاس سے لکھا جو کچھ لکھا۔

پایہ والا کے شناخت غذا شناسی معرفت

نفرت گریز و تفرقہ

۳۲۳

سیر لونی شیخ فیاضی بخاری

لیگانہ بندہ ایزدی مبارک

در پوزہ متنا

ارادت مریدی

پائیت فاعل مبارک

بے نتیجی۔ وحدت وجود لا یجود الا اللہ۔

قرین و ہمدم و محبوب

ابن الکثیر اشارہ بطرف البدیع الفضل

ہیو بی مادیہ اعلیٰ محل صورت - یونانی لفظ

ہے یہاں مراد مسودہ - دانش آرا حکیم -

۳۱۶

دست مافی مراد تخریر

آہنگ آوارگی - مراد عزالت

شہر خدمت تعلق سلطنت - لمانت

شغل بزرگ تسمیہ اکبر نامہ

روشنی پذیرفت تاج بزرگ

رنگراشد اس ذہنک پر اکبر نامہ لکھنا شروع

کیا - تمہید سنی ناقابلیت

دریا پار می دوزخ و جوش

نخستین دریا سے دل - یا - تجرہ

دوہین جز دریا سے دل - یا - تعلق

نشان سنگ خار سخت دل

آفتار خشتی و آئین کلوخی کدایہ از ظلم و جور

کسی کو تانا - بد سیرتی -

ریزش خاک تیرہ یہ درونی - تکرر -

الکیمی عدم فراحست ز حیرت پیش

درامہ تسلیل دینا - اعراض کرنا -

یا ورحمہم و در دگر

دوستان باریکی - بلحاظ آشنایاں قدیمی محشی

سے باری کے معنی بھی قدیمی لکھتے - یعنی سلطنت

بارہ کے زمانہ کے دوست - ممکن ہے کہ باری بری

مرکب از بار یعنی مثال انتقال دیاست نسبت سے

یعنی دستگیری و معاون ہو -

دوستی ہذا سے مالک دوستی - یعنی دوستی و

محبت داسے دوستی افزا و بیہ

۳۱۷

پہنچی گرا سے مال نیستی

تفاقیہ سالار ملک ستارہ انبیا

کار کیا سے صورتہ مالک ظاہر مراد بادشاہ

بر کشیدن فو قیت دینا - ترقی دینا

یکتا عیال ملک آگہی مراد ادبیا اللہ

دانش پردازان سہمی ملکہ و ملکہ

خرابہ - یرانہ مراد قلوب عامہ

کج حج زبان غیر شج - سائر کل - جہ

غوا مشن و خطایا پوشید گیہا درازا

نوبیناں سے دارل مقتدر کو ناگون

فرز سیدہ خرمند و دانا

۳۱۸

روزگار کنگلی لمپیز رفتہ ابھی زیادہ مانہ نہیں گزرا

بر کشیدن چٹھنا - بر کشیدن اتارنا

مزور دروغ و ناذب

۳۱۹

قیما و از وقیارتا روشن

مسئیل پر بال - ایک بیماری آٹکھ کی

خیانت مراد سرفہ کلام

غرائض تناوان و نقصان

یکے پر کرداری دیگرے نیکوکاری
نفع فرش۔

نیروئے دست قدرت قدرت خدا
ہستی دشمنان آنا کہ ہستی خود را دشمن دارند
جاہائے شریف مقابرتبرکہ
در پوزہ کردن دعا گردن۔

جمعیت اطمینان دلی
در پوستین کسے افتادن کسی کی عیب جوئی
کرنا۔ آہو۔ عیب

مردعی تمام انسانیت کامل
منش سواری سواری طبیعت طبیعت کو رام کرنا

این نقش بدگوہری سعادت سنجی۔ والا ہستی
حرلیف مراد نفس پو قلموں مراد نفس
این راہ خطرناک نگاشتن عیوب خود
یک گام برداشتن نمی پارسست بوجہ
بابینائی راہ زدہ گمراہ کردہ

تختین منزل بدگوہری بیجائی
تزو گوشہ نشینی مقابلہ کلیدہا
ما مان غذا تحصیل معاش تو خدا
بن طلسم دشوار کشنا معاش و روزی طلال
نکلات

ماے یایع معاش پسندیدہ
و مقید و وابستہ

نہذے مختصر

مایہ تنومندی مراد غذا

افزائش بزرگی صورت ترقی جاہ دنیوی
جد کوشش باش بالیدگی۔
شب از روز جدا ساختن کسی کام کو لگانا
کرتے رہنا۔

در یافت دانت

لمعاین شمشیر مراد سپہ گری و شجاعت

این حرفہ پیشہ سپہ گری خانگاہ معبد

چیز بیکہ اے سپاہ گری فنون سخریہ

این در کشودہ مراد آرزوے سپاہ گری

در بر کشیدن تقرب دادن

دانشوراں علما

امرائے زمن امیران زمانہ یا۔ امرا از من

امیر بچہ سے یا میرے لئے یعنی امرا مجھ سے حد

کرتے ہیں۔ گرو۔ فکر۔ پابند

آہنگر خانہ آلات حرب

کارپرد از قلم قلم کار پرد از۔ صفت مقدم

بازا بستادن توقف کردن رُک رہنا

سزنا فتن اغراض کردن سختی اندکے

جد کاری درست کاری

آن سخن سخ مراد فیضی

دم گیر نفس گرفتہ یا۔ موثر

اکدش کسر امتزاج با اتصال دو چیز بمعنی

جفت مثل و نظیر اتول دوہیں۔ بھنگ
شمن بت دم زن باتیں کرنا
ناشتا گر سہ سراب گردنہ
نیمروز دپہر دست کشادہ سخاوت
چار خوشے گرامی حکمت عفت شجاعت وعدالت
ہشت حاصلت نکوہیدہ فضائل اربعہ مذکورہ
کے ہشت رذائل مراد ہیں۔ چار افراط سے اور
چار تفریط سے رذائل ہتھکانہ پیدا ہوتے ہیں
شاداں نے ان فضائل اربعہ اور رذائل ہتھکانہ
کو ذیل کے اشعار میں نظم کر دیا ہے۔

سفہ افراط حکمت است ایجان

سوسے تفریط آن بلہ را دان

دان تنور شجاعت را افروز

در بکاہید عین روئے نمود

شرہ افراط شہولست شہیر

پس تو تفریط آن خمود بگیر

ظلم افراط عدل را دارند

نام تفریط انظلام آرد

دستماہ پیش فراہم آرد دن رمانندی ایزدی

ناگزیر بود۔ ضروری ہے۔

دو شاووش متصل

بر سازند آراہند ورطہ محل ملاکت

بر کنار دارند علیحدہ رکھیں

ریا مکرو فریب۔

یکسو زینتن الگ ٹھاک رہنا
الفتحین اندوختن غوا مض بارکیہا
دو آہنج مراد تجرد و تعلق
را وجہ نمود سخی یکے تجرد یا تعلق
سوزیاں نفع سورسور
تھر خاں تیمور خاں صاحب قرال جدا عللے اکبر
گر ان سنگ بادقار۔ بھاری۔ کثیر۔ مراد بلند
دو ملک مراد تجرد و تعلق
سرشتا۔ عالم تجرد و تعلق
مابگیرے الخاں تجرد یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اکبر اہل تجرد
ہی میں سے ہے۔ اسی طرح اہل تعلق بھی
نامہ نویسی تاریخ نگاری
تا بجانہ۔ روشن دان

دور دست دور کے رہنے والے۔ یا آئندہ زمانہ

میں آنے والے فراز بلندی

کفرہ ہفتم آسمان ہفتم

گردش دور یا تغیر ازمنہ

سالخوردگی مرور دہور

صافی و ہمبلی شعرائے عربی۔ میں نے شعرا

اور مصنفین کی لائف کی طرف توجہ احتراز طول

کی وجہ سے نہیں کی۔

ازین خزائن ایزدی مراد فضائل۔ بقائے

نام یا مضامین اکبر نامہ۔ یا ذات اکبر

بدین نزہت گاہ۔ اکبر نامہ۔ یا ناموری اکبر

روزگوران دن کے اندھے۔ نافہم

۳۰۸

بایاد میخواری کی یاد میں شراب پیتے ہیں۔
ترازو معیار دیگر کے بجز میگیرند محذوف
نتار کیسر گوہر وغیرہ کسی کے سر پہ بچھا کرنا اور
خیرات کرنا۔ وبالغضم بچھا کرنا اور خیرات
آینا بزرگیدن و بخشش کردن۔

سبکسری بے تکلیفی۔ بے وقاری
آذر م شرم بر گشت اٹھا دیا
زبان زدہ بدنام۔ نئون اقسام
گلہ سراسے شکوہ سنج۔ چھوٹا جو فردوسی نے
لکھی۔ دشمنیہ سرمایہ

۲۰۹

جو اس گراں ہما کنایہ از کلام او فردوسی
ملود ہمیشگی و دوام

رامی فرزند کلام مراد شاہنامہ
اعز و فیض رساں یہ تینوں صفتیں گرامی
بندگی ہیں۔ حسد سنج بیمار خد
ماہ ص دار و دواے دوستی

لان بزدلان گروہ طاقت و جرات
لے بے۔ او باریدن۔ حاصل مصدر آغالیان
میدان جس کو میدان جنگ میں جانی
نہ ہو کم حوصلہ۔ پست ہمت۔ بے جرات
دل بزدل

روئے فرحناک۔ بشارت

بزرگ سیح عالی ہمت۔ بلند ارادہ

بچار سوئے شناسائی برون شہرت دی
بزرگ عطا پائے ایزدی سے مراد صفائی
شاہنامہ۔ ہدیہ تصویر عجز و نیاز
تحفہ معنوی شکر و سپاس

در گاہ والا بارگاہ ایزدی یا محمود
لنگار بن نامہ اکبر نامہ

تخیل تخیل محبت پذیری
گردگاہی سرہون

خرافت تباہی عقل بوجہ پیری

نہ در خیال الخ ابو الفضل کی طبیعت میں بھی
مال و زرد نیوی کی خواہش نہیں پھر اس کی فطرت
عقل میں کب اس کا خیال ہوگا۔

سخن موئے تاب تار ریمان۔ مراد کلمی
پوئند بافتہ اریشی دحیر ارادہ

آیدار مصری شمیر خوف ٹھیکری
خوف بیزہ کنایہ از دو پیہ۔ اشرفی۔ خواہر
دولت جاوید کنایہ از کلام
لعینان سیمپائی۔ زرو مال

۳۱۰

غنج آرا کرشمہ ساز

آل آرزو مراد صلہ و انعام
لے معاملگی اکبر نامہ راجع و فروختن
عرفہ علیا کے پروردہ بلند
شرک مراد درستی کردار

این دو تسرا محویت در نور فردوسی نسیم
صنعت آن

نیترے زبانے مراد نور حق تعالیٰ عشق حقیقی
آسمان لیے سوئی محویت بذات مطلق
در ساختنی چهار سوئے معاملہ با وجود درستی
کار و بار دنیا۔

آفت خیز محل ہو آفت
شغل شرک کا تمہینف اکبر نامہ
گنجینہ دان سعادت مخزن بختیاری مولانا
خاتمہ دفتر سوم اکبر نامہ
دار و گیر قابل تسک

۳۰۶

پر ملا افتنا و خاطر آمد۔ بوجود آمد۔
آفت و خیز دھڑکڑ
سراب دریا نما۔ کناہ از دنیا
نور کناہ از عقل یا اکبر
کسں چون پرانا متصل
از جان کشی میں از تہ بیضیہ
گزین کردار آباد اندیشہ
خیال سے مراد اکبر نامہ
روز بختیں معنی شادی
تقید سی وابستگی دنیا
اطلاقی ترک تعلق دنیا۔
برغم بخلاف
کم بین قصیر النظر

یکایک پیچان نامہ سرنگا ۵۔ علم کے نامہ بزرگی
کویران نسیم۔ پابند رسوم و تقلیدیں رسم و عادت
از غیر ملکیان۔ خدا کے سوا کسی اور اسی سے
انگہما ہستی است امید ہے کہ کیونکہ کسی دوسرے

میں قدرت دینے کی نہیں۔
سلجشوری۔ بھگوانی۔ سیک۔ سری۔ خفیف۔ عقلی
ناموس۔ آبرو۔ ٹھٹھا۔ وقار۔

ناموسی۔ دوسروں کے افعال کی آگ بھنگا۔
شکوہ فردوسی انہما رشکیت
واماندگی۔ عاجزی۔ کلاپی
ناما لیتا غیر خبر درستی

۳۰۵

قلا و زی۔ ہیری
پیش دیدہ۔ خدنگار
صبر فی پرکھنے والا
آز حص
گر پوہ پختہ ٹیلہ
برون شدن ترک دنیا
سطلحات عربی مراد علم ظاہر

آن رہبر مراد علم
رتاری خوش پابندی عادت
آتش بین دریا مراد براہین و حجت

۳۰۴

رہنما درونی و برونی خواہشات نفسانی
سورسور
وجہانی
تعیین شخص۔

شیون گزیدہ۔ ماتم زدہ

شگرف نشان سحر پرواز۔ سے مراد علما و فقرا
روستا کدہ۔ گاؤں کی جھوپڑی مراد اپنا گھریا جات

۳۰۲

ازین۔ از غلبہ بر علما و علماء طرف بستن۔ نادر و نفا

بادزن۔ بنگھا۔ تیر دوز۔ دوختہ تیر۔

نفس فرو گر فتن۔ تنگی کے ساتھ سانس کا

آنا جانا۔

شناسندگان کتاب۔ علما۔

تمیدستان حقیقت۔ فقرا

واژون روی۔ گراہی۔ خطاب۔ دلدل کیچڑ

حساب زندگانی۔ اپنے محارب نفس کا خیال

نہیں کرتے ہیں۔

کشا و زان۔ مزار عان و کاشتکاران۔

خراج۔ لگان۔

چہار گوہر۔ جناد و نباتات و حیوان و انسان

یا جان و مال و آب و دویوشی۔

سرمایہ زندگی۔ غلہ۔ چشمہ سار زندگی و ذراعت

فیض اینروی۔ مراد دوسری جگہ کا مال و دلشیا

کار کیا۔ حاکم و بادشاہ

۳۰۳

سپند سوزی۔ دفع چشم زخم۔

فروستان۔ ماتحتان۔

اعتبار وادہ۔ جس کی عزت پر مبنی ہو۔

خ رو۔ ترشہ روزگار ان۔ بدقول کا۔

نشاط گاہ۔ دل۔ آذین و آئین۔ زینت

طبیعت گزا۔ مخالف طبع۔ کالیوہ۔ سرگشتہ۔

سگبانی۔ نگبانی۔ دانائے درندہ و درندہ

زمانہ نواختہ۔ جس کو زمانہ نے برابر بنا دیا ہو۔

روزگار رنجیدہ۔ زمانہ کا ستا یا ہوا۔

فرسودہ خاکما و کمن عمارتھا۔ متقا برا و لیا و

فقرا۔

ورون آراستگان۔ جنہوں نے اپنے باطن

کو درست کیا ہے۔

دل۔ خواہش و قوت۔ پائے۔ موقوفات

بودن۔ ماندن۔ آتوبگاہ۔ دنیا۔

نفس درویدن۔ چپ ہو جانا۔

بر گرفت۔ نوازش کر دو بلند ساخت۔

دشوار ووا۔ لاعلاج۔

در پوست کے افتادن۔ کسی کی

عیب جوئی کرنا۔

۳۰۴

مشتہ تمت آلو اختیار۔ سے مراد

انسان مجبور و لاچار ہے۔

مستعد استعداد۔ آمادہ قابلیت مراد

انسان۔

شوخیگین۔ چرکین۔ ہوا۔ ہوس۔

مستعد استعداد۔ سے بھی مراد انسان ہے

اور نیزگی کے ساتھ شعبہ کا لفظ مناسبت بھی ہے

اس لئے مستعد سے بہتر شاید شعبہ ہی ہو۔

اہل تصوف کے نزدیک منزل اول سالک کی ہے
وصال حقیقت کی سعی میں۔

جانبلسایہ دوسرا شہر سرحد مغرب میں اسی کا نظیر
ہے مگر یہ دونوں شہر عالم مثال میں ہیں مگر اعتقاد
محققین میں سعی وصول اطلاق کی سالک کے لئے
آخری منزل ہے۔

ایام فروخت نادانی و خریدن دانائی
مراد طالب علمی کا زمانہ

وست و گریبان بپودن۔ قرین و نزدیک بپودن
منگام دانگ و فروخت اندوختہ کے آجی
از زمانہ تدریس و تعلیم
نہ ز آدم نہ ز حوادل اولاد آدم و حوا نہیں

بلکہ لطیفہ غیبی ہے۔
نہ زمین نہ آسمانست طلب بلکہ مظلور
اس کا حق ہے۔
بادربلب گذرانندن باتیں کرنا۔
تن زردان ناموش رہنا۔

۳۰۱

ظہم حلیہ اندوز۔ کمر نفس
بتنی قبض
رہودگان جن زار تقدیس۔ مراد
چارہ بسیجی علاج نفس
کشودگی۔ بسط
زحیر چش۔ بمعنی غم و اندوہ
آگندہ گوش۔ ہر استوفی

عم جستن آنکہ کا پھر کنا۔ مرد کی بائیں آنکہ
کھڑکے سے شکون بایلتے ہیں۔
بسم اللہ اس کے برداشت کرنے پر آمادہ
ہوں۔

چشمہ و میم عربی کے میم (د) کا حلقہ تنگی میں
ضرب المثل ہے۔
دریا و رز۔ مشناور

۲۰۰

غزوہ خشاک رود خیال۔ خیالات غیر مفید

میں متفرق
طیلسان نہانی بردوش چھپے اور مخفی
فراکرفنہ ہنگناں دوسروں کا جمع
تالشگاہ جو بانی۔ نورشان طلب حق
دیولاخ جانگذار شناسائی مقام خطرناک
معرفت

کار شناسان شہر سرحد مراد دنیا داران
یک لخط ہزار سال در سائے آنچیناں کار کند
کہ نامت دراز یادگار ماند

بیک جا بے ہزار جائے خود تو ایک مقام
پہو۔ مگر ذکر ہر جگہ۔
دارو گیا دو آئی بوئی۔

ببال عتقا نابید۔
جانبلسایہ ایک شہر سرحد مشرق میں کہ اس کے بعد
بادی نہیں کہتے ہیں کہ اس کے ہزار دروازہ
ہیں۔ اوپر ہزار دروازہ ہزار پاسبان ہیں۔ اور

دیوانِ کنزِ سری بوجہ غلبہ تو اسے ہمیشہ
مراد ہے۔

مردانِ زن آہستہ کن وہ لوگ جو صرف
غیرتوں کو عالمہ کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔

مردانِ مرد حکما و عقلا و صلحا و فقرا
بنامِ ک فطرت۔ عقل کے سر کے ہیں

ابنِ دیہ سارِ شیرِ ربائے آسمانِ شکوہ مراد
دنیا

رہ نورِ دان نامِ نزلِ شناس مراد سالکان
راہِ طریقت

بوقلموں نیز نگارِ خود ستا مراد نفس

۲۹۱

دژمِ انسردہ و غمگین

دربا دل۔ نیاز و صاحبِ بہت

لبِ ریزالِ پیمانہ استعدادِ جن کی قابلیت
بھر پور ہے۔

در اندیشہ دراز در فکر بسیار

گو بیائے خموش۔ کتاب یا مصنف جو چرکا
ہے یا اندرِ زمانہ

شعاسانہ اند۔ تعریف کردہ اند

وسے پیوستن بے نشان۔ لیکن اگر وہ

سیلابی سیو پھر اس طرح جڑ جائے کہ ٹوٹنے

کا نشان بھی نہ معلوم ہو۔ تو یہ بڑے نقصان کی

بات ہے پارہ منقرن و منتشر ہو جاتا ہے۔ مگر

جب ان اجزائے منتشر کو ایک بنا کر دو تو پھر

ایسا مل جاتا ہے۔ جیسے کہ منتشر ہوا ہی رہتا
سے اس محل پر ایک شعبہ کا بنی کر کیا ہے
حقیقت یہ ہے۔ کہ میں اس جملہ کا مفہوم
سے قاصر ہوں۔

سیلابی سیو۔ سیلاب۔ سے تشبیہ تو غنیمت اتنی۔
مگر سیلابی سیو سے تشبیہ کا فائدہ کچھ سمجھ میں نہ
آیا۔ کہاں سے اس خیال کو لیا ہے۔ اس کا
بھی پتہ نہ چلا۔

آشوبِ بجائے شور و دنیا

بدی بہ نیک فروش۔ نفس

بادگیرِ روزن دار

کارِ گاہِ مینا مراد دل

باد چہارِ موجہ ہو او موسِ معنی وضعی چوبائی ہو

نغمہ مرغانِ اعدایتِ نفس یا موس و موسوں۔

سیہ کلیم۔ برحمتِ آئینہِ حللی دل۔

عکسِ زنگی مراد خواہشات

یارِ نامہ کا برنامہ۔ تصنیفِ قابلِ فخر

جہانِ فرسودہ جس کو خم نے پامال کر دیا ہے
مراد ابو الفضل

بسر دی گر اسیدہ دل ٹھنڈا ہو گیا ہے۔

ناموسِ سر در گم حق ناپیدا

در پاکِ نشانِ عمامہ عمامہ کے سچ کھل کے پاؤں

پر پڑے ہوئے۔ اور یہ حالت پریشانی پر دال ہے

دستِ بسرِ زدن۔ سر پٹیا۔ ماتم کرنا
کام کا کام بالضرورت خواہی خواہی۔

روزگار بود زمان فرصت ہے موقع ہے
خوش پسینہ

نیم قسطرم سے مراد نصف کتاب

لواشد شاید پذیرش قبولیت

مہیزبان جاوید زندہ نام مشہور

جائے درجائے تہا دن مقبول بنا

ضراحت عاجزی خود کامہ خود غرض

سوزیاں نفع

کہیں سائے سعادت مراد اکبر نامہ

آں رہزن مراد نفس نہ لگند اور

چرا بردار دجیں نیاز از سجدہ چرا بردار

کار فرمائے ایداع عذاب اکبر

در پوزہ بسیک مراد اکبر نامہ

دہ دلمہ متردد متفکر

ہزار مشغلہ بے مد مشغل

دل ہمت و جرات

بر خواندہ طلب کردہ دید گاہ منظر

در کشودہ دروازہ کھول کر

چگونہ تواند برداشت اسے سر را از سجدہ

ظہنم ایک قسم کا نقش و تعویذ

بلا گردانی دافع بلا

زنگین بساط مراد دنیا

غوا مضن بار کیا دشوار کیا

۲۹۸

صلب پشت یہ اشعار نلدن فیضی کے ہیں۔

ربیعان پرانی تازگی جوانی غنیزان شباب
برنا اہوار علقوم کا چونکہ علامت جوانی ہیں سے
گنڈھ کا اٹھنا بھی ہے اس لئے ناری تھی
جوان کے ہیں۔

پائیز خیزین پائنت

افروزش دانش نور عقل یا علم

شکس روز سوکھی ندی

دستبازی غلبہ

کار کیا حاکم مراد قوائے شہوانیہ

پیر مراد مبارک

جوانی انشعبہ اعمال جوانی سے میں پیچ اٹھتا۔

دولت من یہ میری خوش نصیبی ہے۔

شکر خندگی نشاط

زہمت سرا مراد دن

طنطنہ حکایت انصبت ہے۔ سکے سونے نقارہ

کی آواز۔ اردو لفظ ٹن کی شکل اس میں موج

ہے۔ اور بغیر سنجیکہ ہوئے نقارہ سے جو آواز نکلتے

اسے دبدبہ کہتے ہیں۔ اردو کا لفظ دھب

دھب بھی اس سے قریب ہے چونکہ امراء

دشنام کی سواری کے ساتھ نقارہ بھی ہوتا تھا

جو منجھہ اسباب تھیل ہے۔ اس لئے یہ دونوں

الفاظ بمعنی شان و شوکت مستعمل ہیں۔

پیغولہ گزیں مچل و بیکار

خود رائے سرکش

دہ خدا گاؤں کا نالک مراد نفس امارہ

نزد ہنگاہ چہارم رمضان کل
نخستین گروہ مداحان پسینان بدگوایاں
صورت را بظاہر یا چہرہ را
دگرگوئی تغیر

تباہ سراپاں بدگوایاں
امارہ نویسی محاسبہ

باطل اندوزان بطلان کاران۔ لہذا انداز
کی جگہ نداشتند اچھا ہے اور اگر باطل اندوزان
مبغی کار ہائے باطل ہو۔ تو پھر صبیغہ جمع کی
ضرورت نہیں۔ (۲۹۵)

لعبت آرائی بازی گری
خود ستائے خویشی بین نفس
پائے افشاری ثابت قدمی
باندہ گذشتہ

ازاں نفرت گریز از خلق

سراز گریبان کسے بیرون آوردن۔ یا۔
برزدن از عمدہ گریبان کدام کس برآیم کہ بکارم
نمی آید۔ از عمدہ کارے برآیم

دست بردارماں خود زدن اپنے سے آپ
مواعظہ کرنا۔ اپنی آپ مدد کرنا۔

سیہ زبانی بد زبانی کینائی وحدت
نیروے شہودی عین الیقینی۔ مشاہدہ
دست کشادہ ہاتھ بڑھانا

آزرم جوئی صلح جوئی محی اندوز و حاصل میشود
عنقا گوشہ گیری وعدم آمیزش عنقا مسلمات

میں سے ہے۔
تا بمعنی تا آنکہ

سہرچہ رفتہ باشند ہاں میشود۔ یہ معنی نہیں ہیں
بلکہ محذوف کا اظہار ہے۔

مصارعت ایک دوسرے کو چھپاڑنا
عبرت پند پذیری

سہ تن خونی۔ رجائی۔ تیز رو

شاد خواب خواب خوش۔ مراد موت

۲۹۶

رجائی اُمید دار تالشگاہ مقام نور
بستکی قبض کشادگی فرج و فرج

محصلال سزا دل

آب بہ پرویزن پیو دن کار بہیودہ کردن

باد بہا دن کو فتن کار بہیودہ کردن

راز درون مراد ذکر مہبت کبری

رہی غلام

کو کب افق معارف مراد اکبر نامہ۔

(۲۹۶ خامتہ و فتر دوم)

بنامیزد کلمہ تحسین۔ سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ۔ یہ

ان کلمات میں سے ہے۔ جس سے فک و صاف

جائز ہے۔ جیسے صاحب دل وغیرہ

جد پیشگی۔ درست پیشہ شدن

قرن ثانی تیس سے ساٹھ سال کا زمانہ

حمرہ بست پشتہ دار۔ مستحکم

دگر نیمہ جز ثانی۔

ہجاری دشوار دوامراد وحشت و جنون
رشتہ دشمنی مراد محاسبہ نفس
ہنہنج - پاک کردن پیشگی فہمیت

۲۹۳

ازال جواب گوئی
راہ زدن گمراہ کردن
روشن ستارگی - سعادت بخت
پایہ والا مراد مستطی و حکمت
سراڑھ جھج سریرہ رموز ناسرہ غیر خالص
ناخن زدن اعتراض کردن

باز پرس - مواخذہ

سکامن معتقدات میرا باطنی عقیدہ
تلبیس بکرو فریب بد نفسی بد ذاتی
کردار آموذ غریب اے مسافر

خلوت در کثرت چونکہ لوگوں نے ساتھ چھوڑ
دیا تھا۔ اس لئے کثرت میں خلوت اپنے لئے تجویز کرتے
ہیں۔ اور کثرت میں خلوت یہ اعلیٰ مرتبہ تجربہ ہے۔

تجربہ سچی نیک اندیشی یعنی ایسے لوگوں کا مجھے چھوڑ
دینا میں اپنی خیر اندیشی کا عمدہ صلہ سمجھتا ہوں۔

باہمانیاں... جی انداز و مبتدا۔ عالمیان...
نشستہ اند خبر۔

پانچو نقش شمسدر جی انداز و اپنے آپ کو
مضطرب و پریشان کرنا رہتا ہوں۔ اور دوسروں کی
بھلائی چاہتا ہوں۔

افروختے کا قاعل ابو الفضل جس طرح نیندا

کا قاعل بھی ابو الفضل ہے۔ تازہ شادی قاعل
نہیں۔ فروختہ ظاہر کردہ

نالو ان بینی حد
ایزد تو انا موید من اللہ
حمد گوارہ مراد موجود

خندیدن صدف سیپ کو جب موتی
نکالنے کے لئے چیرتے ہیں تو دونوں حصے
سیپ کے کھل کر مشابہ دھن باز سے ہو جاتے ہیں۔
اس حالت کو خدانی سے تعبیر کیا ہے۔

۲۹۴

حیران آرمیدہ متحیر آسودہ مراد ابو الفضل
استنکاف استخفار دم گبیر اے سخن موثر
آن ہنجار روش دشمنی دروہ دل

سر زدن ظاہر شدن
چہ پایہ آسودہ کسی قدر مطمئن
یاد افزا بد بدی۔

وارپرداختن خالی کردن

لابہ کر خوشامدی۔ (لابہ) اظہار محبت میں کہتے
کا م ہلانا۔ دوروی نقاق

بار سنے دشمن نجات پاتا

مہرہ پرستی حق پرستی

مدامتہ ڈھیل۔ چوب زبانی

ہمقد فی الحال۔ سردست

دوم منزل صلح کل

سوم محبت کل۔

سپر دوزی۔ پناہ

ستارہ گزین خوبی و بدی کو ستارہ سے

نسبت دینے والا

کجگرائی۔ کج اندیشی

کنیر این عریذہ امتہ الدنیا

شور شگاہ مراد دنیا گزیدہ منتخب

خوئے عادت نمائش تشریح

کاربان رختہ فراہم آید بات میں ایسا غل

واقع ہو۔

ازدوا گوشہ نشینی لطافت پاکیزگی

تیاقداری نگہبانی مامک ماں

سرامک دبا بک چھپی چھپول

بابک باپ رفیب محافظ

علوم کلتبی مراد علم ظاہری

۲۹۱

حیرت خدا جوی بمقاد اللہم زدنی حیرۃ

فیک سیا خبرت بکسر علم الشی بحقیقت و کثہ

آن رنجیدہ

رہبرنی۔ مانع آنا

آن رہبر مراد خاطر پاپر

بادیہ سرور گم دہ صحرا جس کا نہ اور ہے۔ نہ چھور

یعنی معرفت خدا و علم باطنی۔

نفرت و لکڑا نفرت سخت از علوم ظاہری

واپر و اختن خالی کردن

فروشدن مردن

آشفقت بے سر و دل مراد پپر

دانشگاہ رسمی علوم ظاہری

فراختاے قرار دادہ مراد درس مقررہ

کردہ کوس

مدارج شناسائی مراتب علمیہ

تتو مندر علم پاپر

سرچشمہ نظر و تالہ مراد حکمت نظری والی

اشراقیان اصحاب افلاطون

مثنائیں اصحاب ارسطو

نیرنگسا زبوقلمون مراد نفس امارہ

ناخواستہ بے اختیار بہر اہمہ گمراہانہ

حدایان مجازی مراد بزرگان و متعان و

پدران۔ مدیہ معاشرت دنیوی

فرط عینا بسیاری رنج

لبند با بگی عیادہ چشم

نگار خانہ سیمائی زینت خانہ تاپا پندر مراد دنیا

آشوب درویش شورش دل

پراگندہ خواہش تجرد گزینی

نفس نفس ہر دم

۲۹۲

چاؤ نشان نقیبان

شکوہ سطوت انداخت بے نازل شد

اعتبار شردہ ہی رفیع دنیوی دیو بصوت

روحانی طبیب مراد مبارک پپر ابوالفضل

دوا دومی

فعلن۔ رل سترس مقصودینا مخدوف ہے۔

حشر بختین۔ جمع صریر آواز قلم
قرون بیع قرن اقل مدت سی سال نے الحول
بمعنی مدی مستقل

آویجنہ متعلق کردہ باشند

نا بار شکنی ناشتہ کرنا

دست بایہ سند۔ سند۔ دستگاہ

۲۸۹

توت مدنی آبادی جو صحرائی وحشی و نفور

علاقہ گسل قاطع تعلق جبل یثقل دنیوی

نارسانی۔ جہالت اقبالنامہ مراد اکبرنامہ

کاہ ناتوان مراد ابو الفضل

مورچہ مراد ضعیف

نیرنگی فرٹے ایک سال کا واقعہ۔ ابو الفضل قرن

بمعنی سال لاتے ہیں۔

حق گذاری ادلے حق

آز پرستان جریبان۔

اضافات وہ باتیں جو اپنی ذات میں موجود نہ ہوں۔

آگسی معرفت الہی

دلپلاخ شیطان زار مراد دنیا

ہوا فضا

اب بلند آشیان معرفت

خویشین دوست خود پسند باز دخل

صفہ دالان خارتان راہ موایع و دشواری

راہ پرتاں دساوس و تعلقات دنیوی

نایافت نایابی نمایندگان راہنمایان

مراغل منازل شتر دلی بزدل

نگارین سرادیا حمل گنما می

دل شکر دل کو پھانسنے والی

ردہ گزیں مخفی

انفسی پز شک طیب روحانی

سرباری علاوہ مزید برآں

دلدادہ عاشق

جاف جاف فاحشہ و قحہ مراد دنیا

کجا شمارہ چہ سجد اند

اقبال۔ پیش آمدن

سیمبائی سراب غماش موی و خیالی

۲۹۰

ادبار روگردانیدن

فروہیدگان دانایان

لعبت باز و زوال مشعب و مکار فانی

مراد دنیا

پدر لعبت باز یعنی ابو الدینا

فرزت پیر

گسیختہ رشتہ تمیز بے تمیز

پسری ابن الدینا

گزار دادن منسوب کردن

خواستہ سامان

نالاکم مکروہات نجات دستگیری

بندگی نیرنگ ساز عبد الدینا۔

میدرائی سیکوئی

دست بانی تازہ طرز نو

۲۸۶

بارگاہ شگرف عبرت آرائی

ارز قیمت

نزول صعودی سعانی اُڑیں تو آسمان سے مگر

ایسے بلند ہوں جیسے آسمان۔ مراد سعانی بلند

پروگیاں صفوت سرا سے ضمیر مراد معانی

روحانی نژاد ان مراد معانی

پیوند آتشچی ترکیب اصلی

عنصری پیکر حروف

پہلو جو یا محتمل المعانی

بایں نگاہ محل ضرورت۔

نکو سیدہ نکر ارتکاز قبح و مذہم

خشک رود غیر انوس گراں سکر ثقیل

دست فرسودہ مہنتل

گرم خوئی۔ مراد مالوس

آشناروئی۔ مالوس

مہنگامہ نکوئی جمع خوئی

دوشادوش۔ برابر ہم پہلو دساز یار موانق

دستگیر ناگزراں وقت ایسے وقت ہیں

ایک معین ہست ضروری ہے۔

چارہ سگالی۔ درستی و اصلاح

یکجا ساز جامع

گرو۔ دالستہ و متعلق

۲۸۷

پیشو اسے سخن سرا بایں مراد فیضی

روزی مشواد نصیب مباد صغیر آواز

نگاہ مراد نظر ثانی رمیدگی نفرت

از سر از سر نو

دیرانی مراد دل ابوالفضل

یہ دے یہ فیضی یا یہ ابوالفضل

وقت بخل

ناخن بند کردن دخل و تصرف نمودن

۲۸۸

ارنج قدر و قیمت

کدورت کندہ دل مکر

سپاس حمد و شکر

کاخ بے روزن دل

مہرگان نام ماہ خزاں

بیرنگ خاکہ مراد مسودہ

نیرنگی مراد طرز نو سور سر اسراندہ لغتہ سور

دست افشانی جد رقص بکالت و جد

شمسہ کس پیشلاق میوان

ارمعانی برائے تحفہ

بلیل لفظ یہ شعر دو بحرین ہے۔ اصلی وزن مفتعلن

مفتعلن فاعلن ہے۔ بحر جز ممدس مٹوی مرفوع

اور دو سر وزن فاعلان فاعلان فاعلان یا

فی صنادید رانی ہر سہ تہ

پروہ رشور اور رشور

اشد شاقی و تریش تجنیس سناش منی بدین

ہیں ہسی زین و دوس ہر سہ تہ

تجنیس نقیہ ہر سہ تہ

افقیہ س آہت ہفت ہفت ہفت ہفت ہفت ہفت ہفت

نقہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

۲۸۳

جولانہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دستی ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نکو ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

شہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دشوار ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نقہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

ہر دو ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

خراش ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست یافت و فطرت آمدنی ہشت ہشت ہشت ہشت

صیر فیال ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دبدہ و دبدہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

تفتہ دلاں ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

ہشت کتاب ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

لمسہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دستی ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

شہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نقہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نقہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نقہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

۲۸۴

پروہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دستی ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نکو ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

شہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دشوار ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

نقہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

ہر دو ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

خراش ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دست یافت و فطرت آمدنی ہشت ہشت ہشت ہشت

صیر فیال ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

دبدہ و دبدہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

تفتہ دلاں ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

ہشت کتاب ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

لمسہ ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت ہشت

برخواند ادا کند چون و چرا دلی
بایستگاه محل ضرورت

۲۸۲

خاک ذرہ امکان مراد انسان
خلوت سرے سلطانی مراد اسرار الہی
سودائی۔ دیوانہ

آن اندیشہ خیال نفرت از تاریخ
کو تہی سخن المختصر

آویزش۔ منارعت بامور خان
نفرت تصنیف تاریخ

ستردن نقش نامعرا نامناسب تاریخ جو
باتیں ہیں۔ ان کے دور کرنے کا خیال کیا۔

شناسائی فروش معلم

آگاہی طلب معلم

ریاضت کشش۔ زائد و ساک

معرب۔ جنگ جو

اسباب آہنگری منع نفس

سیما بی بقراری مراد نفس یا سیمائی خیال پرست

کاہش مشقت درنج پیرایہ تہذیب

بنارسانی گراہند اپنی نارسائی کے قائل ہو جائیں

طاثران بلند پرواز کنایہ از عقل یا عقلا صفت

و موصوف کا وحدت و جمع میں اختلاف فارسی میں جائز ہے

سراسیمگی پریشانی بے سرو پن بے پایاں

از ہشیار خراچی۔ بوجہ روش عقل۔

با خود میسر آید ابو الفضل با خود میگفت

برسم پیش بطور سابق
لقاب بانی منبع شناسانی
کتابہ نوشتہ

۲۸۳

عموم حق پذیری راست روی بروجہ عموم نگاشتنہ
قلم تقدیر شدہ

گہمان طبیب طبیب عالم

گفت گفت من

خموثی تہی میان غموثی غیر مفیدہ خموثی طکیما۔

از ان سیج مراد پزشکی عالم

گو ملگو مراد اجالا درگرو در بند

بو شاہ طوطیا توتیا۔ سرمہ

بصحرانہادن ظاہر کرنا

مبسود ادا دن فروختن

اشارت فرمود حکم داد

بال پرو بازو مراد قوت

نعمت رسیدگی نفع کہ بدایا رسیدہ ام

گر و بود ہنگام خویش کل اسر مہوٹ باذ قاطعا

نفس جان نواز تصنیف کرنے کا وقت

کان نفس وہ کلام میرے لئے جلوہ ساز جہان ہو۔

حرف گذاران مورخین

بیج ہمت و ارادہ

زبان یکسانی ایک طرز اور ڈھنگ پر لکھتے او

بولتے ہیں۔

سبح گوئی قافیہ بندی۔

سپیری شدن، دور با دانه گذرے کے بعد
پیغولہ گوشہ

پیغولہ گزینی عقل کا فقدان

نکال و بال و عذاب

سترگ - بزرگ

زبان زدگی بدنامی

آئینہ غلط ملط - گرہ بڑ -

خس پوشی - مراد آئینہ شحکا تہائے دروغ

آن نیر نور افروز شناسائی

آں نقبیدہ و حشت وہ گرم صحرا مراد تاریخ

پناہ آرامش جائے آرام - جائے پناہ

سبوم ہوائے نگر - لو طمنز فوس

آز مستان آشتی گاہ - جائے نرمی

پور فرزند - آہو عیب

خر دہ گیری - عیب جوئی - اعتراض

۲۸۰

دریں صنعت گرمی مورخی

کبین توڑی دشمنی

قدسیاں عقلی مراد سخنان معقول -

نیایش شناسا و دعا

ایں والا بخشش - فن تاریخ

اسالیب کتب

دور دست بعید العہم

میانہ رو متوسط العقل

نادرہ پرداز ایجاد اللہ

عین الکمال چشم بد

عمر دوم بقائے نام و شہرت

۲۸۱

نگار پرداز حقیقت طالب حقیقت

سزنا بی اعراض ازاں تاریخ یا تصنیف

دست تہی از کار

دل خالی از اغیار

پروش منیما بد میطاید

دست آور و وسیلہ وسند

تعلقیان دنیا داران -

آویزش درونی مجاہدہ بالنفس

رمبیدگی نفرت ایں بیزنگ عقل مجرد

گدہ نورانی عقل

خشم و آزع غیب و حرص

دو غول خشم و آزع

زنگ ابدی چک لازوال

نکوہیدہ آئینہ شش تنق زبوں

آن تیرگی زنگ ابدی گاہ گاہ

تیر دریافت علم البقیں عقل

پردہ باف مانع و حائل

کارگر ان کردار عالمان علم

ازیا افگندن عاجز کردن

نیرنگی انقلاب و تاثیر

ستر و گی تجرید مشابہ مرتبہ

پروگیان شبستان تقدس اسرار حق

پردہ و رظاہر

سر سخن گذاری خیال ادائے کلام نشیاء طریقہ پر

چابک رو۔ تیز رو

جولاننگاہ میدان تحریر

جولاننگہ دونہ مراد ابو الفضل

قاصر نگذاشتت قصہ روزگار ساخت کیونکہ اس

قسم کی کتاب کی عبارت سادہ و صاف ہونا چاہئے۔

کہن پیر سیاں خورد مراد کلیہ و دمنہ

عیاری گردن کھربانا

اس کتاب۔ مراد عیار دانش

عمیق المآرب جس کے مطاب بہت گہرے

ہیں (ارب یکسر بمعنی حاجت)

مکتوب مراد مفہوم یا عبارت

مختصر مضمون یا مضمون

جلائے مطاب کامل صفائے باطن

دفتر اول اکبر نامہ۔۔۔ صفحہ ۲۷۸

قرن۔ مدت سی سال

ابدی اعتصام متمک بہ ابد

آسودگان نشاد خواب فنا کی میٹھی نیند کو

ہوئے مروجین

گفتار وانا سے مراد مفہوم شعر آئینہ

آگہی۔ شعور

دل بر گرفتار باز رہنا۔ دست بردار ہو جانا

مناط متعلق مراد مقصود و مطلوب

مرا از من گرفتند۔ مجھے بے اختیار اور مجبور کر دیا

نقل مراد تاریخ خراب ویران

آزمندان حریصان مرد مورخین

لبکا مروائی برائے حصول مقصد۔ اس عیب

سے ابو الفضل خود بری نہیں۔ کیسی کیسی خوشامدیں اور

تاویلیں اکبر کے واسطے کی ہیں۔

نا آزموں نا تجربہ کار

روشنان ابداع عقلا و حکما

برگرفتہ برداشتہ

مدانستگی جان بوجھ کر

پزشکان طبیبان

۲۷۹

پذیرائی۔ قبول و اختیار کردن

پرہیز از تباہ کاری تحفظ از بد اعمالی

کتب گرفتاران پابندان کتب

واردات آسمانی القاد و الامام

یافہ دریا بہودہ گو۔

دراز نفسی طول کلام

آزرم گفتار زم زم باہیں۔ طشاد کی باتیں

آزرم رحم و شفقت وزمی۔ بزرگی و غیرت و عدل

والصفات و راحت و سلامت

سخن سمر مراد مورخ

سمر زلف خیال ناسرہ و بہودہ

دژم بغم آشفتنہ و پریشان

گذشتہ ادا کردہ

ترغیبہ دوغ۔ بہودہ۔ کر۔

خاموشان کینج دریا فتن سے مرو کٹائی ابو الفل
مرحوم دلی۔ قابل رحم بودن
دانش فتنہ ہائے روزگار کا مراد علمائے مذہبی
زار اکبر۔

دار الفتن سخن خوشی میں سلامتی اور گویائی میں
ضرر ہوتا ہے اس لئے نیکو اے البلاء ہو کہ
بالطریق سخن فساد کی جڑ ہے۔

تا انقراض عالم تا ختم دنیا
گر یوہ پستہ اور پھاڑی
سر اندھیب سیلون۔ لنکا۔

فرماؤ اے جہان مراد اے دانشمندی جو
تعلیم کے لئے حکیم بید پائے کے پاس لنگ گیا تھا۔

۲۶۶

بچو ایسا آگاہ میسا عقد ہندوستان کی کہانیوں
میں اس کا ذکر بہت آتا ہے کہ فلاں بادشاہ نے خواب میں
دیکھا جی کہ ایسے اوکار نفوف و مذہب میں بھی ہیں۔

شیر زمین زمین کی قید اس لئے لگائی کہ آسمان کا شیر
میں ہے جسے برج اسد کہتے ہیں۔

شتر یہ انوار سبیل کی حکایتوں میں ایک سبیل کا نام
عقدا از کبوتریم مبداد بوجہ عدل اکبر
ارمنہ انوار سبیل میں لومڑی کا نام۔ مراد مکار
کلمہ لیمہ انوار سبیل میں گیدڑ کا نام۔ یہاں مراد سادہ دل
بر انداختن۔ قلع و قمع۔ تباہ کردن

بد و بدون بد باطن مثالہ عام

احتیاج احتیاج معاہدت شوک مینڈھاک

دعہ گرم نفس شندہ ناک
چکاؤک۔ قہر۔ چندول
پا از گلیم وراز کردن۔ اپنی حد سے متجاوز ہونا
نوٹ۔ یہاں کے تمام جگہوں میں حکایات انوار سبیل
کی طرف تہج ہے۔

ایران دخت علم ہونا چاہئے۔ گرفتات
میں نہ ملا شاید شاہ میر میں سے نہیں

اصدال گمراہ کردن۔ بہا بر قیمت
بفروخت رفتن پوچھے جانا قدر ہونا۔

نوبت بہ بزرگان نمیرسد بوجہ کثرت بزرگان
بزرگوں کی قدر کی نوبت نہیں آتی۔

احاد الناس معمولی آدمی۔
ظہیر شاہ و جہانت

پو و مراد علم

۲۶۷

ان خدا سخن کردن خدا کی باتیں کرنا۔ اس کی کہن
اور ذات کو بتانا۔

برائے خدا سخن کردن۔ قرینہ الی اللہ
عمل کا ہونا۔

کار خرد عقل کا معیار کتاب میں بتیں اب گستاخوں کو
عقل سے جانچتے ہیں۔

نیت پہلے قول تھا فعل نہ تھا۔ اب فعل کے تحت
میں قول ہے یعنی زبان پابند ارادہ قلبی ہے۔

در اقبال زدن جو یاسے اقبال ہونا۔

اقبال حلقہ بدست اقبال ملازم باب ہے۔

۲۷۳

نقطہ نہادن نشان لگانا۔ خط کھینچنا

بے تمیزی مراد بچودی۔

شیشہ دل۔ نازک دل

عیار جانچ اہلیت اہلیت نغمہ

تا بگردان چہ رسد پھر جو اندر کیوں ڈرنے لگا۔

بکار بستن عمل کرنا۔

آواز کمر دل۔ بلانا

غٹھائے رفتہ رفتہ آغاز میکند گئے ہوئے

غول کو پھر سے شروع کرتا ہے۔ جیسا کتاب میں لکھا

ہے۔ اس کا ترجمہ تمام گئے ہوئے غول کو پھر ملاتا ہے۔

زیاق فاروق۔ ایک دفع زہر داکا نام چونکہ سموم

میں سے زہر کو نکال دیتی ہے۔ اسلئے فاروق اسکی صفت ہے

سراب دریا نما کنایہ از دنیا

بے زبانان جانوران۔ کلیدہ و دمنہ میں ہر

حکایت جانوروں کے منہ سے ہے۔

بادشاہ مراد صاحب فہم

قاصد۔ مراد مترجم۔ یا تحت

سیر بستہ ناز سربستہ۔ مراد مشکلات

پردگی شہستان ماراد۔ مراد معانی

بروسئے روز انداختن۔ ظاہر کردن۔ و

قابل انداختن لذرانیت اکبر۔

۲۷۴

لغزش عنبری مراد انسان

موطن تقلید می۔ مراد دنیا یا جسم

ہمیولی جو ہر محدود قابل صورت۔ نزد صوفیہ عیان بہتہ

وزد متکلمین حقائق استیا

وانا مراد کتاب کلیدہ و دمنہ

از ہند جہا افتادہ و باز ہند آبدہ یعنی حکیم

بزرگوں اس کتاب کو ہندوستان سے نوشیرواں کے

پاس لیگیا۔ اب حکیم اکبر پھر اس کو ابو الفضل عیار دانش

کی صورت میں ہند میں لے آئے۔

زیمی معلمہ بیاش منقش

علم منشا آیت علم انت و یہاں سے نیرو سے تاک

جو جلد ہے غور طلب ہے۔

و بیا چہ معنوی۔ مراد عیار دانش

اما سبب لیکن اکبر نے اسے سہل عبارت میں

تجربہ سے لکھوا کر ایسا کر دیا۔ کہ اب اس زمانہ کے

عوام بھی اسے سمجھ سکتے ہیں۔

۲۷۵

ادانی جمع ادنی کمتران

مساہمت برابری و شرکت

تقبیل بوسیدن

متر سحان روزگار مستفین زمانہ

ذرہ سے مراد عبارت ناچیز یا مدح

رویت فکر و تامل کروں۔ یعنی لوگ محاسن اکبریں

عجز و تامل کریں۔

ارارت خودنائی

مباہات فخر کروں۔

ستمگاران عربہ جسے اکبر پر طعن کرنے والے

برز و نیہ نام حکیم مترجم اول کتابیہ و دس نہ بیجلہ
بھی غور طلب ہے۔

۲۶۹

روز بازار رونق باذن مرد حہ پنکھا
لوبہ آرزو و امید سیاح پیراک
گذارہ گذر آن درگاہ اسے درگاہ تجرد
ایں سرایستان کنایہ از صلح کلی
ازیں۔ عدم حصول سامان تجرد قبل از موت
نقد فی الحال۔ موجود
تسمیہ اودھار۔ آئندہ
سیر و شغلی مخالف قاعدہ اگر چند ہر چند
۲۷۰

چربان یا بد عابری شود بروز ناہر
خسیران نقصان۔ زیان
نقش مخدق

از چیرے بر آوردن۔ اس سے خارج کرنا
مجبوران اسدخا۔ او مراد مخلوق خصوصاً انسان
قاسرہ غالب داور نام کم مراد خدا
منقادہ ثانیہ مراد معقولہ و مکشونہ و منقولہ
ناقدر پر کھنے دان بصیر بینا

مستبصر طالب بینائی
رعونہ خود آرائی۔

یکسو محض خالص۔ نیٹ
خود دشمن اپنی ذات کا دشمن
دلیل بندہ بندہ دلیل

نقش بند غیب اللہ
ممنون ابدان ابتداء ایجاد
بہا کے افسوس افسوس

۲۷۱

مہش مخفف ہوش مساوی برابر
ہمنخواہ جفت و نظیر فنون بلا اقسام مناسب
و آن در عالمکد آن زندہ خرقہ
دوش کتف شانه طاؤسی مراد تربیت
سر انجام مراد المہینان رستم نشان
آموزی تعلیم آموزش نقلم
خدا یا بان یا بندگان خدا۔ خدا رسیدگان
اندیشہ نام ممکن خیال محال
جلت عظمتہ بزرگ ہے عظمت اس کی

۲۷۲

ذو فنون مکار متمیز صاحب تمیز
بے ہنجاری بے راہی نہ دلی تمنا کے باطن
اجازت صورتی حمیائی اسباب ظاہری
دور ہم سپری شد زندگی بہ آخر رسید
ایں مجموعہ مراد کجکول۔

تہی میان پوچ و پھر
دانش رسمی علم ظاہری
نشہ جامعہ تجرد و تعلق
گنجینہ غیر منتہی معانی
ایلتار دھاوا۔ مارچ
داعیہ خواہش۔ مراد انتخاب منتہی

جہد - ضد ہزل

باتی حال بر حال اثابیت خودی و مہی
خدا نفع - جمع خدایت مکرو فریب

۲۶۶

مدق الطبع اسے نفس مدنی الطبع
ناشنائے نامہ

گزیدہ یودوم منتخب کردہ یودوم -
چون - بگو - نزہت پاکیزگی
ناشنائی گرسنگی

معالیہ تا فہم - مراد دل -
اشتمالات - تفرقات کوئی ہستی
صحراے کوئی - دنیا

جو بند گان علوم - طالب علماں
دریافت متداولات تحصیل درس راج
مست گشت مراد فارغ شد

مطارحات سخن پیش نہاد - ایک دوسرے کو پچھارنا
مراد پڑھنا پڑھانا بحث و مباحثہ مناظرہ
اسباب بد مستی تحصیل علوم جو سب ضروری
ہوتی ہے -

رگ گردن - مراد تکبر و غرور
شعخ - حجام

التفطیحین - حفظ لذت - بہرہ
مہتمما - آرزو مراد تصنیف

ولادہ نشانی حصول عقل و تمیز
رایات علم ہا - یا - آیات نشانیہا

۲۶۷

در بر گرفتار حاصل ہونا
گزارندگان سخن ناخماں و ناخزاں
سفرہ خوان

خوش آمد پسندیدہ
از دعام - بچوم - مرآۃ آئینہ
مرتبہ فراز تک ایک درجہ بڑھ کے

نچہ سمندر کا گہرا مقام
خدا صحتی - ربائی مراد موت
عقبن بودار - سڑا
مقصود مراد وصول الی اللہ

پیوندی بیایے خطاب والشمہ معلومات

۲۶۸

واگو بہ تقریر تشریح نثر نثراندرہ و غلگین
بین الخیرین کیونکہ ابو الفضل خیر غالب ہی نہیں
بلکہ خیر محض کے قائل ہیں -

خراشیدہ دل گشت دل میں خواہش پیدا ہوئی
پس کو چہ چھڑیاں - چور راستہ
گلخن بضم آتشخانہ بستی -

قبض و بسط تنگی و فراخی یہ دونوں حالتیں ہیں
جو دل ساکب پر وارد ہوتی ہیں -

گداے گلخن مراد اہل قبض -

طبیب شادی مراد اہل بسط
پیار شناس طبیب نفس

فراوان داند حکمت فراوان داند

میں لکھتے ہیں۔ وہ گویا ہمزہ والف میں تمیز کر کے دو
حرف قرار دیتے ہیں۔ لہذا انیس حرف ہوجاتے ہیں۔
دل لام الف حرف دل کے اسم یعنی لام میں
ایچ کا حرف الف اور (ل) کے اسم یعنی الف کے
ایچ کا حرف لام ہے۔ اس اتحاد قلبی کی وجہ سے الف
ساکن کو لام کے ساتھ یعنی لا لکھتے ہیں۔

پیش حرف یعنی حرف کے بائیں پہلو میں نقطہ
لگاتے تھے۔ مگر حرف سے غیر روشنائی کا
اعجاز ازالہ اشتباہ کل حروف تہی کو معجم اس لئے
لکھتے ہیں۔ کہ جس طرح نقطہ سے رفع اشتباہ ہوتا
ہے اسی طرح نقطہ ہوتے سے بھی اشتباہ دور ہوجاتا ہے
حرکات فتح و کسر و ضم بصورت موجودہ کے موجود

خلیل ابن احمد واضح عرص عربی ہیں۔

مخطوط و متہج خوش حسن مطلق صنع الہی
حسن مقید مصنوع

از رنگ کتاب تصادیرانی

صرق معنی وضعی پیوند لگایا یا ملاح الہم
تندہ خرقہ۔ در طری۔

روزستان مراد مرقع بوجہ روشنی خط

سودائی صورت خط بلحاظ روشنائی

عقل۔ حالانکہ سودائی مزاج محبوب ہوتا ہے مگر
خط سودائی ہو کر عقل رکھتا ہے۔

پیاض بلحاظ سپیدی کا غذا یا نور آگاہی

خط ریش بلحاظ سیاہی عارض رخسار

عنج و دلال ناز و ادا۔

خیرت۔ بکسر دانائی

سروین۔ ابتدا و انتہا۔

پنج دریکچہ۔ اس خمسہ

احتفاظ برون۔ حظ یا فتن

ہفت ہزار سی۔ ابو الفضل کے زمانہ تک

سن پہلو آدم سات ہزار تھا۔

شش دانگ۔ بمعنی تمام و کمال جس طرح اردو

میں میں یا سولہ آئے معنی کامل ہے۔

یک دانگ۔ ۱/۱۶ این مقالہ واضح خط

یا قوت مستعصم نام کتاب مستعصم بالید قطیف عباسی

دو دانگ ۲/۱۶ = ۱/۸

پید طولی۔ کمال صارت

گذرایندہ سبقت دادہ

بدائع نادرات صفت نگارندگان

گرفت گھیر لیا۔

صاحبقران امیر تیمور

حرب وضع خاطر می البند یعنی میر علی کے

موجد خط نستعلیق ہونے میں مجھے کلام ہے۔

نام بر آوردن شہرت حاصل کرنا

شک حسن و مزہ۔ چہرہ دستی غلبہ

صراحت خضوع قتل و ضعف عاجزی

الو البدائع مراد ابو الفضل۔

محمد - ضد ہزل
پانچویں حال بہر حال اثابیت خودی و مہی
خدا لے - جمیع مذہبیت مکر و فریب

۲۶۶

مدنی الطبع اے نفس مدنی الطبع
ناشنا - نئے نام

گزیدہ یودم منتخب کردہ بودم -

چون - بگوئے نہ بہت پاکیزگی

ناشناختنی گرسنگی

معاہدہ تا فہم - مراد دل -

اشتمات - متفرقات کوئی ہستی

صحرا - کوئی - دنیا

جویدگان علوم - طالب علما

در یافت متداولات تحصیل درس رائج

مستگشت مراد فارغ شد

مرطبات حیات سخن پیش نہاد - ایک دیر کو بچاڑا

مراد پڑھنا پڑھانا بحث و مباحثہ مناظرہ

اسباب بدستنی تحصیل علوم جو سبب مغروری

ہوتی ہے -

رگ گردن - میرزا تکبر و غرور

شیخ مجاہد

التفط حیدر - حفظ لذت - بہرہ

مہتمما - آرزو مراد تصنیف

ولادت ثانی حصول عقل و تمیز

رایات علم - یا - آیات نشانیہا

۲۶۷

در بر گرفتار حاصل ہونا

گزارندگان سخن ناظمین و ناظران

سفرہ خوان

خوش آمد پسندیدہ

از دعام - ہجوم مرآۃ آئینہ

مرتبہ فراز تک ایک درجہ بڑھ کے -

لجہ سمندر کا گرامقام

خلاصہ - رائی مراد موت

عقبن بودار - سڑا

مقصود مراد وصول الی الد

پیوندی بیابان خطاب و الشہ معلومات

۲۶۸

واگوہ تقریر تشریح نثر و نثر و غمگین

بین الخیرین کیونکہ ابو الفضل خیر غالب ہی نہیں

بلکہ خیر محض کے قائل ہیں -

خراشیدہ دل گشت دل میں خواہش پیدا ہو

پس کوچہ چھڑیاں - چور راستہ

گلخن بضم تشنہ - بستی -

قبض و بسط تنگی و فراخی یہ دونوں حالتیں

جودل ساک پر وارد ہوتی ہیں -

گداے گلخن مراد اہل قبض -

طبییب شادی مراد اہل بسط

پیار شناس طبییب نفس

فراوان داند حکمت فراوان داند

عنخ و دلال نازدادا۔

خیرت۔ بکسر دانائی

مسرور بن۔ ابتدا و انتہا۔

پنج در کچھ۔ اس خمسہ

انتظام ظہرون۔ حظ یا فتن

مہفت ہزار می۔ ابو الفضل کے زمانہ تک

سن پہلو آدم سات ہزار تھا۔

شش دانگ۔ بمعنی تمام و کمال جس طرح اُردو

میں میں یا سولہ آنے بمعنی کامل ہے۔

بیک دانگ۔ $\frac{1}{4}$ ابن مقفہ واضع خط

یا قوت مستعصمی نام کتاب مستعصم بالید قلیفہ عباسی

۲۶۴

دو دانگ۔ $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{4}$

ید طولی۔ کمال عمارت

گذرا بندہ سبقت دادہ

بدائع نادرات صفت نگارندگان

گرفت بکھر لیا۔

صاحبقران امیر تیمور

حرب و وضع خاطر می البند یعنی میر علی کے

موعید خط نستعلیق ہوئے میں مجھے کلام ہے۔

نام بر آوردن شہرت حاصل کرنا

۲۶۵

شک حسن و مزہ۔ چہرہ دستی غلبہ

ضرعت خضوع و تذلل وضعف عاجزی

ابو البدائع مراد ابو الفضل۔

میں لکھتے ہیں۔ وہ گویا ہمزہ والہ میں تمیز کر کے دو

حرف قرار دیتے ہیں۔ لہذا انہیں حرف ہدایت ہیں۔

دل لام الف حرف دل کے اسم یعنی لام میں

پنج کا حرف الف اور (ل) کے اسم یعنی الف کے

پنج کا حرف لام ہے۔ اس اتحاد قلبی کی وجہ سے الف

ساکن کو لام کے ساتھ یعنی لا لکھتے ہیں۔

پیش حرف یعنی حرف کے بائیں پہلو میں نقطہ

لگاتے تھے۔ مگر حرف سے غیر روشنائی کا

اعجاز اسم ازالہ اشتباہ۔ کل حروف تہی کو معجم اس لئے

کہتے ہیں کہ جس طرح نقطہ سے رفع اشتباہ ہوتا

ہے اسی طرح نقطہ ہوتے سے بھی اشتباہ دور ہو جاتا ہے

حرکات فتح و کسر و ضم بصورت موجودہ کے موجب

خلیل ابن احمد واضع عروض عربی ہیں۔

مخطوط و مہج خوش حسن مطلق صنع الی

حسن منقید مصنوع

ارژنگ کتاب تصادیر مانی

مرفق معنی وضعی پیوند لگا ہوا یا ملاح الہم

ژندہ خرقہ۔ کہ طری۔

روزستان مراد مرفق بوجہ روشنی خط

سودائی صورت خط بلحاظ روشنائی

عقل۔ حالانکہ سودائی مزاج محبوں ہوتا ہے مگر

حظ سودائی ہو کر عقل رکھتا ہے۔

پیاض بلحاظ سپیدی کا غذا یا نور آگاہی

خط ریش بلحاظ سیاہی عارض رخسار

۲۶۳

تعمیر کردن - ترتیب دینا - جرنا - چھپانا

YDA

۲۵۹
اَرْمُغانِ اَرْمُغانِ تحفه و سوغات و عراضہ
و پیشکش۔

صورت پیتاں ظاہریت۔

نارسیدنی چشم حفاظت نظر بد

بابان روشنی - مراد مضامین

افتادگی۔ پڑا ہوتا خط کا کتاب میں پڑا رہتا
ظاہر ہے۔

دو ای۔ کتابوں کا انتہائی پھرنا بھی نہیں

فہمیں
جاماندگی
تجربہ پر

قلم کو شکی کے ساتھ۔ اور دولت کو بچہ کے ساتھ استغناء
کیا ہے قلم شک چیز ہے۔ اور دولت حق ہے۔

مکمل نشادیں - نہیں کرنا - اور ترنا - فروکش ہونا۔

دارالملک تحقیقت سے مراد دل ہے۔

۵۰ نورده ساکک ربر و روبرو مینون بابت

جو یاسے آگاہی طالب علم

۲۴۰

۲۶-
توقيع - نشان و فرمانات اورسات خطوں میں

ایک خط کا نام

ذمی صورت صاحبِ صورت آن ذمی صورت
ہو اور اس سخن ساخت نفس و ہوا ہی سبب تکلم ہے
گاہ سخن را خاک کینہ کہ کتاب حاصل کلام ایک بیت
میں خاک ہو جاتی ہے۔

میں نے اس کو بھی دیا ہے۔
 مصنوع ایزدی۔ مراد حرف۔ کیونکہ ازل میں قلم
 کو لکھنے کا حکم ہوا تھا۔

271

آن مراد موت صواب سخت

منتقما دم شکر انبوالا

تجوز نمودن مجاز کو دخل دینا

فلح ملی ہوئی دو چیزوں کا زر کے ساتھ الگ ہونا۔

قرع۔ دو چیزوں کا زور سے ملنا۔

سحبیب فریب۔ ہوائے مہم جو سے مراد ہے۔

سبب بعید قلع یا قرع غنیف سے مراد ہے

عارضی سے مراد کیفیت اور مزاجیہ ہے مراد صوت

مفتاح - نام کتاب مستفید بو علی سینا -

بہترین - روشن و واضح

شیر ذره صوریست حروف متشابه الاشکال بعید

تشتی و جیح - دز - رز - سش - صص - من -

ظ-ع-ع-ع میں سے دس حروف متشابه لکھے گئے

بارود دیا جائے گا۔

م و الف کو جب چلوگ سرزدانت ایتنی

دیسرہ گرامی معنی نخستین خرد یعنی عقل اول (اہل ہند
کہتے ہیں کہ پیر یعنی مرشد فارسی میں نہیں) فرہنگ
انجمن آراءے ناصری۔

مرشد ہادی چشم و چراغ عزیز
گوشتین یعنی مرکب از گوشت طراز زینت
نبالہ نہ نازد۔ فخر کنند نقش موجودات
نقاش پرستان خدا پرستان راہ زدن اور طینا
انباز شریک داد اور خدا

دادار دست مراد اکبر
شب نشین مرتاض وقائم السیل

۲۵۷

بزم افروز صفت نور۔ یا۔ نور افروز بزم نور افروز
اسم فاعل ترکیبی اور یہ مصناف طرف بزم کے بعوض
اول۔ نیز چمانتاب کے مطابق ہے اس لئے صورت
ثانی سے بہتر ہے

ایدی جمع ید یعنی دست دلوا اسی جمع نادیمینی
پیشانی۔

خوانا سے خطوط ایدی دلوا اسی نوشتہ
تقدیر کا پڑھ لیتے والا۔ دانائے اسرار حقیقہ مراد
اس سے اکبر

انفسی عالم مجردات آفاقی عالم عنصریات
نظم سیر نظر کی ایسی سیر کرنے والا اسے سریع السیر
یا سیر کنندہ نظریات
خرد خورش بس کی سواری عقل ہو۔
رقم سنج دانندہ تحریر و نقوش۔

برخوردار یعنی تمتع و فائدہ برداری۔ استفادہ
غرہ ناصیہ سپیدی پیشانی یہ اصطلاح گھوڑے
سے لے گئی ہے جس گھوڑی کی پیشانی درہم نعلی
سے زیادہ سپید ہو اسے سعید و مبارک
سمجھتے ہیں۔

قرہ باصرہ شکی چشم۔ آنکھوں کی ٹھنڈک کو اچھا
سمجھتے ہیں۔

مستوثق وثوق و اعتماد چاہنے والا۔

مرضیات پسند گیہا ظلیل دراز
پیری صوری۔ درازی عمر

پیری معنوی۔ نہائل حمیدہ

خدمت جو خادم لطاق کرچکا

دید۔ نظر چندین بنا۔ ترجمہ کم تجربہ

مراتب چہارگانہ اخلاص و محبت کل ضائے
کل صلح کل تقویٰ کل۔ یا۔ جان و مال و آبرو
و دین رب کو وہ دوست میں تھک دینا۔

۲۵۸

مہنہ۔ خردینیدہ پتہ راز
تلوٹ دورگی۔ ظاہر نور ساطق

مظاہر شیون و نمون۔ موجودات

شعشعہ نور الاماء اعلیٰ عالم بالا

مانی و لوتی۔ من و تو۔ مراد دوئی

مجاہدی جمع معنی جلوہ گاہ۔ اقتضا و آتش

نشاء عالم حسن و مثال دوست زندگان حسن
ہندسہ۔ شکل۔

آج شہبشاہ حقیقت و آن بوستان پیرا
آگہی و نوں سے مراد تصانیف فیضی یا ذات
فیضی۔

بوستان پیرا یا بوستان سرا اول یعنی باغبان و
عاقبت یعنی غائبانہ شوریدہ خط بدخط شکستہ خط
دو دو جو یا فی سعی تلاش
و شوارخوان جو مشکل سے بڑھا جائے۔

چہرہ افروز شد مراد بدست آمد

ہمزبان۔ ہم صحبت۔ ہم نشین۔ یار موافق
راز گوئی کشستن مراد یہ ہے کہ مرآۃ القلوب
کے اشعار بدخط پڑھنے میں فیضی کے پاروں سے
مشورہ کیا۔ اور مدلی۔

۲۵۵

لخت لخت گردانیدن متقسم باقسام کردن
ہر طائفہ ہر صنف کلام کار و چہری یا گار تہنچی
سر سخن عنوان لہجہ آگہی مراد مسودہ اصلی
سخن شناساں مراد ہمدان و ث گردان فیضی
برادر زادہ مراد کلام فیضی اس گروہ ہمدان فیضی
پراوازہ مراد طرب اندوز کیلئے آوازہ یعنی نغمہ ہے
نقد کس پاکی و طہارت مراد معفرت و
نجات و نیکنامی

آل نورانی پیکر مراد فیضی یا کتاب مرکز ادوار
صفا رخ سوراخ گوش مفتح نام معجزہ نزحت انگیز
دیر باز مدت دراز و اس صفت نامہ است
بطور تقابل

بہا نام میرا حقیقت فیضی ابو الفضل مطبوعہ نو لکھنؤ
میں بہا نام کے معنی بہا شتم لکھتے ہیں۔ شاید اس
مصرع کے معنی یہ قرار دئے ہوں کہ بہا نام بہا
نام آوردار یعنی اس نامہ نامور کی وجہ سے
اکبر کو مدت دراز تک میں نے نام آورد کر دیا یا
یا یہ نامہ نام فیضی راہ فیضی تادیت دراز گذشتہ میں
یا الفاظ موجودہ اس مصرع کے کوئی معنی نہیں سمجھ
سکتا۔ لہذا ابی اشعار کو تصنیف ابو الفضل مان کے
اس مصرع کی ترمیم اس طرح کی ہے

بہا نام دریں نام آورد دراز

یعنی اس نامہ نامور مرکز ادوار (دیر باز) کی ترتیب
کی وجہ سے میں اس دنیا میں مدت دراز تک نام آورد
ہوں گا۔ اس ترمیم و معنی پر اطمینان اب یہی نہیں۔

خط بیہی کشیدن اظہار عجز کردن
نقاش حدوث و مصورا مکان کنایہ از انسان
ایں کار شگرت مراد حمد و ثنائے الہی۔

مجردات ارواح مادیات اجسام

۲۵۶

مرفق موجودات کنایہ از انسان
غیر منتہی۔ خدائے ابدی و سرمدی منتہی انسان
دست آور ذمیدہ خط تحریر
بگز ماہتاب پیوون۔ گزوں سے چاندنی تاپتا
کنایہ از کار عبث و بیودہ کردن۔

قاصر مخط ناتس پرویاں قوت و طاقت
پیر یا پیر خلیفہ و امجد و جانشین، ارباب طریقت

ان کے جواب میں امیر خسرو اور مولوی جامی
نے بھی مثنویاں کہی ہیں۔

۲۵۱

ملک و ملکوت ہر دو عالم پیشیاں خراب
بشمیدہ بمیدہ والا بچی بلند ارادگی
گردہ خاک باد سجان قافیہ پیائے شاعران
پتھ کاخ والا اساس کنایہ جمنہ فیضی
آویزہ نمہ

۲۵۲

والغوٹہ گلگوٹہ وغانہ رام روز بستد کیم ہرہ
بازار بر خواب ہنادن خواب کثیر آوردن
گرمی ستندی و سرگرمی پدر افلاک
مادر زمین جان دوم مراد معرفت و عشق
مخلوقہ گوئی دشوار گوئی نا طورہ معشوقہ
فرد بستگان مقاصد اہل غرض

۲۵۳

خاطر از چیزے برگزین اُس چیز سے دل
اُچاٹ ہو جانا۔

جہاں نور دان مسافران و صادران
بیجا ہش بے غرض غریو شور
بر چیزے آستین افشاندن ترک آن چیز
گفتن

صاعقہ ریز برق خرم ہی سوز دل افروز کنایہ از فیضی
یاد دل افروز یعنی دلسوز صفت ہجر
تاریک شد از ہجر دل افروز و زم تاریک شد

راز پذیر شیر و مستشار آویزش جھگڑا
انتظار انتظار مرگ جگر بالودن منتظر دادن جگر
ناخن بدل نون و لجنہ شی کردار مراد عمل صبر
پیادری بر خاستن مانع غم نگر دیدن
افروزینہ جس سے آگ روشن کریں جیسے غار خوش و غیرہ
شورش آشفتنی و پریشانی

۲۵۴

گریوۃ پہاڑی پستہ لیلہ اندرز نصیحت
آبلہ پائے قرار بے چین۔ عاجز۔ مجبور ناقابل نقا
گذاردہ شد لگایا گیا۔ مشغول کیا گیا۔

راستہ بندی سپہ یعنی سپاہ و فوج و بد بفتح بے موعدہ
معنی داندہ و صاحب یعنی سپہدار و سردار جیسے
مؤید کہ اصل میں مثنویاں یعنی بزرگ مغان ہے۔

سپہ خانہ ستم زار اندھیرنگی مراد دنیا
نفس برکشیدن سانس لین۔ دم لینا
یارب کلمہ تعجب یاربہائے فریاد

ہزار دلہ متردد و مشتعل و اژدہا و عکس
حکمتہائے اوداکا مرجع جذاہے

دریں بستان اشارہ بظرف حکمتہائے الہی
پڑمان پڑ مردہ و افسردہ

گرد آوری۔ فراہم آوردن

شنا سانی معرفت و شہرت

دل صد جاے درگوشہ مشغول اشغال کثیرہ

تازہ رویان و نور سال دونوں سے مراد
کلام فیضی

مرگستان جان کنان خواہش مضامین متالیش
امراو اظہار تمنا

ہجرات اسفلہ برادر مراد مذرت اہل دنیا
جاسجا افتادون پریشان اور تتر بتر ہونا۔

ابو الغریب افریسی

نتی شدنی تخلیہ ردائل۔ یا مرگ

پرشدنی تخلیہ فضائل و کسب کمالات

پرشدنی معرفت سے بھر جانا۔

نتی شدنی ترک تعلق دنیوی۔ اور اس جلد میں

صفت طرد و عکس ہے۔

روزگار دست نوازش الخ زمانہ بہت کچھ

اپنی باطل کاری پر فخر کرے گا۔ کہ محقق طوسی ایسے

باکمال کو دوسروں پر معترض بنا دیا۔ اور اب تو

اُسے اور بھی اپنے اوپر ناز ہوگا۔ کہ میرا انبیاء کا

صلح کل مرے ہوؤں سے جھگڑ رہا ہے۔ یعنی جو

اعتراض مجھے محقق پر ہے۔ میں خود اس کا مرتکب

ہو رہا ہوں۔ یہ عبارت بھی تھوڑی دوز تک پہنچ

ہے۔

خدلیت۔ کرو فریب

سرسام۔ معنی ترکیبی درم یا مرع سر۔ چونکہ اس

بیاری میں ہوش بجا نہیں ہوتے۔ اس لئے لازمی

معنی خلل دماغ میں۔

۲۴۹

منیقہ نوشتہ نمقہ اس کو لکھا

مجبور استعداد مراد انسان جس کو کچھ اختیار نہیں

وسط المطالب متوسط میاں تجرود تعلق

نشیب سے مراد توسط ہے کیونکہ فراز کے مقابلہ

میں توسط بھی نشیب ہے۔ معنی مفید اس محل پر

توسط ہیں۔ طلب طلب معرفت خدا

ثبات پائی تاکہ مانم و سور عالم سے متزلزل نہ

ہو جاؤں

شہر عشقائی تاکہ بواسطت بازوئے فنا اڑ

کے خدا تک پہنچ سکوں۔

بود۔ اس کا فاعل مشتاق ہے۔

شد یعنی مجموعہ حکما بحت افزا شد

خط معشوش خط خراب۔ کتابت بد

داشت فاعل مجموعہ حکما

روز بازار فطرت باعث رونق خود

مختدر است پردہ نشینان متیق پردہ

نور پذیری مراد استفادہ و مطالعہ

ازیں لباس مراد عبارت یونانی یا عربی دقیق

۲۵۰

پروگیاں آسمانی مخدرات معانی۔ مضامین

طراز نقش کند۔ نوید بیگانہ نو تازہ

آشنا رومانوس بیگانہ نامانوس

گو نیا ایک لکڑی مثل مثل قائم الاویہ جس سے

معار گوشہ دیوار کی کچی اور راستی دیکھتے ہیں بعض

نے بمعنی رشتہ معارفان (ساہول) لکھا ہے۔

خمسہ نظامی گنجوی کی پانچ مثنویاں۔ مخزن اسرار

خسرو شیریں۔ بلی محبوبوں۔ ہفت پیکر سکندر نامہ

مکیشاید حاصل نمیشود

۲۳۵

اشباح جمع شمع کالبدش ویکہ

دریا فتنگی معلومات مشطریے جزوے

مواجد معلومات - ادراکات - حاصلات

شہودی عینی وجدانی قلبی

اصنام مراد کلام وقت فرصت

راست آمدن مناسب و سزاوار افتادن

صنعی معشوقی عزیزی نام بتے - مراد کلام

شعب شور سرہ خوب و خالص

نادیدہ ورنابینا - جابل - بیائے تنکیر و مصدزی دونوں

طرح صحیح ہو سکتا ہے -

قحجہ زن بدکار - فاحشہ

باکے نیت پر دائے نیست -

صفحہ ۲۳۶

ابن ابوالمدین ہجائندہ سے مراد انوری یا دیوان

انوری (انوری) جو کا استاد مانا جاتا ہے

چہ کشاید کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے -

ابوالاجداد عبارت بوجہ لفاظی و عدم خوبی معنوی

دیوان انوری مراد ہے -

مدار اسے سوداگری - ارتکاب امرے بہ امید

نفع خود نہ بخلوس نیت

بزم رنگین عام فریب کنایہ از دیوان خیر قاریابی

در عمل داشتن مطالعہ میں رکھنا

برداشتن فرمود انتخاب کا حکم دیا - فاعل فرمود

کار فرمائے ایزدی

ادانی کون پستان ہستی

رجع القہقری پچھنے پاؤں پلٹنا

باد پچایان مدح - شرائے مدح گو

تجرو نژاد بمعنی آزاد

۲۳۷

ما من اصلی - مقام بقا عذب - شیریں

را بحیثیت - نفع و فائدہ -

سنائی قصیدہ گو و سنائی مثنوی گو کوئی دو فاقہ

نہیں - بلکہ یہی ابوالمجد محمد آدم السنائی ہیں - پہلے شاہان

وامرا کی مدح میں قصائد کہا کرتے تھے - ایک

دیوانے کی باتوں سے ترک دنیا کر کے فقیر بن گئے

ان کی کتاب مثنوی عدلیۃ الحقیقہ تصوف میں مثنوی

معنوی سے بہتر سمجھی جاتی ہے - بلکہ مولوی معنی

خود ان کے مدح ہیں -

مہین برادر حکیم خاقانی حکیم سنائی غزنوی کو مدح

گوئی کی وجہ سے خاقانی کا بڑا بھائی کہا ہے - کیونکہ

خاقانی سے بڑھ کے پہلے انہوں نے قصائد مدحیہ

کہے ہیں -

حکیم حقائق - مراد سنائی بحیثیت قصیدہ گوئی

حکیم مجدد مراد حکیم سنائی بحیثیت مثنوی گوئی

مستند مست لہضم بمعنی غم و اندوہ - دمنہ کلمہ تصات

سے مرکب ہے - لہذا اس کے معنی غمگین و ادغوا

کے ہوئے -

۲۳۸

فطرۃ خلقت - خرد

تلبیس - شب میں ڈالنا

مدحستان - مراد مثنوی تحفۃ العراقین خانقانی

۲۲۱

برداشتہ منتخب

چهارسو - بازار - چوک - گزین منتخب پسندیدہ

دیہیم تاج و تخت

قللوز - سوار گشتی - پتروں - یہاں مراد رہنا -

آفتابانی کار آفتاب

سربدلو ار آمدن ختم ہو جانا - سردلو ار سے ٹکرانا

در آونختن لپٹ پڑنا - الجھ پڑنا - لونا جھکڑنا

کہنہ خمیہ کنایہ از آسمان

سنرون عقیمہ - بانجھ - آبتن عالم

۲۲۲

چنانکہ آہ سے چنانچہ آہ بر آسمان میرسد

در سر آمدن ختم ہو جانا - چشک حکیم

رو در کشیدن - چھپ جانا - خفا ہو جانا

آسمانیاں - ملائک

وارستگی آزادی - برگریز خال

یکرو غیر منافق - موافق -

کارسترگ مراد انتخاب نامائے باستانی

پر اگندہ وقت پریشان روزگار

بے آزر می بے شرعی - ناشتا گرسنہ

گرسنہ چشمی اشتہا - ندیدہ پن

پیغارہ طعنہ - خردہ گیر مکہ چین و معرین

۲۲۳

سرخوشاں مستان

سربنگ آمدن - سر پتھر سے ٹکرا جانا - بے قرار

ہونا -

ولولہ شور و غوغا - یا اور معین

ایں بے آزر مر مراد از نفس امارہ - یہاں کی عبارت

بھی غور طلب ہے -

در لباس دادن چھپائے رہنا -

معاشرت مراد حضر - ہما جرت مراد سفر

ایں مزور مراد نفس مکار

طشت از بام افتادن - راز فاش ہونا -

ناخوشی بقدر ذرات جہان اتنی ناخوشی جو ذرات

عالم کے برابر ہو - یا ناخوشی قافورات جہاں را

پلید ہوائے عالم کی ناخوشی کو -

جزع و فزع بیقاری و خوف

۲۲۴

پا از کلیم در از کردن عدد و اندازہ سے متجاوز

ہو جانا -

مدرسہ تحیر مقام حیرت - ملاو اعلیٰ عالم بالا

قدوہ پیشا - فسحت گاہ منزل وسیع

عالم اطلاق رائی از تعلقات دنیا - آزادی

بہ از خود مرشد استاد - خرسندی قناعت

قوت - امکان - قابلیت -

بہ فعل آمدن بوجہ آمدن -

لبشوراند بخوش آورد - گو قعر گڑھا

زواجہ جمع ناجر یعنی مان دسرزنش کنندہ
مرد فریب نامرد معشوق - کنایہ ازد دنیا
سرکردہ ایزدی مراد اکبر
صفحہ ۲۳۹

طالب علم مراد ابوالفضل انیس مراد ابوالفضل
حفیض پستی
زنی ہیئت و لباس
تنسيق و انتظام نظم و نسق - درستی کار

پدر و در کردن - رخصت کرنا - چھوڑنا -
خدا ع بکسر فاء معیہ کر - و خدا ع مکار
کتم پردہ و خفا - فارست
مناد مت ہنشی
دُہدی زخالص
مکون خدا - یا مکون بمعنی ہستی
مکونات صیح مکونات بمعنی مخلوقات
امکان مراد دنیا

زندیق بفتح عرب زندیک جو شخص یا بندہ احکام
زند ہو یعنی مجوسی - کافر - آنکہ حفظ مراتب نکند
صفحہ ۲۴۰

مکون و مکون راہم آنجا راہ نیست اس مرتبہ میں
مخلوق اور خالق دونوں کو دخل نہیں - کیونکہ اس
مقام پر پہنچے جو مطلق ہو جانا ہے -
درنیا فتن - سمجھ نہ سکنا -
مبیدع و مخترع موجد
سیہ کاری تحریر و بداعمالی
مکتوب مراد مفہوم و مضمون

شعبیان چونکہ اس مہینہ میں قبائل عرب متفرق
ہو جاتے تھے - کیونکہ شعب کے معانی اجتماع
و تفریق - و اصلاح و افساد کے ہیں - یہ لغات
اصدا میں سے ہے - اردو میں شبرات - شب
رات کہتے ہیں -

رمضان اس کا بیان ہو چکا - یہ سال کا نواں
مہینہ ہے -

سؤال اشارہ ہے مشتق ہے جس کے معنی دم
اٹھانا اونٹنی کا جفتی میں - میں - وقت وضع یہ زمانہ
اونٹنیوں کی سستی کا تھا - اور یہ مہینہ حج کے لئے جانے
کے واسطے پہلا مہینہ ہے - اردو میں عید اس
مہینہ کا نام ہے -

ذوالقعدہ چونکہ اس مہینہ میں عرب لڑائی سے
رک کر بیٹھ رہتے تھے - اس لئے کہ یہ ناہمائی
حرام میں سے ہے زار و دغالی
ذوالحجہ - کیونکہ اس مہینہ کے اول عشرہ میں حج
کرتے تھے اردو بکرید بقر عید
کالا سانان مراد معاملات

وارسیدن غور و فکر کرنا - خوب سمجھ لینا -
نڈکار نصیحت و یاد دہانی
نڈکر یاد دلانیو الا - ناصح
نفسہ چند مدت قلیل
عالمہ جا مراد دنیا

باط باستانی همان خانہ قدیمی کنایہ ازد دنیا
نہی سخن المختصر - المختصر حاصل یا کے اتنا تو ہے

اوٹ پٹانگ باتیں کرنا۔ اور بے نتیجہ کام کرنے کے
معنوں میں مستقل ہے۔

محرم خود م ساختہ مرار از دار خود ساختہ
علیہ بلند و برتر مشفق از علو۔ علی میں تائے تائیت
کا اضافہ ہے۔

صفحہ ۲۳۸

جہل مرکب نجانا اور پھر یہ جاننا کہ ہم جانتے ہیں۔

آنکس کہ نداند و نداند کہ نداند

در جہل مرکب ابدالہ صرہ بساند

جہل بسیط نجانا اس کے ساتھ یہ بھی جاننا کہ ہم
نہیں جانتے۔

آن درستی کا خود

این اٹناک دنیا

بغیر آن اسے بحسب تقدیر و اتفاق۔ یہ عبارت پیچیدہ
ہے۔ اس لئے قابل غور ہے۔

رمضان چونکہ وضع کے وقت اس زمانہ میں اس

مہینہ میں سخت گرمی حرارت آفتاب کی وجہ سے ہوا

کرتی تھی۔ اس لئے اس مہینہ کا نام رمضان رکھا

گیا۔ اس کی جمع رمضانات۔ رماضین۔ ارمضاو

ارمضتہ آتی ہے۔ اگر اس محل پر کل ماہ ماہ ماہ عربی

کی وجہ تشبیہ لکھ دوں۔ تو فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

محرم چونکہ اس مہینہ میں جنگ و فوجی حرام تھی

یہ عربی سال کا پہلا مہینہ ہے عربوں کا سال قمری

ہے۔ اور ان کی تاریخ اول شب سے بدل جاتی۔

ہے۔ جس طرح انگریزی تاریخ بارہ بجے رات سے

بدلتی ہے۔ چونکہ ترتیب وار لکھوں گا۔ اس لئے

ضرورت بتانے کی نہیں کہ یہ کونسا مہینہ سال کا ہے

صفر ماہ ماہے جوام رجب و ذیقعدہ و محرم کے

ختم ہو جانے کی وجہ سے عربوں کے گھر خالی ہو جاتے

تھے۔ کیونکہ لڑائی کے لئے گھروں سے نکل جاتے

تھے۔ صفر کے معنی خالی ہو جانا (اردو تیرہ تیری)

ربیع الاول و ربیع الآخر ان دونوں کو ملا کے

ربیعان کہتے ہیں۔ عرب ان ماہ ماہے بہار میں

خط بہار حاصل کرنے کے لئے باغوں میں رہتے

تھے۔ (اردو۔ بارہ وفات۔ اور۔ میران جی)

جمادی الاولیٰ و جمادی الآخری ان مہینوں

میں جاڑ آ جاتا تھا اور شدت کی سردی ہوتی تھی

اور پانی جم جاتا تھا (اردو مدار اور خواجہ مدین یعنی

خواجہ معین الدین)

رجب اسے عظم۔ اس مہینہ کی عرب عظمت

کرتے تھے چنانچہ اس کا نام شہر اللہ بھی ہے۔ بوجہ

تعظیم اس مہینہ میں بھی لڑائی حرام تھی۔ اس کا نام

اصحتم بھی ہے یعنی بہرا۔ کیونکہ اس مہینہ میں

فریادیوں کی فریاد اور ہتھیاروں کی پھنکار نہیں

کرتی تھی۔ اور اس کا نام اصعب ہے۔

کیونکہ اس مہینہ میں ریش (نزول) رحمت و

مغفرت باری کا خیال بندگان خدا پر تھا۔ چنانچہ

اس کی پندرہویں تاریخ کو روز استفتاح کہتے ہیں

لکھنؤ میں رجب اور بعض شہر یوپی میں شہر اللہ

کا ترجمہ کر کے خدا کا مہینہ کہتے ہیں۔

مرضی پسندیدہ

وادری الیمین صحرا دست راست جہاں موسیٰ کو آواز آئی تھی۔ اور اصطلاح تصوف میں طریقہ تصفیہ دل کہ قابل تجلی الہی و باعث مشاہدہ جمال حقیقی میگردد

کچکول کا سہ گدا مرکب کچ بمعنی خمیدہ اور کول بمعنی دوش و شانہ سے۔ اور کول بمعنی تالاب و حوض بھی ہے۔ چونکہ کا سہ گدا ٹیڑھا میڑھا ہوتا ہے اور کاندھے سے لٹکاتے ہیں۔ اس لئے یہ نام رکھا یا بمعنی حوض کچ چونکہ گدا اس سے پانی پینے کے ظرف کا بھی کام لیتے ہیں۔ اور ظرف آب سے بڑھتا ہے۔ اس لئے اسے کچکول کہا اس کا متبادل خچکول اور کشکول بھی مستعمل ہے۔ چونکہ فقیر سرگھر کی مختلف قسم کی بھیک کو کچکول میں رکھتے ہیں۔ اس لئے سفینہ مختلف المضامین کو بھی کچکول کہتے ہیں۔ اور یہاں یہی مراد ہے۔

ازاں از وادی الیمین

بزرگ زادہ مراد روح و نفس

دولتخانہ مراد ہمت

اولوش۔ دونوں داو بجائے حرکت ختمہ۔ پس

خوردہ (ترکی ہے) زدہ۔ بچا کچکا کھانا۔

ثاثر ایک سپید رنگ کی گھاس درمنہ سے مشابہ

تہایت بد مزہ اور ناگوار۔ اونٹ اسے کتنا ہی

چھاتا ہے زم نہیں ہوتی۔ اور بد مزہ ہونے کی

وجہ سے ٹکلی نہیں جاتی۔ اس لئے ثاثر خائیدن

یعنی سودا سے بنا ہے۔ چونکہ یہ مرض افزا ط سودا سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اس مرض کا یہ نام ہوا۔ مانیخو لیا اسی کا معرب ہے۔

سیاہ نمودن لکھنا۔ کالا کرنا۔

تکذب جنش و اضطراب و تردد

بدین تنوید برگزیدہ

برداشتن نقل و انتخاب کردن

آن مناسب طبیعت

خوش آمدہ مرغوب ہا۔ پسندیدہ

میابیت مشرب مراد اختلاف مسلک

مُسَوَّدَہ یا مُسَوَّدَہ سیاہ کیا ہوا۔ نوشتہ۔ محررہ

معاشرت با ہم زندگانی کردن۔ ہم صحبت بودن

عسرت نفیعت و پند۔

بازار کثرت تعلقات دنیوی۔ دنیا داری

مداہنت چرب زبانہ۔ چکنی چیرپی باتیں کرنا۔

زنی۔ ڈھیل۔

مساہلت سہل انکاری۔ سستی۔

قصب السبق آگے بڑھ جانے کا بالس جیت

کا نشان۔ انگریزی گول۔

اعتبار مراد ترفیع و جاہ دنیوی

اعاذنا اللہ پناہ میں رکھے (بچائے) خدائے

بزرگ و برتر ہمارے اور دوسروں کے شروں سے

صفحہ ۲۳۷

مزخرفات مزین باطل

لا طائل غیر مفید

فرہنگ

چونکہ ۱۶ صفحات کی حل لغات و اصطلاحات و کنایات و استعارات ترجمہ کے ساتھ لکھ چکا ہوں
کیونکہ پہلے پورا ترجمہ اسی ڈھنگ سے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر جب زیادہ طول ہوتے دیکھا۔ تو فرہنگ کو
ترک کیا۔ اب آخر میں صرف ضروری لغات و اصطلاحات وغیرہ کی فرہنگ لکھتا ہوں تاکہ طلحہ کیلئے
کچھ سہولت ہو جائے۔ مگر بہت سے الفاظ لکھے گئے ہوں گے۔ کیونکہ یہ یاد رہنا مشکل تھا۔ کہ
فلاں لفظ آچکا ہے۔

الوار قدم فیض الہی

صفحہ ۲۳۵

وقت مختلف زمانہ متغیر

جنون شوق مفرد مراد ہے

مؤرد و اعداد محل اعداد۔ اعداد سے مراد

تعلق و تجرود و نیاداری و دینداری

تو نگر خاطری۔ عالم علوم ہونا۔

دشمن مرکب ہے دو شمان بمعنی دو ضد سے

(انجمن آرا)

داد و شد لین دین مراد معاملات

سلطان وقت باضافت تشبہی جسے بیانی

کہتے ہیں یعنی۔ وقت کہ سلطان است

شرہ بمعنی حرص

صفحہ ۳۳۶

رسم عرف و مجاز

مالیجیولیا قسم از جنون۔ یونانی لفظ ملین بمعنی

زیادتی و افراط۔ اور کولیو بمعنی صفراء سیاہ

صفحہ ۲۳۳

والنگاہ۔ مزید برآں۔ علی الخصوص۔ پھر

ضراعت عاجزی و زاری

بمشابہ کلام۔ اتنا بڑا۔

گواہک۔ گڑھا۔ غار۔ کھڈ

ہمت دعا

صفحہ ۲۳۴

بہترین سفر مراد تجرود و غفلت

شیشہ جانی نزاکت و عدم تحمل

قبلہ جان معرفت۔ و ذات الہی

سوراخ کن رخنہ انداز

دکان کنایہ ازدنی

حزم بچنے کاری

وام بواو۔ قرض۔ مراد نعمت ہائے دنیا

گفت قول کار عمل

دل سپید قلب روشن

آثار قلم تحریر

تو پہچان لیگا وہ کھونٹا کھرا
مہ و تھر سے جیسے پیدا ہو نور

شنا سا کا گر مفر اچھا ہوا
ہنر کا ہے صاحب ہنر سے ظہور



نوٹ۔ اس کے بعد فرہنگ الفاظ مشککہ و تصحیح اغلاط طبع اصل کتاب موانع عمری
ابوالفضل اور ان کے کلام پر نقد و تبصرہ لکھنا باقی ہے۔ چونکہ اس وقت بہت کام سر پر
آپڑا ہے۔ اس لئے ان چیزوں کو دو سکر وقت پر محول کرتا ہوں۔ وین اللہ التوفیق

سید اولاد حسین شادان بگرامی

۱۸ مارچ ۱۹۳۰ء

سمندر۔ عالم و حاکم نیک ذات اس سے قانون سیکھتے ہیں۔ اور دین داران جویائے حق نامہ اعمال کی اس کے ذریعہ سے حفاظت کر کے عشرت اندوز ہوتے ہیں۔ ہر مال کے تاجر نفع حاصل کرنے کا قانون اس سے اخذ کرتے ہیں۔ اور جان نثاران میدان پہلوانی و سپہ گری ہمت و جرات سیکھنے کی تختی اسی سے پڑھتے ہیں۔ مرتاضان دانا نیکو کاری کا قانون اس سے حاصل کرتے ہیں مخلصان اقبال مند اس سے بے منتہی ذخیرے اور خزانے جمع کرتے ہیں۔ اور سیرگاہ حقیقت میں آرام لینے والے اس کی مدد سے کامیاب خواہش ہوتے ہیں۔

پس۔ مثنوی

لکھی ایک مینے یہ نادر کتاب کہ ہوں اُس سے ہر علم پر کامیاب
کس ایسے اس نامہ نغز کو کہ پڑھ کر اسے بوجلا مفر کو

ابن نعمتہ رنگا رنگ سے یہ نوید آور ہی ہے۔ اور دل سے متعاف و فروز ہوتا ہے۔ کہ انجام کار بھلائی پر ہوگا۔ اور سعادت دائمی معین ہوگی۔ اگر چہ مبارک کا بیٹا ابو الفضل فی الجہاں محل اضراد اور نصیحت نامہ اہل جہان ہو رہا ہے۔ اور بیت و کینہ کا ہنگامہ اس کی وجہ سے ہیجان میں ہے۔ غدا پرستان حقیقت جو اسے مولا رکھ کر کامل جانتے ہیں۔ اور یکتا بندہ خدائے بے نظیر کا کہتے ہیں۔ اور پہلوانان میدان شجاعت اس کا نام عالی ہمت رکھتے ہیں۔ اور دشمن ہستی کے یکتا لوگوں میں سے اسے خیال کرتے ہیں۔ اور بادشاہ اُسرا۔ بیشہ ابو العقلا کہتے ہیں۔ اور اس فطرت و دانائی کے خانا ان عالی کے برگزیدہ آدم۔ ان میں سے جانتے ہیں۔ اور عام لوگوں کے دفتروں میں آجوا آشوب خانہ بے تمیزی ہے پڑ تو بندہ دنیا ہونے سے نسبت دیتے ہیں۔ اور اس بھڑکے ڈوبے ہوؤں میں۔ یہ خیال کرتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ منہمکان کفر و الحاد سے سمجھتے ہیں۔ اور مذمت و ملامت کی انجمنیں بناتے ہیں فرو

واقع ہونے ہیں قصہ انجی بہ بے شمار

حیران ہوں لکھوں جو میں دو تین حرف بھی

خدا کا شکر ہے کہ ان مراتب کی وجہ سے تماشائے ناورہ کا انہی زمانہ سے متجاوز

نہیں ہوتا ہے۔ اور مذمت کرنے والے اور مدح کرنے والوں کی خیر اندیشی سے باہر

قدم نہیں رکھتا ہے۔ اور زبان و دلی کو نغزین و تحنین سے آلودہ نہیں کرتا ہے مثنوی

اور سعادت سعید میں فرزند نیک اختر (عبدالرحمن کا بیٹا اور ابو الفضل کا پوتا) پیدا ہوا۔ اور عنایت الہی نے منہ دکھایا۔ اکبر نے اُس کو نہال سرابستان سعادت کا نام بشوق رکھا۔ انہیں ہے کہ بڑے بڑے کمالات دینی و دنیوی پر کامیاب ہو گا۔ اور دائمی سعادت سے نشاط اندوز ہو گا۔ (۲۸) اٹھائیسویں۔ کتب اخلاق کے مطالعہ کی دوستی و شغف (۲۹) اُتیسویں حقیقت نفس ناطقہ سے واقف ہونا۔ مدتہائے دراز سے مبادیات علمی و اشراقی (کشفی) کے وسیلہ سے خواہان اسباب کا تھا۔ اور ان دونوں روش بیانی و عیانی کے صاحبزادوں سے بہت کچھ اختلاط رہا۔ اور دلائل و جذباتی و عینی و کسی و فکری و عقلی دیکھنے میں آئے مگر کسی سے راہ شبہ بند نہ ہوئی اور دلائل و نمائین نہ ہوئی مگر قدرت نے میری خوش عقادگی کی برکت سے اس عقدہ کو حل کر دیا۔ اور دل جم گیا کہ۔ نفس ناطقہ ایک لطیفہ ربانی ہے علاوہ بدن جس کہ تعلق خاص اس جسم عنصری سے ہے۔ (۳۰) تیسویں نعمت یہ ہے کہ پارسائی ذات کی وجہ سے شان و شوکت امرا و شاہان دنیا مجھے حق گوئی سے روک نہ سکی۔ اور میرے علم و حکمت کی راہزن نہ ہوئی۔ اور نقصان مالی و جانی و آبروئی بھی میرے اس ارادہ حق گوئی میں تفرقہ نہ ڈال سکا۔ اور میرے سلوک نرم نے نشوونما کا کام دیا۔ (۳۱) اکتیسویں دنیا کی اعتباری چیزوں کی طرف دل کی بے رغبتی (۳۲) بتیسویں توفیق لکھنے اس گرامی نامہ (اکبر نامہ) کی۔ اگرچہ ابتدا و آغاز اس کتاب الہی (اکبر) کا تعریف خداوند تعالیٰ ہے۔ جس کہ اقبال روز افزوں شاہی کی زبان کہہ رہا ہے دمی سراپد (یا میسر ہوئی ہے (میسر آمد) اور حصول نعمت کا شکر زبان قلم سے ادا کر رہا ہے۔ لیکن اکبر نامہ ہر طرح کے علم و حکمت کا سرچشمہ ہے۔ اور ہزار ہا علم کی وہ کان ہے۔ کارکن اہل جد کے لئے ہدایت و رہبر ہے۔ اور یہودہ بکنے والے مذاق اڑانے والوں کے لئے بھی سُس سے بہرہ وانی ہے۔ طفلانِ مشرب سرمایہ نشاط اور نادان اسباب و عنونت و غرور۔ اور بڑے تجربہ ہائے زمانہ ایک جگہ اکٹھا پائیں گے۔ اور روپیہ پیسہ دینے والے (سخی) بزون سخاوت اُس سے دیکھتے ہیں۔ بصیرت کے موتیوں کے تو لے کی جگہ۔ تروتازہ آزادی کی گھاس کی بنی ہوئی تین +

صفحہ ۱۲۸ صفحہ ۳۲۸

صبح سعادت کا ویز (بجاری) حصہ۔ ہنر کا کارخانہ۔ آفریش کے موتیوں کا گہرا

ہجری کو وہ پیدا ہوئے۔ اگرچہ وہ میرے مختلف البطن بھائی ہیں۔ لیکن سعادت کے مخزن ہیں۔ اور تحصیل علوم میں مشغول ہیں۔ دوسرے شیخ ابو حامد۔ ان کی ولادت روز خرداد ہر مہینے کی چھٹی تاریخ) چھٹی ماہ دے اڑیسویں سال جلوس مطابق دو شنبہ تیسری ربیع الآخر سن ایک ہزار دو میں ہوئی۔ دوسرے شیخ ابو راشد۔ ان کی پیدائش اسفندارند ہر مہینے کی پانچویں، پانچویں ماہ بہمن سن اڑتیس جلوس اکبر مطابق یوم دو شنبہ پہلی جمادی الاولیٰ سن ۸۳۸ میں ہوئی۔ یہ دو ثمر نور سیدہ سعادت اگرچہ لونڈی کے پیٹ سے ہیں۔ لیکن آثار اصالت کے ان کی پیشانی سے نمایاں ہیں۔ اُس پیر نورانی مبارک نے ان کے پیدا ہونے کی خبر دیکر نام بھی رکھ دیا تھا۔ اور خود ان کے پیدا ہونے سے پہلے مر گئے تھے۔ امید کہ مبارک کے انفس گرامی کے بدولت دولت مال و علم مصاحب و ہم نشین (دولت ہم نشین نیک کی نصیب ہو) بہروزی ہو۔ تاکہ رنگارنگ کی بھلائیاں مجتمع ہو سکیں۔ اگرچہ بڑے بھائی فیضی نے مرکز دنیا کو غمگین کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ دوسرے درختان ثمر دار (برادران ابو الفضل) کو نشاط و کامرانی و سعادت دو جہانی کے ساتھ عمر طویل دے۔ اور خوبی ظاہری و باطنی و دینی و دنیوی سے سربلند کرے (۲۵) پچیسویں تعلق مناکحت خاندان با حیا و عفت میں ہوا۔ اور دو دان علم و خاندان بصیرت سے اعتبار و عزت میں اضافہ ہو گیا۔ اور خانہ ظاہر کو رونق اور نفس مائل بکچی کے لئے روک تھام (ہمار) پیدا ہو گئی۔ (ورنہ ممکن تھا کہ بدافعالی سرزد ہوتی) اور ہندی و ایرانی و کشمیری تین بیوان باعث نشاط و خاطر ہوئیں۔

صفحہ ۱۲۸ - صفحہ ۳۴۷

(۲۶) چھیسویں گرامی فرزند سعادت اختر طا۔ اُس کی ولادت اٹھارہویں ماہ دے سولہ سن جلوس مطابق شب دو شنبہ بارہویں شعبان نو سو و نسی میں ہوئی۔ مبارک نے اُس کا نام عبد الرحمن رکھا۔ اگرچہ ہندوستانی نژاد ہے مگر مسلک یونانی (حکیمانہ) رکھتا ہے۔ اور تحصیل علم کر رہا ہے۔ اور زمانہ کے نفع و نقصان (پولیٹیکل امور) سے خوب واقف ہے۔ اور نیک سختی کے علامات اُس کی پیشانی (بشرہ) سے پیدا ہیں۔ خدیو والا قدر اکبر نے اُسے اپنے کو کون (اولاد مرضیہ - رضاعی بھائیوں) میں شامل کر دیا (۲۷) ستائیسویں ماہ مرداد (بھادوں) سن چھتیس جلوس اکبر مطابق جمعہ تیسری ذیقعدہ سن نو سو و نسی ہجری کی اندھیری رات

ہے ابو الفضل حکمت علم و فضیلت کی دلیل
میرے اُس کے فضل میں تو سو برس کی راہ
باغبان کی آنکھ میں کیا قدر اس کی ہو بلند

اُس کے دم سے مغز ہر معنی معطر ہو گیا
عمر میں دو تین سال اُس سے اگر چہ ہوئی بڑا
شلخ عرعر قدیں گلبن سے جو ہو جائے ہوا

اُن کی ولادت سن چار سو اٹھتر جلالی مطابق نو سو چوون ہجری میں ہوئی۔ اُن کی تعریف
میں کس زبان سے کروں۔ کسی قدر اس کتاب اکبر نامہ میں لکھ کر دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ اور
غم کے تشکدہ کو آب بیان سے بچھا یا ہے۔ اور سیلاب کے روک کا بند توڑا ہے۔ اور
بے صبری کا دوا گار ہوا ہوں۔ اُن کے تصانیف جو گویائی اور بینائی کی میزان ہیں۔ اور مرغان
نغمہ زنگی سبزہ زار۔ اُن کی مع سہرائی کر رہی ہیں۔ اور اُن کے کمال کی اطلاع دے رہی ہیں۔
اور اُن کے عادات خوب کی یاد دلاتی ہیں *

صفحہ ۱۲۷ - صفحہ ۱۲۸

دوسرے شیخ ابو البرکات۔ یہ آٹھویں مہر جلالی سن چار سو پچتر موافق سترھویں شوال
کی رات سن نو سو ساٹھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ مرتبہ بلند علم کا حاصل نہیں کیا۔ لیکن پھر
بھی نصیبہ کمال رکھتے ہیں۔ اور معاملہ فہمی و شجاعت و کاروانی میں متقدمین میں انکار شمار ہے
اور نیک ذاتی و فقیر پرستی اور نیک خیالی میں بہت ممتاز ہیں دوسرے شیخ ابو الخیر۔ دسویں ماہ
اسفند ارشد۔ آبان میں چوتھے سال جلوس مطابق دو شنبہ بائیسویں جمادی الاولیٰ سن نو سو
ستر سٹھ ہجری میں اُن کی ولادت ہوئی۔ عمدہ اخلاق اور اعلیٰ اوصاف ان کے خصائل حمیدہ
ہیں۔ مزاج نہایت نہایت کو خوب پہچانتے ہیں۔ تمام اعضا کی طرح زبان کو بھی مطیع عقل رکھتے ہیں۔
دوسرے شیخ ابو المکارم۔ پہلی تاریخ کی رات اول اردی بہشت چودھویں سال جلوس مطابق
شب دوشنبہ بائیسویں شوال سن نو سو پچتر ہجری کو پیدا ہوئے۔ اگرچہ کسی قدر شورش و ہنگام
میں پڑا مگر رہنمائی کا نفس موثر پھر اُن کو راہ راست اور ڈھنگ پر لے آیا۔ اور بہت سے
عقلی و نقلی و دماغی دانائے اسرار عالم ارواح و اجسام (مبارک) کے سامنے پڑھے۔ اور
کچھ یادگار حجابے متقدمین میر فتح اللہ شیرازی کی شاگردی کر کے سیکھے۔ خدا سے امید ہے
کہ ساحل مقفود پر کامیاب ہو گا۔ دوسرے شیخ ابو تراب۔ روز رش دہر ماہ کی اٹھارھویں تاریخ
کانام (اٹھارہ) میں ماہ جن پچیسویں سال جلوس اکبر موافق جمعہ تیسویں ذی الحج سن نو سو اٹھاسی

(۱۲) بارہویں بارگاہ الہی کی نیاز مندی۔ (۱۳) گوشہ نشینان حق گزین و دانایان درست
عیار سے استفادہ ۛ

صفحہ ۱۲۶ - صفحہ ۳۴۵

(۱۴) چودھویں توفیق دائمی ایزدنی۔ (۱۵) پندرھویں مہیا ہو جانا مختلف علوم کی کتابوں
کا کہ بغیر ذلت سوال کے (بغیر پوچھے ان کتابوں کی بدولت) واقف ہر مذہب ہو گیا۔ مگر
بہت سے مذہبوں سے دل بھی جل بھٹن کے رہ گیا (۱۶) سولہویں ہمیشہ برائے گتہ کرتے
رہنا باپ کا حصول معرفت میں۔ اور خیالات پریشان میں نہ پڑنے دینا (۱۷) سترھویں ہمیشہ
سعادت افزا کامیونا۔ (۱۸) اٹھارھویں اتنا عشق ظاہری کہ خاندان کے خاندانوں کو شورش
میں لاسکتا ہے۔ اور زمین کو لرزہ میں ڈال سکتا ہے وہ میرے لئے رہنمائے منزل کمال
ہوا۔ اس عشق الہی عجائب کی نیزنگی سے ہر لحظہ نیا تعجب ہوتا ہے اور ہر ساعت دریائے
حیرت میں غرق ہوتا ہے (۱۹) انیسویں ملازمت شہنشاہ عالم کی کہ یہ میرے لئے ایک نئی
ولادت اور تازہ سعادت تھی (۲۰) بیسویں برکت ملازمت مالک دنیا سے خود آرائی
سے دور ہو جانا۔ (۲۱) اکیسویں برکات التفات قدسی (باپ یا اکبر) سے مرتبہ صلح کل
پہنچ جانا۔ کسی قدر ایک ایک سے چپتی ناندھی۔ اور کسی قدر ہر گروہ کے نیکوں سے آتش
کے ساتھ پیش آیا۔ آخر کار بدوں کا غدر قبول کر کے ان کے ساتھ بنیاد مصالحت ڈالی۔
اللہ تعالیٰ لیز معرفت سے نقش بدی کو دور کر دے۔ (۲۲) بائیسویں خوش عقیدگی و اتفاق
خدا (اولیا) سے (۲۳) تیسویں بلند مرتبہ کرنا اور اعتبار دنیا تخت نشین وانا اکبر کا
بغیر کسی کی سفارش یا میری سعی کے (۲۴) چوبیسویں برادران دانا سعادت مند خوشنودی
خواہ نیک افعال۔ بڑے بھائی فیضی کی نسبت کیا کہوں کہ باوجود کمالات ظاہری اور باطنی
کے مجھ شوریدہ حال کی رضا کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھاتے تھے۔ اور اپنے آپ کو میری
دلجوئی میں وقت کر دیا تھا۔ جو میری راہ تفویض کا حق القدر اور میری نیک اندیشی کا صلہ
تھا۔ وہ اپنی تصانیف میں ایسا کچھ فرماتے ہیں کہ جس کے شکر یہ کی مجھ میں طاقت نہیں چنانچہ
اپنے قصیدہ خضریت میں ارشاد فرماتے ہیں قصیدہ

ذکر آجائے بلندی اور پستی کا جہاں آسمان سے ہونگا اونچا خاک سے ہونگا گھٹا
اپنے بھائی کی فیضیت پر نہویں مجھ کو ناز باوجود اس باپ کے جس کی لکھی مینے سنا

میں سے کچھ کا ذکر کر کے اپنے دل کو قوت دیتا ہوں *

(۱) پہلی نعمت جو میں اپنے میں پاتا ہوں وہ خاندان کا عالی ہونا ہے۔ ممکن ہے کہ ان اجداد کی پاکی و طہارت سے میری گناہ گاری دور ہو جائے۔ اور بہترین تدبیر دوا و علاج جو شہلی کی ہو سکے۔ جس طرح بیماری کا دوا سے آگ کا پانی سے۔ گرمی کا سردی سے اور عاشق کا دیدار سے علاج ہوتا ہے۔ (۲) دوسرے سعادت و خوبی روزگار و امن و امان زمانہ جبکہ بزرگان پیشین نے غیر مسلموں کی معذرت و انصاف پر (بفحوائے حدیث و ولادت فی نرمن الملک العادل) فخر کیا ہے میں اگر قوت شاہ ظاہر و باطن پر ناز کروں تو اس میں کوئی تعجب کی بات ہوگی۔ (۳) تیسرے بخت سعید کہ مجھ کو ایسے مبارک زمانہ میں مشیمہ مشیت سے وجود میں لایا۔ اور سایہ سلطنت پاک مجھ پر پڑا۔ (۴) چوتھے نجیب الطرفین (چونکہ ان کے دشمن ان کے نسب پر بھی طعن کرتے تھے۔ اس لئے نسب کے بیان میں پہلے بھی طول دیا ہے اور یہاں بھی اسے نعمت قرار دیتے ہیں) باپ کی نسبت تو کچھ کہہ چکا ہوں۔ اس بیگم خاندان پاکدامنی (مادر) کی نسبت کیا لکھوں۔ مردوں کی ایسی بزرگیاں اُس میں جمع تھیں۔ اور ہمیشہ اپنے وقت گرامی کو افعال حمیدہ سے زینت دیا کرتی تھی۔ جیا اور قوت ولی کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا تھا۔ اور عمل کا قول کے ساتھ تعلق موافقت پیدا کر دیا تھا۔ یعنی اُس کا قول و فعل یکساں تھا۔ (بیادات اپنے نسب کو سلسلہ بسلسلہ کسی امام اثنا عشر سے لاتے ہیں۔ اور شیوخ قریش یا کسی دوسرے قبیلہ عرب سے۔ ابو الفضل اپنے پانچویں دادا شیخ موسیٰ سے پہلے کسی دادا کو نہیں جانتے یا کوئی فی ہے ورنہ ضرور لکھتے۔ اور ماں کے نسب کی بابت کچھ بھی نہ لکھنا کچھ معنی رکھتا ہے) (۵) پانچویں درستی اعضا اور اعتدال قوی اور ان کا باہم تناسب (۶) چھٹے مدت دراز تک ان دو گرامی ذات پاک کی خدمت میں رہنا۔ آفتماے ظاہری و باطنی کے لئے ایک حصار تھا۔ اور حوادث روحانی و جسمانی کے لئے ایک پناہ تھا۔ (۷) ساتویں زیادتی صحت و تریاق تندرستی (۸) آٹھویں منزل و مکان مناسب سزاوار (۹) نویں معاش سے بے پروائی و فراغت و خوش حالی (۱۰) دسویں شوق روز افزوں رضا جوئی والدین کا۔ (۱۱) گیارھویں عظوفت و مہربانی باپ کی کہ حوصلہ زمانہ سے بڑھ کے طرح طرح عنایتوں سے سزاوار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ خاندان عالی کی ابو آلا بانی سے مجھے مخصوص بتاتے تھے۔ یعنی مجھے فخر خاندان بتاتے تھے۔

ابتداءً تدریس میں حاشیہ اصفہانی کا ایک نسخہ دیکھنے میں آیا۔ آدھے سے زیادہ اُسے
 دیکھ چاٹ گئی تھی۔ اور لوگ اُس سے فائدہ اُٹھانے سے باز رہتے۔ دیکھ کھائے ہوئے
 ورقوں کو الگ کر کے اُن کی جگہ سپید کاغذ لگایا۔ صبح سویرے تھوڑے عجز کے بعد آغاز
 و انجام پر عبارت کا معلوم کر کے اُس کے اندازہ و قیاس پر ایک مسودہ مربوط و مناسب
 لکھتا پھر کتاب پر نقل کر دیتا۔ اسی اثنائیں ایک کتاب درست بھی ہاتھ لگی جب اُس کا
 مقابلہ کیا تو وہ جگہ مترادف لفظوں کا فرق تھا۔ اور تین چار جگہ قریب قریب اُس سے عبارت
 تھی۔ سب حیران ہو کے رہ گئے۔

جس قدر تعلق بڑھتا جاتا تھا۔ باطنی نور بھڑکتا جاتا تھا۔ بیس برس کی عمر میں آزاد می تجرّد
 کی نوید آ پہنچی دل تعلق اولی (مشاغل علمی) سے اوچاٹ ہو گیا۔ اور پریشانی اول (عشق) سامنے
 آئی۔ علم کی آرائش عنفوان جوانی کے ساتھ شور انگیز۔ اور دامن ادعا (یا خواہش) وسیع۔
 اور آئینہ جہان نامے علم و بصیرت ہاتھ میں شور و غلغلہ جنون تازہ کالوں میں آنے لگا۔ اور
 تمام چیزوں سے ہاتھ اُٹھا لینے کا (شوق) دامنگیر ہوا۔

صفحہ ۱۲۵ - صفحہ ۳۴۴

اسی زمانہ میں شہنشاہ دانائے تخت نشین نے مجھے یاد فرمایا۔ اور گوشہ گمنامی سے
 نکالا۔ چنانچہ اس بیان کو کسی قدر خاتموں میں اور کچھ کسی مناسب محل پر لکھ چکا ہوں۔ اور
 اظہارِ ثنا و شکر کر چکا ہوں۔ اس دربار میں میرے نقد کو پرکھا گیا۔ اور گرانقدری کا بازار
 گرم ہوا۔ اہل زمانہ اب اور ہی نظر (وقت) سے دیکھنے لگے۔ کیسی کیسی گفتگوئیں علمائے
 ہوئیں اور کن کن نفرتوں کی آگ بھڑکی۔ فی الحال کہ بیا لیسواں سال الہی ہے پھر دل قطع
 تعلق دنیا کی طرف مائل ہے اور ایک نیا جنوں دل میں جم گیا ہے۔ فرد
 جانے کیا مرغِ قلب لحنِ داؤد آزاد کر وہ یہ نہیں مرغِ قفس
 نہیں معلوم کہ انجام کار کیا ہوگا۔ اور کس حالت میں دنیا سے سفر کرے گا۔ لیکن ابتداء
 وجود سے اب تک متواتر لغائے الہی نے مجھے اپنی حمایت کی پناہ میں رکھا ہے۔ خدا سے
 بڑی امید ہے کہ دم واپسین خوشنودی خدا میں صرف ہو۔ اور بری الذمہ اپنے آپ کو اُس
 دنیا میں پہنچاؤں۔ اور چونکہ نعمت ہائے الہی کا گناہ ایک قسم کی شکر گزاری ہے لہذا اُن نعمتوں

حکمت کی حقیقتیں اور مکتب (کتاب درسیہ) کے دقیقے سب کھل گئے۔ جو کتاب کبھی
دیکھی بھی نہ تھی وہ پڑھی ہوئی کتاب سے بھی زیادہ روشن ہو گئی

صفحہ ۱۲۴ - صفحہ ۱۲۳

اگرچہ یہ عطاے خاص الہی تھی کہ جس نے عرش تقدس سے نزول صعودی کیا تھا۔ لیکن
تعلیم اعلیٰ پیر بزرگوار اور ہر علم کے خلاصے یاد کرنے اور تعلیم کا تار نہ ٹوٹنے نے بڑی
مدد کی۔ اور یہ امور بہترین اسباب کشائش بنے۔ دس برس تک خود پڑھنے اور دوسروں
کو پڑھانے میں دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھتا تھا۔ اور پیٹ بھرا اور بھوکا ہونے
کی کوئی خبر نہ ہوتی تھی۔ اور خلوت و جلوت میں تمیز نہ ہوتی تھی۔ اور خوشی و غم میں فرق کرنے کی
بھی مجال نہ تھی۔ سوائے نسبت کشف و شہود اور تعلق علی کے دوسری کوئی چیز سمجھ میں نہ
آتی تھی۔ میں جو دو دو تین تین روز گزر جاتے تھے اور کھانا نہ کھاتا تھا۔ اور نفس و انشاندوز
کو اس کی طرف رغبت نہ ہوتی تھی۔ تو پابندان طبیعت کو بڑی حیرت ہوتی تھی۔ اور ان کا اعتقاد
بڑھتا تھا۔ کہ میں کوئی ولی ہوں۔ میں ان کو یہ جواب دیتا تھا۔ کہ یہ تعجب تم کو خود غذا ہونے کی
وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ دیکھو بیمار کی طبیعت جب مجاہدہ مرض کے ساتھ کرتی ہوتی ہے
تو کس طرح اس بیمار کو کھانے سے روک دیتی ہے۔ مگر کسی کو اس پر تعجب نہیں ہوتا ہے۔ اگر
توجہ باطنی غذا کو بھلا دے تو کیا تعجب کی بات ہے۔ بہت سی درسی رائج کتابیں پڑھاتے
پڑھاتے اور سنتے سنتے ذک زبانی ہو گئی تھیں۔ اور مطالب عالی پرانی کتابوں کے از سر نو
میکے صفحہ دل پر بغیر بتائے نقش ہوتے تھے۔ قبل اس کے کہ کشائش کمال علی ہو اور پستی نادانی
سے بلندی معرفت پر پہنچوں۔ (یعنی زمانہ طالب علمی ہی میں) متقدمین پر اعتراضات سوچتے
تھے۔ لوگ لڑنا سمجھ کے مانتے نہ تھے۔ دل جھنجھلا جاتا تھا۔ اور طبیعت ناخبرہ کاری کی وجہ سے
جوش میں آجاتی تھی۔ کہ کیا ایک اسی زمانہ سے قریب خواجہ ابوالقاسم کا حاشیہ مطول پر لوگ
لائے۔ جو اعتراضات میں طاسع الدین تفتازانی اور سب شریف جرجانی پر کیا کرتا تھا۔ بعض
دوست اسے لکھ لیا کرتے تھے بعینہ وہی اعتراضات اس حاشیہ میں پائے۔ جس سے
دیکھنے والوں کی حیرت بڑھ گئی۔ اور اپنے انکار سے دست بردار ہو گئے۔ اور مجھے دوسری
(عظمت کی) نظر سے دیکھنے لگے۔ ابنا معلوم کا وزن مل گیا اور علم کا دروازہ کھل گیا۔

چنانچہ اپنے محل پر اس کا ذکر کسی قدر آچکا ہے۔ جب کچھ حالات اپنے آبا و اجداد چکا تو کچھ اپنی بابت بھی لکھتا ہوں اور دل غالی کرتا ہوں۔ اور سخن کو رونق دیتا ہوں زبان پر سے بند کھولتا ہوں ۛ

مسیک نفس پاک کا پیوند جسم عنصری سے سن چار سو بہتر جلالی مطابق نو سو ست ہجری میں ہوا۔ اور ماہ دے کی ستائیسویں تاریخ کی رات کو سن چار سو تہتر جلالی مطابق یکشنبہ آٹھویں محرم نو سو اٹھاون ہجری میں مشیمہ بشری سے سیرگاہ دنیا میں چلا آیا۔ جملہ سے استقرار حمل اور دوسرے سے پیدائش مراد ہے ایک سال سے کچھ زیادہ کی عمر میں خوب صاف بائیں کرنے لگا۔ اور پانچ برس کی عمر میں غیر معمولی ادراکات حاصل ہو گئے اور قدرت نے نوبت و خواندہ استعداد کی کھڑکی کھول دی۔ اور پندرہ برس کی عمر میں والد بزرگوار کے کل خزانہ علمی کا خزانہ اپنی بن گیا۔ اور جو اہر معانی کا نگہبان و امین ہو گیا۔ اور گنج دانش پر پاؤں جملہ کے بیٹھ گیا۔ اور عجیب تر یہ بات ہے کہ گردش سپہر نگارنگ سے ہمیشہ تو سمجھ ہی میں نہ آتے تھے۔ والد بزرگوار اپنے ڈھنگ پر سمجھانے بجھانے کے منتر پھونکتے تھے۔ اور ہر فن میں ایک مختصر سالہ لکھ کر دیتے تھے اور یاد کراتے تھے۔ اگرچہ اس سے ہوش افزائی ہوتی تھی۔ مگر مکتب علم کی کوئی بات دل نشین نہ ہوتی تھی۔ کبھی تو بار کل سمجھ ہی میں نہ آتی تھی۔ اور کبھی شبہات و اعتراضات پیدا ہوتے تھے۔ مگر زبان پوری نہ کرتی تھی۔ کہ انہیں بیان کر سکیں۔ شرم لگنت پیدا کر دیتی تھی۔ اور باوجود قوت تقریر بیان نہ کر سکتا تھا۔ اس انجمن درس میں رو دیتا تھا۔ اور اپنی آپ مذمت کرتا تھا۔ اسی اشنا میں ایک شخص سے تعلق دلی پیدا ہو گیا۔ اور دل اس کو تاہ نظری اور عدم امتیاز سے اس تعلیم سے رک رہا ہے۔ کچھ زیادہ دلی عشق پر نہ گذرے تھے کہ اس کی ہمزبانی و ہم نشینی کے خیال نے مجھے جو یاے مدرسہ بنا دیا۔ اور دل سرکش و نفور کو اس کے مدرسہ میں پہونچا دیا۔ قدرت کے تماشے دیکھو کہ یکبارگی میری حالت ایسی بدلی کہ میں پہلا سا نہ رہا۔ اور کچھ اور ہی ہو گیا۔ رباعی

مست دریں گیا ما حضر آئے نے کر
یعنی کہ شراب سے بھرا اک ساغر
جب کیف سے اسکے ہو گیا میں بخود
لجاکے مجھے لے آئے شخص دیگر

علاج ہو گیا۔ اور دل کی گرہیں کھل گئیں۔ اور پُرانا ناسور مند مل ہو گیا۔ القصہ جب بدقول
 دار السلطنت لاہور میں کسی مصلحت ملکی کی وجہ سے قیام ہوا تو دل اُس پر حقیقت (مبارک)
 کی جدائی سے پریشان تھا۔ بتیسویں سال الہی مطابق نو سہ ہجائی سے ہجری میں مبارک سے
 لاہور تشریف لانے کی خواہش کی۔ اُس داناے عالم روحانی و جسمانی نے میری آرزو کو
 قبول فرما کے تیئیسویں ماہ مراد الہی مطابق ۱۶ رجب کو اُنسی سن میں اپنا سایہ عاطفت
 اس کثرت آراء وحدت گزین (ابو الفضل پوجہ تعلق سلطنت و تجرد نشی) پر ڈالا۔ اور
 رنگارنگ کی نوازشوں سے سرفراز کیا۔ مبارک ہمیشہ گوشہ نشینی میں خوش رہتے تھے۔
 اور سب سے درست بردار ہو کر اپنے زمانہ کے حالات نویسی اور صلاح نفس عجائب کار
 میں اپنا وقت گزارا کرتے تھے۔ اگرچہ علوم ظاہری کی طرف توجہ کم تھی۔ لیکن ہمیشہ ذات
 و صفات الہی میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ اور سرمایہ عبرت و نصیحت حاصل کرتے تھے۔
 اور سب سے الگ آزادانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور تجرد یا نجات آخرت سے متمسک تھے۔
 یہاں تک کہ مزاج مبارک اعتدال غصری سے متغیر ہو گیا۔ اگرچہ اس قسم کی بیماریاں بہت
 ہو ا کرتی تھیں۔ اس مرتبہ سفر واپسین (موت) سے مطلع ہو گئے۔ اور مجھے شوریدہ خاطر کو
 بلا کے ہوش افزا معرفت کی باتیں بیان کیں۔ چونکہ مجھے جس پر گمان رازدار حقیقت ہونیکا
 ہے۔ بڑے حوصلہ والا دل قدرت سے ملا تھا۔ لہذا بہت خون دل پیا۔ (حبط سے کام لیا)
 اور اپنے آپ کو باوجود اضطراب بسیار ذرا روکا۔ اور تعلیم سے اُس پیشواے ملک تقدس
 کے کسی قدر اطمینان ہوا۔ بیماری کے سات دن بعد کمال معرفت و حضور قلب کے ساتھ
 جو بیسویں ماہ مراد الہی مطابق ۱۷ ماہ ذیقعدہ (خالی) ایک ہزار ایک سن میں جنت کو
 سدھارے۔ ستارہ آسمان معرفت و علم چھپ گیا بعقل خدائے شناس کی آنکھ اندھی ہو گئی۔
 علم کی پیٹھ ٹیڑھی ہو گئی۔ حکمت و نیا ختم ہو گئی۔ قاضی فلک (مشری) نے دوسرے
 اتار دی۔ اور دبیر فلک (عطار) نے قلم توڑ ڈالا۔

صفحہ ۱۲۳ - صفحہ ۳۴۲

جوفیلوف دہر تھا و نیل سے چل بسا
 بے اُس کے اقربا ہیں یتیم و جگر نگار
 کھولے تھے اُس نے چرخ معانی کے بستہ در
 عینی تھا خاندان کا قبیلہ کا بوالبشر

لفزش گاہ آگاہ دلاں سمجھتے تھے۔ اور آپ اس سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ اور الگ رہتے تھے۔ اور دوستوں کو اس سے روکتے تھے۔ الضرور اس رات میں یہ محفل معرفت کے سوئے ہوئے کہ جنہوں نے اسی فعل مال ذقال میں سفر آخرت قبول کیا ہے بوجہ درستی نیت و صداقت فعل مبارک ایسی جستجو فرمائی یعنی رویا میں مبارک کے پاس آئے۔ اور دل اس پیر غیا پرست کا لے بھاگے جب تو اس کے بعد سے گانا بجانا سننے لگے۔

اُس سفر باسعادت دہلی میں بہت سے اُس قطعہ زمین میں سوئے ہوؤں کی قبروں پر گذر ہوا۔ اور نور دل میں چمکے اور ان کے فیض پہنچے۔ اگر واقعات کو تفصیل سے لکھوں تو اہل عالم اُس کو قصہ سمجھیں گے۔ اور بدگمانی کی وجہ سے دامن آلودہ عسماں ہو جائیں گے۔

صفحہ ۱۲۲ - صفحہ ۳۴۱

یہاں تک کہ مجھ کو گوشہ تجرد سے بارگاہ تعلق میں لے گئے۔ یعنی عزالت کو چھوڑ کر تعلق سلطنت اختیار کیا۔ اور دروازہ دولت کا کھولا۔ اور پایہ اعتبار بڑھا تو حرص کے متوالے اور حسد کے لٹے مارے بہت پریشان حال ہوئے۔ ان کی اس پریشانی پر میرا دل دکھا۔ اور ان کی اس حالت پر رحم آیا۔ غداے یکتا سے عیب درست کیا اور اپنے دل میں ٹھان لی کہ خیال انتقام اور نقصان رسانی ان کو رہا طینوں کا کہ چراغ بے نور اور نشان بے نشان (عالم بے عمل و موجود کا لمعادوم) ہیں دل درست کار سے بالکل نکال دوں۔ اور ان کی برائیوں کے بدلہ میں سوا بھلائی کے دوسرا خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اعانت توفیق ایزدی سے اپنے اس خیال پر غالب آیا۔ اس فعل حسن سے مجھے بڑی خوش ہوئی۔ اور میری ہمت میں نئی قوت پیدا ہوئی۔ ان لوگوں نے بد اعمالی سے زندگانی خوش اختیار کی اور اطمینان کی سانس لی۔

پدر بزرگوار نصیحت کرنے بیٹھے۔ اور ترک آتشی و میل کچی و دروغ گوئی اور حقیقت نشناسی اپنائے زمانہ کی بیان فرمائی۔ اور ان بد اعمالوں کے سزا دینے پر اصرار کیا۔ اور میں اس راز مخفی (کہ شریعوں کو سزا دی جائے یا نہ دی جائے) کے ظاہر کرنے میں عنان بیان کو روکے ہوئے تھا۔ اور اس ولی نعمت (مبارک) کو جواب دیتے شرم آتی تھی۔ آخر کا مجبوراً مینے اپنا مافی الضمیر ان کے سامنے عرض کیا۔ میرے جواب سے ان کے جوش دلی کا

اور جو انہری و بزرگی کے رو سے بلا بھیجا۔ چونکہ میں دُنیا کے کاموں میں پھنسنا نہیں چاہتا تھا اس لئے ساتھ نہ گیا۔ اور مبارک فیضی کو لیکر بارگاہ ہمایوں میں گئے۔ رنگارنگ کی لوازشوں سے رُتبے بڑھے۔ اور اُن ناشکروں کے بھڑوں کے چھتے میں سناٹا چھا گیا۔ اور عالم درہم درہم میں سکون پیدا۔ درس کا ہنگامہ گرم ہوا۔ اور خانقاہ کی آئین بندری کی گئی۔ اور زمانہ نے نیکوں کے قوانین پیش کئے رباعی

اے رات نکر تو کل کی ایسی پر خاش کل کی طرح راز دل نہ کرنا تو فاش

دیکھا کیسی دراز تھی کل کی رات طول شب وصل بھی ہو ویسا ہی کاش

اسی اثنا میں پدربزرگوار کو دہلی شریف کے طواف کی طرف توجہ ہوئی۔ مجھ کو مع چند شاگردوں کے ہمراہ لیا۔ جس سال سے کہ دار الخلافہ آگرہ میں آکر قیام کیا تھا۔ اس گوشہ نورانی (آگرہ) میں اس قدر تماشائے عالم علوی میں مشغول تھے کہ عجائبات عالم سفلی کے دیکھنے کی نوبت ہی نہیں آتی تھی۔ دفعۃً یہ زیارت دہلی کی تمتا گریبان گیر دل ہوئی اور ہمت کا دامن پھیلایا۔ مجھ کو علاوہ نسبت آب و گلی پسری کے تعلق باطنی بھی تھا۔ کثرت لوازش سے مخصوص کر کے راز کی گھڑی کھولی۔ اس تفصیل کا اجمال یہ ہے کہ نور سحری میں جب کہ دل عالم بالا کی سیر کر رہا تھا۔ اور فرش حمد و ستائش پر اظہار نیاز مندی ہو رہا تھا عالم رویا میں خواجہ قطب الدین اذہنی اور شیخ نظام الدین اولیا دکھائی دئے اور بہت سے اولیائے کرام اکٹھا ہوئے اور بزم مصالحت آراستہ ہوئی۔ اب میں عذر خواہی کے لئے ان کی قبروں پر جا رہا ہوں۔ اس سرزمین دہلی میں ان کے طریقہ پر اشتغال رہے گا۔

پدربزرگوار اپنے آبا و اجداد سعادت انجام کے طریقہ پر حفاظت شریعت ظاہری فرمایا کرتے تھے۔ گانا بجانا نہیں سنا کرتے تھے۔ اور حال و قال کو جو صوفیوں میں جاری ہے پسند نہیں کرتے تھے۔ اور جو لوگ اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اُن پر طعن کیا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ اُن کی زبان دُر بار پر آیا کرتا تھا۔ کہ بالفرض غنی و فقیر و محدث و مدّت اور خاک و طلا برابر بھی ہو کہ یہ امور اس کام کے شرائط اجزاء (جواز) میں سے ہیں پھر بھی اس فعل میں خفت تلون پائی جاتی ہے۔ یعنی وجہ و سماع خلاف ثبات و یکرنگی ہے۔ اور حال و قال کو

اُس بھلے مانس نے انسانیت کا برتاؤ کیا۔ لیکن معلوم ہوا کہ یہاں بھی اُن جھوٹے جھگڑالوں میں سے ایک کھیتی باڑی کرتا ہے۔ اور اکثر یہاں آیا کرتا ہے۔ اُس سے بھی درست بردار ہو کے آدھی رات کو دل اندوہ گین کے ساتھ شہر کی طرف چل پڑے۔ اور صبح ہوتے آگرہ پہنچے۔ ایک دوست کے گھر کا گوشہ ہاتھ لگا۔ اور اُس نامرادی کے خاکہ ان۔ اور فراموشی کی خوابگاہ۔ اور نااہلی کے غولستان (بھوت نگر) اور کم ہمتی کے تنگبار میں (اُس گھر میں) آرام کا ذرا دم لیا۔ پتھوڑی دیر بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اُن بیجا خارا آزار اور خود غرضان بے شرم کا ذکر اُس کی زبان پر آگیا۔ اور کہا کہ پڑوس میں ایک ایسا دغا باز بد دماغ فتنہ پرداز اور شریر رہتا ہے۔ میدانِ دل کو غم تازہ نے گھیر لیا۔ اور عجیب حیرانی لاحق ہوئی۔ چونکہ قدم چلنے سے اور خیال ارادہ سفر شب سے اور کان گھڑیالوں کی آواز سے اور آنکھ راتوں کے جلگنے سے بیکار ہو چکے تھے۔ عجیب مصیبت دل پر چھا گئی۔ اور بڑا بھاری غم دل پر آ پڑا۔ مجبوراً فکر میں دوڑنے سوچ میں پڑ گئیں۔ اور صاحب خانہ نے بھی تلاش مقام میں قدم اٹھایا۔ دو دن اس کشمکش باطنی میں گزارے۔ اور ہر منٹ کو دم آخری سمجھتے تھے۔ کچھ زمانہ گذرا یہاں تک کہ اُس پر نورانی (مبارک) کے دل پاک میں ایک سعادت منشا کا خیال آیا۔ اور مالک مکان کی کوشش اور سخت تلاش سے اُسے ڈھونڈ نکالا۔ اور ہزاروں خوشخبری سلامتی کی لایا۔ اُسی وقت اُس کے گھر چلے گئے۔ اُس کی شگفتہ روئی اور کشادہ پیشانی سے دل بہت خوش ہوا۔ اور کامیابی کی ہوا اُمب۔ وں کے گلبن پر چلی۔ اور چہرہ حال پر رونق تازہ پیدا ہو گئی۔ اگرچہ وہ مریدوں میں سے نہ تھا۔ مگر سعادت کا نصیب کامل رکھتا تھا۔ گناہی میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرتا تھا۔ اور مغلسی میں پھاگ کھیتا تھا۔ اور تنگ دستی میں دریا دلی دکھاتا تھا۔ اور بڑھاپے میں جوانی کے آثار اُس کے چہرہ سے نمایاں تھے۔ ایک خلوت دل پس۔ ہاتھ لگی۔ پھر از سر نو خطوط لکھے جانے لگے۔ اور تدا بیر ہوئے لگیں۔ دو مہینے تک اس آرام گاہ میں ٹھہرنا ہوا۔ الحاصل مقصود کا دروازہ کھلا۔ خیر اندیش حق جو مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور کار دانان اقبال مند یاری پر آمادہ ہوئے۔ پہلے تو دوستی کی محبت بڑھانی والی اور میل ملاپ کی میٹھی میٹھی باتوں سے فتنہ ساز حیلہ پرداز دغا بازوں پر روغن قاز ملا۔ اُس کے بعد مبارک کی خوبیاں بادشاہ کے سامنے بیان کیں۔ اور عمدہ مہمت پیدا کرنے والے طریقوں سے حالات کو عرض کیا۔ بادشاہ نے بمقتضائے دور بینی و قدر شناسی محبت سے بھیجے جوابات

کا کوسوں پتہ نہیں۔ ٹھرنے کو کہیں جگہ نہیں۔ نرقل کے قلم کی کیا طاقت کہ اس حال زار کو
 ہتھوڑا بھی بیان کر سکے۔ جب کہ اس کے بیان سے زبان لڑکھڑاتی ہے تو اس زبان شگافتہ
 قلم کی کیا مجال ہے۔ مجبوراً گھبرائے بوکھلائے ایک ویرانہ میں گھس پڑے شہر کے شور و شر
 اور دشمنوں کی نظر سے ذرا امان ملی۔ چونکہ بادشاہ عالم کی نوازش کا حال ابھی ابھی معلوم ہو چکا
 تھا اس لئے یہ رائے قرار پائی کہ چند گھوڑے مہیا کئے جائیں۔ اور دار الخلافہ (فتیخور) کو چلیں
 اور فلان شخص کے گھر میں جس کی راست بازی مدت سے چلی آتی ہے اُتر پڑیں۔ ممکن ہے
 یہ غوغا ختم جائے۔ اور بادشاہ دست رحم و شفقت برٹھائیں۔ الغرض تجربہ کاروں کا ایسا
 سامان سفر کیا۔ ایسی رات میں جو حاسدوں کے دل سے بھی زیادہ تاریک۔ اور بکواس
 کرنے والے داستان گویوں کے قصہ سے بھی کہیں لمبی تھی ہم چل کھڑے ہوئے۔ رہنما کی
 ناتجربہ کاری اور گمراہی سے بھورہ ہوتے اُس اندھیرنگری میں پہونچے۔ وہ معاملہ شناس اگرچہ
 متزلزل نہ ہوا۔ لیکن ایسے ڈراو نے قصہ بیان کئے کہ بیان سے باہر ہیں۔ اور از روے
 مہربانی زبان پر لایا کہ اب وقت ہاتھ سے جا چکا ہے۔ اور بادشاہ کا دل تم سے کسی قدر آزرده
 ہے۔ اگر اس سے پہلے آتے تو کوئی صدمہ نہ پہونچتا اور مشکل کام آسانی سے بن جاتا۔ قریب میں
 ایک گاؤں کا ہمیں پتہ ہے کچھ دنوں اُس گمنام مقام میں بسر کرو۔ یہاں تک کہ دل مقدس
 بادشاہ کا نوازش پر مائل ہو۔ ایک گاڑی میں بٹھا کر ہمیں اُدھر روانہ کر دیا۔ طرح طرح کی مہیبت
 سے ہم ہلنا رہے۔ جب ہم اُس گاؤں میں پہونچے تو جس زمیندار کے خیال سے ہمیں وہاں
 بھیجا تھا وہ موجود نہ تھا۔ اس اُجاڑنگری میں ہم بیکار جا اُترے۔ گاؤں کے داروغہ کو ایک
 کاغذ کے پڑھوانے کی ضرورت تھی۔ اور ہماری پیشانی سے اُس نے ہم کو پڑھا لکھا سمجھ
 لیا تھا۔ اس لئے ہمیں بلا بھیجا۔ چونکہ وقت تنگ تھا ہم نے جانے سے انکار کر دیا۔ تھوڑی
 ہی دیر میں معلوم ہوا کہ اُن بد دماغ ظالموں میں سے کسی ایک کا یہ گاؤں ہے۔ اور یہ قونی
 سے ہم کو یہاں بھیج دیا ہے۔ بڑی بیچینی اور اندوہ کے ساتھ ہم نے اپنے آپ کو اُس مقام
 سے نکالا۔

صفحہ ۱۲۰۔ صفحہ ۱۲۱

اور ایک انجان رہبر کو ساتھ لیکر دار الخلافہ آگرہ کے ایک گاؤں کی طرف جہاں سے ایک
 آشنا کی بوائی تھی ہم چل پڑے۔ اُس دن قریب تیس کوس کے گراہ چل کر مقصود کا گاہ تک پہونچے۔

۱۱۶۱ - ۱۱۶۲

h71

[illegible][illegible]

05-11-05 vhd

۱۲۱

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

~~$$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$$~~[illegible]

[illegible][illegible]

نہیں کہیں کہیں سے

نہیں کہیں کہیں سے

نہیں کہیں کہیں سے

نہیں کہیں کہیں سے

نہیں کہیں کہیں سے

۱۴۰۴ - ۱۴۰۵

141

آیت پروردگار تعالیٰ که در این آیه فرموده است: **وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُخَرِّجَكَ مِنْ حِلِّهِ** (و تو کتاب را نخوانی تا که از حلال آن خارج نکند) این را باید در نظر داشت که این آیه در مورد کتاب است و نه در مورد چیز دیگر.

و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج می‌کند، باید آن را کنار بگذارد و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج نمی‌کند، باید آن را بخواند. و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج می‌کند، باید آن را کنار بگذارد و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج نمی‌کند، باید آن را بخواند.

و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج می‌کند، باید آن را کنار بگذارد و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج نمی‌کند، باید آن را بخواند. و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج می‌کند، باید آن را کنار بگذارد و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج نمی‌کند، باید آن را بخواند.

الحاججه ۹۹ - حججه ۱۰۰

و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج می‌کند، باید آن را کنار بگذارد و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج نمی‌کند، باید آن را بخواند. و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج می‌کند، باید آن را کنار بگذارد و اگر کسی کتابی را بخواند که در آن چیزی است که از حلال آن خارج نمی‌کند، باید آن را بخواند.

۱۔ لکھنؤ میں ایک شخص نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۲۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۳۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۴۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۵۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۶۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۷۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۸۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۹۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۰۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے

۱۱۔ لکھنؤ میں ایک شخص نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے

۱۲۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۳۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۴۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۵۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۶۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۷۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۸۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۱۹۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے
 ۲۰۔ ایک لکھنوی نے ایک لکھنوی کو دیکھا کہ وہ ایک لکھنوی سے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

بوجود جائی بخیر طبعی ای در تشریح است -

05-16-2060

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۱ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۲ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۳ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۴ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۵ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۶ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۷ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۸ - چہرہ چہرہ
 ۱۰۹ - چہرہ چہرہ
 ۱۱۰ - چہرہ چہرہ

[illegible]

سکه خردی که در دست است
و این سکه را که در دست است
و این سکه را که در دست است

من خواجہ محمد ابراہیم آقہ
 زکریا آقا

وہابیہ - قرقر ۱۵

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے۔ اور وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے۔

1950-1951

۱۰۰. ترتر چہ سب سے زیادہ ترتر ہے

۱۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۲۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۳۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۴۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۵۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۶۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۷۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۸۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۹۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔
 ۱۰۔ اگرچہ میں نے اپنے دل سے یہ بات چھپائی ہے مگر
 اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے کیا کیا ہے۔

[illegible]

००७४-००७५

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

۱۔ حق تعالیٰ کی تعریف و ثناء
 ۲۔ حق تعالیٰ کی صفات و اوصاف
 ۳۔ حق تعالیٰ کی مخلوق و کائنات
 ۴۔ حق تعالیٰ کی رحمت و کرم
 ۵۔ حق تعالیٰ کی عبادت و توحید
 ۶۔ حق تعالیٰ کی رسالت و انبیاء
 ۷۔ حق تعالیٰ کی شریعت و احکام
 ۸۔ حق تعالیٰ کی جزا و سزا
 ۹۔ حق تعالیٰ کی قدرت و علم
 ۱۰۔ حق تعالیٰ کی غیب و کشف

استرین و قوت و متبذ و ای
و استرین و قوت و متبذ و ای

[illegible]

۱- اولاً در این کتاب که در این کتاب است
ترجمه کرده و در این کتاب که در این کتاب است
۲- این کتاب که در این کتاب است
۳- این کتاب که در این کتاب است
۴- این کتاب که در این کتاب است

۵- این کتاب که در این کتاب است
۶- این کتاب که در این کتاب است
۷- این کتاب که در این کتاب است
۸- این کتاب که در این کتاب است
۹- این کتاب که در این کتاب است

۱۰- این کتاب که در این کتاب است
۱۱- این کتاب که در این کتاب است
۱۲- این کتاب که در این کتاب است
۱۳- این کتاب که در این کتاب است
۱۴- این کتاب که در این کتاب است

۱۵- این کتاب که در این کتاب است
۱۶- این کتاب که در این کتاب است
۱۷- این کتاب که در این کتاب است
۱۸- این کتاب که در این کتاب است
۱۹- این کتاب که در این کتاب است

۲۰- این کتاب که در این کتاب است
۲۱- این کتاب که در این کتاب است
۲۲- این کتاب که در این کتاب است
۲۳- این کتاب که در این کتاب است
۲۴- این کتاب که در این کتاب است

→ ၁၄၂၆၆၆၆၆၆၆

۱۰۰

[Handwritten signature]

[illegible]

ممدون سترالو، کیو، سمیو

۱۶۷۸-۱۶۷۹

[illegible][illegible]

۱۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ
 اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۲۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۳۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۴۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۵۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۶۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۷۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۸۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۹۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے
 ۱۰۔ یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو خدا کا بندہ کہے

[illegible]

یہ ہے کہ جو شخص اپنے دل سے اللہ کو یاد کرے اور اس کی حمد و ثناء کرتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وہی ہے۔

00577-005061

۱۴۹۴
 در روز شنبه بیستم از شهر تبریز
 در روز شنبه بیستم از شهر تبریز

چنانکہ سب سے پہلے ان کے خیالوں میں
 یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کے لئے ایک
 ایسا مقام ہے جہاں ان کے لئے ایک
 ایسا مقام ہے جہاں ان کے لئے ایک
 ایسا مقام ہے جہاں ان کے لئے ایک

[illegible][illegible]

411

[illegible]

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نہایت ہی عجیب و غریب ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اس کی طرف سے ایک نیا عالم پیدا ہوگا۔

۱۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو دوستی کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو دوستی کا ارادہ کرے۔
 ۲۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو دشمنی کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو دشمنی کا ارادہ کرے۔
 ۳۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو بیعت کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو بیعت کا ارادہ کرے۔
 ۴۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو عداوت کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو عداوت کا ارادہ کرے۔
 ۵۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو محبت کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو محبت کا ارادہ کرے۔
 ۶۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو نفرت کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو نفرت کا ارادہ کرے۔
 ۷۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو کینه کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو کینه کا ارادہ کرے۔
 ۸۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو بغض کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو بغض کا ارادہ کرے۔
 ۹۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو حسد کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو حسد کا ارادہ کرے۔
 ۱۰۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو کینه و بغض کا ارادہ کیا تو اسے پہلے اپنے دل سے اس کو نکال دے اور پھر اس کو کینه و بغض کا ارادہ کرے۔

۱۰۰-۱۰۱

[illegible]

[illegible]

0060-547

† ۱۰۰۰۰۰۰۰ †

[illegible]

۱۷۱-۱۷۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

عاجلہ فیروزہ

کثیر بار سے غرق ہو گئے ہیں،
آگ لپٹ کر مرنے لگے ہیں۔

[illegible]

۱۔ اچھے اور بُرے بھائی کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک بھائی غریب ہو اور دوسرا ثروتمند ہو۔
 ۲۔ اچھے اور بُرے دوست کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک دوست سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۳۔ اچھے اور بُرے بھائی کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک بھائی سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۴۔ اچھے اور بُرے دوست کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک دوست سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۵۔ اچھے اور بُرے بھائی کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک بھائی سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۶۔ اچھے اور بُرے دوست کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک دوست سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۷۔ اچھے اور بُرے بھائی کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک بھائی سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۸۔ اچھے اور بُرے دوست کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک دوست سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۹۔ اچھے اور بُرے بھائی کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک بھائی سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔
 ۱۰۔ اچھے اور بُرے دوست کے درمیان جو اختلاف ہو۔ مثلاً اگر ایک دوست سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو۔

[illegible][illegible]

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا
سب دی سہا شت اہا ہے

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

لی و ہے ایچا کی تہہ ہا

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

جینتہ - ۱۸۶۵ء

سید احمد - میرزا محمد علی

47

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

००७४-००७५

* در بیان این که چه کسی است و کیست - سید، اگر چه

[illegible]

وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا

پہلے اس قدر کہتے ہیں کہ ۱۔ یہ مذہب جو اب ان کے دل کو فتح کر رہا ہے، وہ اس قدر اچھا ہے کہ اس کو
- ۲۔ یہ مذہب ان کے دل کو فتح کر رہا ہے کہ ان کے دل کو فتح کر رہا ہے کہ ان کے دل کو فتح کر رہا ہے
یہ مذہب ان کے دل کو فتح کر رہا ہے کہ ان کے دل کو فتح کر رہا ہے کہ ان کے دل کو فتح کر رہا ہے

۴۰۰

ਸਿੱਖਾਂ ਦੇ ਸਿੱਖਿਆ ਮੰਤਵਾਂ ਦੇ ਅਨੁਸਾਰ ਸਿੱਖਾਂ ਦੀ ਸਿੱਖਿਆ ਦੇ ਮੰਤਵਾਂ ਦੇ ਅਨੁਸਾਰ

۱۰ - در این کتاب، به بیان احوال و سیرت ائمه اطهار علیهم السلام پرداخته شده است.

۵۹۵ - خوارزمی کی سیرت

[illegible]

ختم کرنے کا حکم دے کر فرمایا۔ کہ پہلے افسانہ ملکہ من تر ازو سے سخن میں تو لایا جاوے (کہا جائے)
تھوڑی مدت میں اُس نے اختتام کا غازہ اپنے چہرہ پر ملا۔ اور مرتبہ بلند تحسین کا اُس نے
حاصل کیا۔ اور اُس کا نامہ میں بہت سے جادو طلسم حکمت کے درج کئے گئے۔ چنانچہ خود
فیضی فرماتے ہیں۔ ثنوی

میرے قلم کی آواز نے اندھیری راتوں میں بہت سے سوئے ہوئے معانی
کو بیدار کیا ہے۔ جب میں نے دل و زبان کو بگھلایا ہے تب یہ نقش میں اہل عالم
کو دکھاسکا ہوں۔ ہزاروں جادو اور منتر میں نے تار سے باندھے ہیں۔
تب یہ ثنوی تیار کی ہے۔ افسانہ تو نیند کا ڈھیر لگا دیتا ہے۔ لیکن میں
اس افسانہ سے بیدار ہو گیا ہوں۔

ایسیوں رات مہرماہ الہی چالیس سن جلوس اتوار کے دن دسویں صفر ۱۳۸۷ھ کو جبکہ
فیضی مرکز ادوار کی تصنیف میں منہمک تھے فرمان الہی (پیام موت) آگیا۔ اور وہ آزاد (فیضی)
جو موت سے خبردار تھا بڑی خوشی کے ساتھ عالم بالا کی طرف چل دیا۔ نظم
جسم خاکی کو زمیں پر چھوڑا۔ اور جان و عقل کو آسمان پر لے گیا۔ اپنی جان گرامی
آباء علوی کو واپس دے دی۔ اور جسم خاکی زمین کے سپرد کر دیا۔ اور دوسری
جان (معرفت) کہ مخلوق میری اخلاق کوئی کو نہیں جانتی ہے۔ جانان (خدا)
کے سپرد کر دی (مغلطہ کی جگہ مغلطہ اچھا ہے) صاف شراب کی تلچٹ سے مل
گئی تھی۔ وہ صاف خم کے سرے پر آئی اور تلچٹ سے الگ ہو گئی۔

مغشوقہ سخنوری سوگ میں بیٹھی یعنی عروس سخن رائد ہو گئی۔ اور بہت سے آدمیوں نے
مضیق غم میں جگہ پائی یعنی غمناک ہوئے۔ اکبر جو حقیقت شناس ہیں اُن کا دل بھی بھر آیا۔ کہ
ایسا حکیم مراح مرگیا اور اُس محفل اخلاص کی مسد کے صدر نشین (یعنی فیضی مر گئے) کا جام
حیات لبریز ہو گیا۔ شاہزادگان (سینم و انیال و مراد بخش) بلند ذات نے اظہار افسوس کیا
کہ استاد وانا دل۔ مزاجدان۔ خود آموز سیرگاہ بزم حضور سے دور ہی اختیار کر لی۔ یعنی
مر کر ہمارے پاس سے چلے گئے۔ بڑے بڑے سردار و اراکین سلطنت کے گلدستہ شادی
سے تروتازگی جاتی رہی یعنی لیل ہو گئے۔ کہ سردار یاران بزم و رزم (فیضی) کا پیانہ زندگانی
بھگیا۔ اہل غرض کی امیدیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں۔ عاتل مشکلات زمانہ (فیضی) نے سامان

افروز سامعین ہوئے۔ اور اُسی مخزن اسرار کی طرح نیرنگی نفس و سخن و قلم و آفرینش و دل و علم و نظر و تمیز میں کثرت سے موتی اُن کی ضمیر دریا بار سے ٹپکے۔ اور اُس فرید زمانہ کی دیدہ وری سے منتظم ہوئے۔ ملک کے مالک (اکبر) نے اُس چہرہ نمائے حقیقت (مرکز ادوار) کو مرآۃ القلوب کے بزرگ خطاب سے روشناس ہر دو عالم کیا۔ چونکہ ہمت فیضی محراب آگاہی کا مقمہ (گو شوارہ - زینت) تھی خاطر متنفرد (دُنیا) کسی چیز میں مشغول نہ ہوتی تھی۔ اور بوجہ مستعدی و انہماک ہر ساعت ایک نیا نقش بر روئے کار لاتا تھا۔ اور ایک کام ارادہ کے سامنے رکھ دیتا تھا۔ یعنی اور اور کام آپڑتے تھے۔ یہاں تک کہ اُسی زمانہ سے قریب پانچ جادو بھری ثنویوں کے عنوانات کچھ ہوش افزا داستانوں کے ساتھ سخن شناس آگاہ دل لوگوں کے کانوں کے نشاط آرا ہوئے۔ اور اُن کے ارادۂ بلن کی وجہ سے ختم نہ ہوئیں۔ چونکہ بنیاد شعر و شاعری تخیل و کذب پر رکھی گئی ہے اس لئے بادشاہ جان کی فطرت پاک اُس کی طرف کتر مائل ہوتی ہے۔ اور اُس خاکہ خیالی کی اکبر کے نزدیک کوئی وقعت نہ تھی۔ باوجود اس حالت کے کہ اکبر کو شعر سے رغبت نہ تھی۔ اور اُس یکتاے بزم شناسائی (فیضی) کو بوجہ حقیقت شناس ہونے کے بحیثیت ایک شاعر کے منتخب نہیں کیا تھا۔ پھر بھی یہ خواہش کیا کرتے تھے۔ جو اپر آبدار (مضامین و اشعار) دریائے ضمیر آسمان سیر فیضی سے ساحل فصاحت پر آجائیں۔ یعنی یہ ثنویاں ختم کی جائیں۔ لیکن درستی ارادہ و یاوری سعادت کی وجہ سے باوجود اعلیٰ قوت شاعری کے یہ جوش دلی (تصنیف ثنوی میں) کتر اس حشریہ وانش سے ظہور میں آتا تھا۔ اور اپنے آپ کو (فیضی) شعر اسے الگ رکھتے تھے۔ اور زیادہ تر شاعری سے دُور رہ کر پرانی حکمت کی کتابوں میں غور و خوض کیا کرتے تھے۔ اور اپنے اوقات کا لحاظ کر کے ہر نفس صنعت ہائے الہی میں سوچ بچار کیا کرتے تھے۔ ہر چند کہ حوافق ان خیر اندیش اُن پانچ بلند بنیاد قصروں (خمسہ) کے اُٹھانے (بلن کرنے) میں کوشش کرتے تھے۔ مگر کچھ مفید نہ ہوتی تھی۔ اور روز افزوں باطنی انکشافات کی وجہ سے ہمہ تن ارادۂ دلی نقش ہستی کے مٹانے پر رہتا تھا۔ ایوان شہرت کے منقش کرنے کا قصد بالکل نہ رکھتے تھے۔ (نکارین سابق - صحیح - نکارین کردن) *

الفاظ کس طرح روشن دان دل میں داخل ہو کر بزم آرا سے نشاط میں۔ ندرت مضامین نو لکھوں
یا نیزنگی الفاظ مانوس بیان کروں۔ ترجمہ بیت

یہ تو عقل کے لئے نور ہے افسانہ نہیں ہے۔ آشنائے علم جانتا ہے یہ بیگانہ

وغیر مانوس نہیں ہے ۴

جبکہ اساس کلام گونیا نے معرفت میں ہو تو وہ زبان خموشی سے مدح کا سزاوار ہوتا
ہے۔ یہ طاقت کہاں کہ دریا کو گھڑے میں سمایا جائے۔ اور یہ قوت کہاں کہ سمندر کو قطرہ
میں پیش کیا جائے۔ ہر صنعت اُس کی زبان حقیقت سراپنے ساتھ رکھتی ہے علی الخصوص
جبکہ کلام دلپذیر ہو۔ مجھے کیا پڑی ہے کہ شرکت کی کشمکش میں پھنسون۔ اور چادر حیا کو دل کے
کاندھے سے اوتار دوں قطعہ

سخن کو مدح کی حاجت نہیں ہے تو دریا کو نہ سکھلا جوش کھانا

کہیگا کان میں محرم کے خود راز تو بلبل کو نہ بتلا گیت گانا

مجبوراً اُس سے (تعریف) ہاتھ اٹھا کر نیزنگ سازی زمانہ کو لکھتا ہے۔ اور نصیحت
سننے اور عبرت حاصل کرنے کا منتر سکھاتا ہے۔ اکتیسویں سال جلوس ۱۹۲۳ء میں اُس
رفیضی شہسوار میدان سخنوری کا ارادہ ہوا کہ زمین خمسہ نظامی کو اپنی طبع بلند کا جولا نگاہ
بنائے۔ اور مقابل میں مخزن اسرار نظامی کے مرکز ادوار تین ہزار اشعار کے ساتھ
گوہر بصیرت کی بڑھانے والی ہو۔ اور مقابل میں خسرو شیریں کے سلیمان و بلقیس مثل
ایک ثمر نور سیاہ کے عقل کے خانہ بارغ سے ظاہر ہو۔ اور بجائے لیلیٰ مجنوں کے مثنوی
نادر من کہ ہنرستان کے پڑانے قصوں میں سے ہے دل فیضی سے ٹپکے (نکلے)

صفحہ ۳۴ - صفحہ ۲۵

اور ہر ایک مثنوی چار ہزار بیت سے زائد بلند نامی اختیار کرے۔ اور وزن ہفت
پیکر میں ہفت کشور پانچ ہزار بیت کے ساتھ آبادی پذیر ہو۔ اور بحر سکندر نامہ
میں اکبر نامہ لکھنا قرار پایا۔ کہ سکندر نامہ کے اشعار کے موافق اُس میں دفتر شکوہ
شاہنشاہی میں سے ایک فہرست لکھ دی جائے۔ اُنہی زمانہ میں پہلی کتاب (مرکز ادوار)
شروع کر دی گئی۔ اور اگلے لوگوں کی طرح حروف بسم اللہ کے رموز میں چند اشعار سامعہ

میرے دل مشتاق کا کہ کوتاہ خیالی متکلمان سے تنگ آکر زندگی ظاہر سے سیر ہو چکا تھا) بھوت افزا ہوا۔ باوجودیکہ اُس مجموعہ کا خط ایسا خراب ہے کہ نازک طبع لوگوں کو اُس کی بدخطی نہایت ناگوار ہے۔ مگر اس لئے کہ باعث رونق بازار خود ہے لہذا امیری نظر اُس کے حسن باطنی پر (خوبی مضامین) پڑی۔ اور رافت عام کی وجہ سے جو میری فطرت میں داخل ہے۔ اُس کے مطالعہ میں مشغول ہو کر خون جگر سے اُس مجموعہ کی سیاہی ظاہری کو دل کی سیاض (سپی۔ سی و کتاب) پر آراستہ کیا اور شریکوں کی شرکت کے بغیر پردہ نشینان پردہ حکمت (مضامین حکمیہ) کا تماشا کر کے خوش ہوتا تھا۔ اور ہمیشہ یہ بات دل میں آتی تھی۔ کہ عام فائدہ اور خود آموزی کے لئے اس مجموعہ کمال کو پورے طور سے اس کی عبارت یونانی یا عربی دقیق کے لباس سے نکال کر ایسا لباس سہل عبارت عربی کا پہنا دیا جائے۔ کہ عربی کے مبتدی بھی اُس کے جمال عالم افروز کا نظارہ کر سکیں۔ تاکہ طالبان بصیرت معنوی دولت مند حقیقی ہو جائیں (یعنی اُسے سمجھ سکیں) اور اگر موقع ملے تو فارسی ترجمہ بھی کر دیا جائے تاکہ نادان عجم بھی اُس سے بہرہ ور ہو جائیں۔ الحمد للہ کہ پہلا مطلب پورا ہو گیا۔ یعنی سہل عبارت عربی میں لکھ لیا اور بہت کھوڑے مقامات اس مجموعہ کے ایسے باقی رہے کہ جن کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو :

صفحہ ۳۳ - صفحہ ۲۵

اور عبارت پیچیدہ و دشوار کو اعانت وقت کی بدولت کھوڑے سے غور کے بعد حل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح باتوں سے مستفید کیا ہے۔ اسی طرح عمل سے بھی مالدار کر دے۔ اور دل متقیم کی پناہ گاہ میں پونہ نچاوے۔ اور اس مجموعہ برگزیدہ حکمت کو زمانہ تجرد کے ذخیرہ کے لئے اپنے کچکول میں شامل کر لیا۔ امید ہے کہ کام آئے گا :

خاتمہ ثنوی مرکز ادوار شیخ الوافی فیض فیضی

شکر خدا و ثنا سے قادر و توانا کہ ثنوی مرکز ادوار فیضی تیار ہو گئی اور پراگنہ موقی انتظام کی لڑی میں پرو دیئے گئے۔ شعراے دور میں خوب جانتے ہیں کہ آسمانی پردہ نشین (مضامین) نہا سخاۃ معنی سے کس طرح بلندی حرف پر چل رہے ہیں۔ اور نو واردان گوہرین

ایسے شخص سے اس قسم کی (اعتراض والی) باتیں لکھو اور رہا ہے۔ اور اب اُس کو اپنے اہتمام بطلان پر اور بھی ناز کرنا چاہیئے۔ کہ مجھ ایسے طالب صلح کل کو آسودہ خاطر ان کو بے عدم (مردگان) کے ساتھ جھگڑا کرنے کے خمارستان میں پھنساتا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ فریب پیشہ نے ماضی و حال کو اپنے مقصد میں گذارا ہے۔ یعنی ہر زمانہ میں سب کو فریب دیتا رہا ہے۔ اور آئندہ کے دسہم و دسہم کرنے کی فکر میں ہے۔ یہ میری بکواس ہے کہ اپنے نفس بید کے جرم کو میں زمانہ پر نگاتا ہوں۔ اے ابوالفضل کیا تجھ کو خلل و بارغ ہو گیا ہے کہ کبھی تو نادانستی میں زمانہ پر زبان اعتراض کھولتا ہے۔ اور کبھی زمانہ کو چھوڑ کر نفس کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ مجبور قابلیت یعنی انسان کو زبان کو تاء اور دست بریدہ اور پاؤں شکستہ دیا ہے یعنی انسان مجبور محض ہے لہذا یہود و نہ یک اور خموش رہ۔ ۲۴ ربیع الاول ۹۹۶ھ میں لکھا گیا۔ اے اللہ ہم کو راہ راست کی ہدایت کر۔ نوشتہ ابوالفضل بن مبارک ۶

صفحہ ۳۲ - ۳۲۹ - مجموعہ کی پشت پر لکھا تھا

یہ ایک مجموعہ ہے متوسط میاں تبحر و تعلق کہ سادہ لوحاں کو بے نشیب کو اعانت اعمال سے سرحد علو پر (کہ درحقیقت راہ ہائے مقاصد کے میانہ رو و نیکی منزل ہے) پہونچاتا ہے۔ اور ہوشمن دان بلند پرواز دور بین کو بارادہ حصول علو توسط میں لاکر سرگردان باد یہ طلب بنا دیتا ہے۔ لکھنے والا اس عبارت کا ابوالفضل بن مبارک ہے۔ جو کشاکش فہم بلند فطرت بلند و اعمال پست و زندگی بد میں محل ماتم و سرور بن رہا ہے۔ اے اللہ استقلال عطا فرمانا کہ ماتم یا سرور زمانہ سے متزلزل نہ ہو جاؤں یا عنفا کے شہر عنایت کرتا کہ بلند پروازی کر کے تجھ تک پہونچ سکوں یا فنا ہو کر تجھ میں ملی جاؤں۔ ۲۸ ربیع الثانی ۹۹۸ھ دارالفاخرہ لاہور میں لکھا گیا۔ محفوظ رکھا جائے ہدایت سے ۶

خاتمہ مجموعہ حکما

وہ مجموعہ جو شتمل خود پروران دانش منش کی باتوں پر ہے اور وہ یاد نگار نشانہائے حکمائے سلف اور آنے والے روشن دل خواہان ہدایت کے لئے تبصرہ ہو سکتا ہے بطریق عاریت حقیقی (کیونکہ مالک حقیقی ہر چیز کا خدا ہے) اور ملکیت عرفی کے (میرے پاس ہے)

خاتمہ منتخب دیوان کمال اسماعیل صفہائی

مجھے جو یائے بصیرت کو اُس بیان معرفت نے جو ابتداء سے دیدان کمال اسماعیل
 کند عقیدت میں پیمانس لیا۔ اور وہ مجھ کو غارستان بے بوستان ستائش ریح
 اور خواہش کی مالت نزع میں اور کینہ برادران دُنیا کی مذمت گاہ میں کھینچ کر لے
 ستائش امرا و اطہار تمنا و ہجو اہل دُنیا کے مضامین اُس میں دیکھے۔ کبھی تو بیچ پر خوش
 والے میکر دل کو اس طرف وہ دیوان لگاتا تھا کہ کلام کے بہت سے درجے۔
 کہ کمال اسماعیل اپنے کلام میں چند باتیں معاملہ دانی اور حقیقت شناسی کی کہہ اُ
 میکر دل بجا اصل کی شورش میں کچھ سکون پیدا ہو۔ اور کبھی میرا دل بیودہ گردا
 خیال کی طرف لاتا تھا کہ بات کے بہت سے مرتبے ہیں۔ اگر بارگاہ حقیقت میں
 پہنچا سکتا ہے۔ تو کلام کے نشیروں فراز ہی کی شناخت اس سے پیدا ہو جا
 کبھی پابند طبیعت ہو کر زبور پسند کرنے والی عورتوں اور آرائش کرنے والے ہیج
 اُس کے اشعار ریح و ہجو کا اُن نظارہ کرنے والوں میں سے ہوتا تھا۔ جو ساوہ دا
 ہیں۔ ہر چہ کہ اُس کا دیوان جو مجھے ملا ہے بہت پریشان ہے اور باوجود پریشانی
 اُس میں نقصانات بھی ہیں۔ چونکہ بتوفیق الہی نا اہل نہیں ہوں۔ اس لئے مہمل کہ
 صحیح اور کامل نسخہ کے کوشش کی۔ اوندھاسید سہا کبھی دل خوش اور کبھی دل ناخوش
 اُس نگارستان ظاہری پر کہ بچوں کے پھسلانے کا سرمایہ اور ہرزہ کاروں
 الما ہیں ہے از اول تا آخر مطالعہ کر کے لکھنے والے ترکوں کی طرح اچھے بُرے کی تمیز
 کچھ اشعار نقل کر لئے۔ تاکہ میرے کجکیل کے جو میرے زمانہ جنون کا بڑا دھوکا یا
 ہو جائیں۔ اور یہ خاتمہ جو حقیقتہً دیباچہ ہے۔ ۶۰ صفحہ ختم کیا گیا بھلائی اور
 کہ دار الخلافہ لاہور میں لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ تجرد بعد از تعلق عطا فرمائے اور نو
 بھر جانا بعد از یک تعلق میسر کرے۔

کتاب صفات الشراف مصنفہ خواجہ نصیر الدین طوسی کی پشت پر

زمانہ اپنی باطل کاری کے سر پہ بالضرور بہت زیادہ دمت شفقت پھیرتا

ہے تمہاری نظر میں تو یہ مظاہر الہی ہیں سے ہے اور گلستان کا کام کرتا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد تم امن اصلی (مقام بقا) پر مشرف ہو جاؤ گے۔ اللہ کافی ہے اور باقی ہو س ہے۔ انجام وہی ہے جو خیر کے ساتھ ہو۔ ماہ شریور (کنیوار = اکتوبر) سال ۲۶ جلوس اکبر میں بمقام لاہور لکھا گیا:۔

خاتمہ منتخب حدیث حکیم سنائی غزنوی

عقل بڑھانے والی باتیں اور عقل زینت دینے والے معانی نے حکیم سنائی غزنوی کے (جو قلبی کے ظلمت آباد سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور تحقیق کے شیریں گھاٹ کی بواؤں کی جان خرد فرجام کے دماغ میں پونجی ہے۔ اور وہ نور آزادی سے منور ہوئے ہیں) مجھ شنادر دریا سے حقیقت کو خوش وقت کر دیا۔ اور ایک طرح سے مجھ آزاد کو (کہ پابندان دنیا کے ساتھ معاملہ فہمی کی وجہ سے صلح کل کا برتاؤ کرتا تھا اور اپنی ہمت کی وجہ سے اہل دنیا کا خواہان محبت تھا۔ تاکہ اطمینان خاطر کے وقت ان کے بار محبت کو دل سے نکال ڈالوں) متلع صلح کا نفع عطا کیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ سنائی قصیدہ گو کے کلام سے چمکتے ہوئے بیش قیمت موتی جو عقل کے کان کے لئے گوشوارہ ہونے کے سزاوار ہیں اخذ کر چکا تھا۔ لیکن سنائی مثنوی گو کے کلام سے تو میں کیمیا گر بن گیا۔ سنائی قصیدہ گو اگرچہ بڑا بھائی حکیم خاقانی کا ہے۔ لیکن سنائی مثنوی گو تو اس کا دادا ہونے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اگرچہ حکیم خاقانی (یعنی سنائی قصیدہ گو) کے کلام سے دل منور ہو گیا۔ لیکن وہ لذت جو کلام معجز نظام سنائی مثنوی گر سے حاصل ہوئی وہ بیان میں نہیں آسکتی۔ کیوں نہ ہو وہ تو محتاج دنیا تھا اور یہ پابن ثقیلی۔ وہ پانے والا افعال تجربہ کا تھا۔ اور یہ زینت دہندہ افعال تفرد۔ خدا کا شکر ہے کہ بعض اشد مدلیقہ الحقیقہ سے اپنے حالات کے منارب انتخاب کر لئے اور ۱۳ شوال ۹۹۹ھ میں دار السلطنت لاہور میں اس سے فراغت ہوئی۔ لیکن اس نسخہ حدیقہ میں چونکہ دس ہزار بیت سے زیادہ نہ تھیں اس لئے دل شتاق کو بھی سیر می نہ ہوئی۔ امید ہے کہ نسخہ کامل سے ایک اچھی مقدار اشعار کی انتخاب کی جائے گی۔ اے اللہ اقوال سے اعمال کی طرف لیجا۔ و پھر اعمال سے فراغت دلی و نور قلبی کا مرتبہ عنایت فرما۔ نوشتہ ابو الفضل بن مبارک۔

الہی کہ میری آب و گل میں دست قدرت کی امانت رکھی ہوئی ہے برادران دنیا اور ہم نشینوں کے لئے اس بازار پر سامان یعنی دیوان انوری سے کچھ سامان لے لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دئامت بشری سے نجات دیکر اور ارتکاب نفع ذاتی سے باز رکھ کر گوشہ گمنامی اپنی طبیعت کا طہیب بنا دے۔ تاکہ عیوویت الہی کا سزاوار ہو کر راہی ملک بقا ہو۔ اللہ کافی ہے اور اس کے بعد ہوس ہے۔ ۵ ربیع الاول سن ایک ہزار ہجری میں بہ نقش نادر بمقام لاہور لکھا گیا ہے۔

خاتمہ منتخب دیوان طہیر فاریابی

مشیت خدا نے اپنے اس مجبور و بیکس (ابو الفضل) کو بزم رنگین عام فریب یعنی دیوان طہیر فاریابی کے مطالعہ میں مشغول رکھ کر چند کنکریوں کو موتی ہونے کی غلط خیالی کے ساتھ سرمایہ خوشی بنا کر انتخاب کرنے کا حکم دیا۔ اے ابو الفضل تم بھی عجیب چیز ہو۔ کبھی تو قربت الہی پر بھی راضی نہیں ہوتے ہو (بلکہ محو مطلق ہو جانا چاہتے ہو) اور کبھی ہستی کی پست چیز و پر عاشق کی طرح مائل ہو جاتے ہو۔ تم جو اپنے نشیب و فراز کے مراتب کے پہچاننے میں عاجز ہو۔ تو پھر گروہ ہائے دنیا کی شناخت کا کیوں دعویٰ کرتے ہو۔ تم تو سخن گوئی کی بازار سے گوشہ سکوت میں آگئے تھے۔ پھر تمہیں کیا ہوا کہ تم اُلٹے پاؤں پھر آئے۔ اور مذاہل لافز کے پیچھے ہوئے۔ یہ تمہارا نفس مکار اس غلط خیالی کے ساتھ کہ مراتب سخنوری کے جمع کر نیکا سامان کہ جو حقیقتہً اعلیٰ سامان حکمت کا ہے۔ سرانجام پا جائے گا۔ کیونکہ بال پکڑ کے کھینچتا ہوا (بجبر) مذاہان بیہودہ گو (شعرا) کے دارالیقین میں تم کو لے آیا۔ اگر کم جو صلگی سے تم سے چپ نہیں رہا جاتا ہے تو ملک سخن میں تو قحط نہیں پڑا ہے۔ ایسے معاملات دنیا و آخرت کی باتیں کرو جن میں سچائی کا نور پایا جاتا ہو۔ ہر چند کہ تم آزاد لوگوں میں سے ہو مگر تقدیر غالب کچھ دنوں کے لئے تم کو گردن پکڑ کے دنیا کی طرف لی آئی ہے۔

صفحہ ۲۱ - صفحہ ۲۴

چونکہ نیک سختی حقیقی تمہیں حاصل ہے اس لئے قضا و قدر نے تمہیں چشم بینا اور گوش شنوائے ہیں جمعی تو یہ عالم دنیا جو بعض مجردان کو تہ نظر کی آنکھوں میں خارستان معلوم ہوتا

کی گردنوں میں ڈال کر ایک شور آسمان بی تمیزی یعنی نشیب آباد دنیا (زمین) میں نچا دیا۔ اور شراب و انانی طالب علمان کم حوصلہ کو خم بھر بھر کی دی۔ اور بازار صورت کے بزازوں (اہل سخن) کو جنہوں نے اس عالم فانی میں رکھ یہ شورش و فساد کا گھر ہے اور دیو کو رئیس بنانا اور سلیمان سے مزدوری کرنا جس کا اعلیٰ کام ہے۔ اور کسی جاہل اندھے کو کسی صاحب بصیرت پر ترجیح دینا اس کی عمدہ شائستگیوں میں سے ہے (نام بزرگی اور اسم سروری پایا ہے بدست کر کے کبھی تعریف قبول کرنے والا اور کبھی تعریف کرنے والا ان کو بنا دیا ہے۔ خرا کا شکر ہے کہ مجھ مخمور ہستی کو کیسے کہیں کہ اس دیوان الوری نے دانش کے جام سے کوئی جرعه نہیں عطا کیا۔ حالانکہ اس دیوان نے یہ قطعہ جو زینت خلعت انسانیت ہے میک پریش نظر رکھ دیا ہے۔ ترجمہ قطعہ

میں ہوں اور یہ عمدہ و پیمان ہے کہ فحیہ زیبائے دنیا کے ساتھ سہواً یا عمداً
کینوں کی طرح عشق نہ کرونگا۔ اگر قدرت دینے کی نہیں ہے تو کچھ پروا نہیں۔
الحمد للہ قوت نہ لینے کی تو مجھ میں موجود ہے +

لیکن اس دیوان سے مجھے ایسی بات ہاتھ نہ لگی جس سے میری افسردگی خمار کا علاج ہو
یا شوریدگی خاطر کے مفید ہو +

صفحہ ۳۰ - صفحہ ۲۲۶

جبکہ لبالب خم آسمانی یعنی دیوان ہائے حکیم سنائی و خاقانی شروانی میرے خمار بادہ
معرفت کا علاج نہ کر سکے تو ان ایسے خمار افزا جرعوں سے کہ برسیدیل ندرت کلمات تصنیف
و حکمت اس ندرت ہجو گو یعنی دیوان الوری سے ٹپکے ہیں کیا کام نکل سکتا ہے۔ الحاصل
بمقتضائے پست فطرتی بشری کہ ذات میں اس جو یاے راہ و دوز از مقصود میں پائی
جاتی ہے۔ اپنی حالت اور پسند کے موافق اس دیوان الوری سے کہ جس میں بحر لغافل
کے اور کچھ نہیں ہے چند باتیں انتخاب کر کے نقل کر لیں۔ اور بموجب مہربانی اعلیٰ

اہل سخن کا استعارہ بزازوں کے ساتھ اس محل پر مجھے اچھا نہ معلوم ہوا۔ جبکہ اس جملہ بھر میں
کوئی لفظ مناسب بزاز نہیں آیا۔ اس کی جگہ اگر لفظ میخ راں میکرہ ہو تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ۱۲ مترجم
عسہ بیان یہ چاہتا ہے کہ خماران کی جگہ خمار شکن ہو۔ معنی بنانے کے لئے ترجمہ میں مجھے
کچھ الفاظ بڑھانا پڑے +

والوں میں سے خیال کرتا تھا۔ یہ بتلا کر کہ میں عالم بے عمل ہوں۔ جو یا سنے عمل نیک بنا دیا۔
کما شکے خود خاقانی کہ اس کا کلام اتنا نفع پہنچاتا۔ کہ مراتب مذہبی کے نہ حاصل ہونے کی حسرت
سے نجات پا کر نگاشن سراے تناعت میں پہنچ جاتا۔ اگرچہ میرادل زیودہ گرد اس بات کو
جانتا ہے کہ صرف باتوں سے تصدیق حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور تحریر و تقریر سے سوا
دوسری مطلوب اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔

صفحہ ۲۹ - صفحہ ۲۴

لیکن بدبختی اور بد عقلی سے کسی تعلقہ مذہبی کا تو کیا ذکر اہمیت کی نگلی میں تو ایک گھر کی
بھی بنیاد نہیں رکھتا ہے۔ اور جیروانوں کی طرح نشیب و فراز صورت و جسم و بلند و پست الفاظ
و معانی کے گرد کبھی تو کامیاب اور کبھی جو یا سے مقصد نیک انفسی ہے۔ کچھ زمانہ تک مدرج
علمی و مراتب حکمی میں خاموت خانہ دل کو شبہ و شک کی کار روانہ کرنا کہ لباس ادراک کو جو
سوئی سے سیا نہیں جاسکتا اور تاکے سے ٹانگا نہیں جاسکتا۔ اپنے بیڈ ہنگے جسم پر سیتا
رہتا ہے۔ اور اپنے پیر ویران و قمر کو آباد چھو کر ایسے مہذبیوں کی کتابوں سے جو اپنے
حوصلہ بلند سے قربت کی چوٹی پر چڑھ کر گویا ہوئے ہیں ان کے معلومات عینی و قلبی میں
منہمک رہ کر غلط خیالی سے اپنی اس مشغولی کو مشغولی بخاراجان کر غلوت رعیت کو سر انجام
دیتا ہے۔ اور ہمیشہ بوجہ حیرانی و سرگردانی عربی و فارسی و منثور و نظم میں مشغول ہو کر ہٹائے
غیر مکر اپنے لئے بناتا ہے۔ یعنی اہل تصوف کی کتب عربی و فارسی و نظم و نثر کو دیکھ کر ان
میں سے انتخابات بلا تکرار کرتا رہتا ہے۔ فی الحال کہ انتخاب دیوان خاقانی سے فراغت ملی
اور چن باتیں جو موافق فرصت مناسب معلوم ہوئیں ان سے اپنے لئے ایک بت تیار کر لیا۔
اور آئندہ دو سہرت کی فکر ہے۔ اسے اشد حوادث خواہش کی تیز آواز ہی سے اُسے محفوظ
جگہ میں پہنچا دے۔ ۲۳ ماہ صفر سنہ ۱۰۸۵ میں دار الخلافہ لاہور میں لکھا گیا +

خاتمہ منتخب دیوان انوری

نگار خانہ معنوی و نقش آرا سے صوری یعنی عبارت و مفہوم دونوں سے خوب دیوان
انوری کہ جس نے سوز رنگین جلال اور ہزاروں رنگ برنگ کی کمندیں واقفان ملک سخن

صفحہ ۲۸ - صفحہ ۲۲۲

کہ راہ تو ظاہر نہیں اور رہنما غائب اور ناتوانی کثیر اور دشمن (نفس امارہ) پیرہن (پہلو) میں لہذا بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنے حدود و اندازہ سے باہر قدم نہ رکھنا چاہیئے اور جو باتیں مناسب حالت ہوں کتب گذشتہ گان سے انتخاب کر کے اس بیاض سادہ میں لکھ لے۔ اور اپنے آپ کو اے ابوالفضل جس طرح تو نے نادانی کے عالم بالا کے مقام حیرت مدوحہ میں نادان سمجھا ہے۔ اور ظاہر بھی کیا ہے۔ اب مبتدی مکتب دانش بن جا اس حالت پر تھوڑے دن بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ خواہش نفسانی یا ہدایت الہی نے اس گروہ فقر کے کلام عالی کے مطالعہ پر مستعد و آمادہ کیا۔ جس کو پیشوائے عارفان شیخ فرید الدین عطار نے سلک نظم میں منسلک کیا تھا۔ اُس میں سے جو مناسب وقت و حالت معلوم ہوا اسے لکھ لیا۔ اس سے فراغت کے بعد دیوان حکیم سنائی غزنوی کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ اور اپنے مناسب حال اور مجموعہ دانش میں سے انتخاب شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے باریافتہ درگاہ اور نظر کردہ کے انفاس پاک کی برکت سے اولاً اُس حیران انجن آفرینش (ابوالفضل) کے ظاہر و باطن کو اعمال ناپسندیدہ سے پاک کر کے اپنے اطوار پسندیدہ سے مزین کر دے۔ اور ثانیاً دوام آگاہی و حضور الہی سے مشرف کر کے وسعت گاہ رضا و خوشنودی میں رکھے۔ اور ثالثاً رہبری عنایت بے نہایت سے بلند تر کر کے عالم آزادی و فراغت کلی میں پہنچا دے اور محو کامل بنا کر قربت حقیقی عطا کرے۔ کابل سے پلٹتے وقت اطراف پشاور میں دسویں ربیع الاول ۱۳۹۸ھ میں لکھا گیا ۛ

خاتمہ انتخاب دیوان خاقانی

سخنِ پاک صوفیہ سے حکمت سیکھنے والا حکیم خاقانی کہ جس نے اپنے سے بہتر کسی مرشد کی صحبت نہیں پائی اور مرگیا۔ اور اُس کی قابلیت ظہور میں نہ آئی۔ اور پردہ پوشیدگی میں چھپی رہی اُس کے کلام نے میری ہمت میں جوش پیدا کر دیا۔ اور میری فطرت و عقل کو پاک و صاف کر دیا۔ اور مجھ باؤں میں آئے ہوئے کو جو قراشتباہ میں پڑا ہوا تھا۔ اپنے قول ثابت و عمل مناسب سے اپنے مرتبہ کا شناسا بنا دیا۔ اور مجھ سادہ لوح کو جس نے تکبر عمل میں قدم نہیں رکھا تھا۔ اور سخن شناسی کی بدستی کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑے غافل اور اعلیٰ معاملہ کرنے

اطمینان خاطر کا سر پتھر سے ٹکرایا۔ (طمینان جاتا رہا) اور دل جہم آغوش رہنا و تسلیم تھا۔
 اُس کا پردہ ناموس پھٹ گیا۔ کبھی تو نفس امارہ کا گناہ دل پر ہتھ پتا تھا۔ اور کبھی دل کا
 جرم نفس امارہ کے سرنگاتا تھا۔ یہاں تک کہ دل اس نفس امارہ کی پردہ وری حیا کرتا
 تھا۔ اور نفس اپنی عجائب کاری و مکاری سے دل کی آرائش کرتا تھا اس کو پھسلاتا تھا،
 یعنی تہ پابند صبر و رضا ہے۔ اسی طرح چند دن تک اس سرگردان مکتب دانائی کو زچہ و
 توجہ کے طمانچوں سے سرخوڑ رکھا کہ پھر یکایک اس خود سرا اور خود فروشی کا (نفس کا)
 سرخاک، مذلت پر گر پڑا یعنی مصاحب حکمت و صداقت و معین معرفت و خدا پرستی
 میر فتح اللہ شیرازی کا انتقال ہو گیا۔ اور شور و بزم اطمینان میں اور غوغا معرکہ رضا
 میں پہلے سے زیادہ مچ گیا۔ اور اس بے شرم کا (نفس کا) پردہ کار بہت زیادہ پھٹ
 گیا۔ یعنی نفس کا فریب صبر و رضا بے ظاہر ہو گیا، چونکہ نفس کا پیشہ فریب اور اُس کا کام
 مکر ہے ہزار تار و پیر سے اپنے آپ کو لباس رضا میں پھپھار کھنے کا اہتمام کرتا تھا۔ یہاں تک
 کہ بتقدیر آسمانی معین فطرت و برادرت و یار حمزہ و مددگار سفر حکیم ابو الفتح گیلانی مسافر
 ملک بقاء ہو گئے۔ اور ملشت ناموس اس مکر کا (نفس کا) بام سے گر پڑا۔ اور اُس کا راز
 فاش ہو گیا۔ اور نفس کی بازار حیلہ سازی کی بالکل کساد بازاری ہو گئی۔ یعنی جب کسی
 تدبیر سے اضطراب دور نہ ہو سکا تو نفس کا فریب معلوم ہو گیا۔ کہ اس نفس مکر کرنے
 بنا پر مصلحت وقت اپنا نام دل مطمئن رکھ چھوڑا ہے اور جنگ و دو عالم کو صلح کل کہہ رہا
 ہے۔ اور ناخوشی بقدر ذرات عالم کا نام رضا رکھا ہے۔ حالانکہ وسعت آباد دل میں
 رضا کا گمان نہیں اور صلح کل کا نشان نہیں۔ ایک مدت دراز تک گروہ عام میں ہو کر
 بیس پانچ سال اندوہ تھا۔ اور ظاہر و باطن کے اندھوں کی طرح بے صبر ہو کر اظہار اضطراب
 و قلق کرتا تھا۔ چونکہ چشمہ شیریں صداقت سے کام جان کو ایک گھونٹ حاصل تھا۔ لہذا
 مطالعہ کتب صوفیہ سے بسبب عزت اُن کتب کے اُس اضطراب سے باز رہا۔ اور
 اپنے کجکوی سے جو ناصح بے غرض اور داعی بے ریا ہے دور رہا۔ اور اس بنیاد
 کو اپنے دل مشغول غم کے سامنے رکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ عجیب معاملہ پیش
 آیا ہے ۔

نسان والے بھی اُس کی نیک بختی اور دانش سے از سر نو مستفید ہوں ترجمہ قطعہ
اپنا وہ حکمت و بصیرت کے آسمان کا آفتاب تھا۔ اب اُس نے موت کے بادلوں میں
لہذا سین چہرہ چھپا لیا ہے۔ وہ تو بمنزلہ روح کے تھا۔ اور روح کے لئے موت نہیں۔
ایں زندہ کا مرثیہ کیونکر کہوں ۴۰

پُر ۱۱ اس تیرہ بختی اور مروگی عیش کے زمانہ میں دل زخمی ورنجیدہ نے اپنی سمجھ کے موافق
نعمانی نظم و نشر کی کتابوں سے انتخاب کر کے ایک مجموعہ تیار کیا ہے۔ ممکن ہے کہ بیماری جان
دوبہن و دل اندہ ہمیں کچھ غلط قبول کرے۔ اور اس مرگستان موافقت و خزاں دوستداری
میسبا ہیں۔ ایک ہم زبان موافق اور ایک ایسا غم ربا کہ جس کا پتہ انسانوں میں نہیں لگتا
لیٹر ہو جائے۔ اور نفس و دیوانہ فطرت اور تجر و فریب کے لئے کہ ہمیشہ آزاد ہی کے قافلہ کا
کامرا ہے (اُس کے لئے یہ مجموعہ) ناصح فصیح زبان کا کام دے۔ افسوس کہ یہ انتخاب کا بڑا
سم جس میں دانا اور ہوشیار بھی چوک جاتے ہیں۔ مجھ ہندی نثر اد پریشان روزگار کی قوت
اور باہر ہے۔ لیکن میرے بھوکے دل نے معنی کی اشتہا کی وجہ سے موتیوں کی جگہ ٹھیکریاں
اندہ کنکریاں چن کر مشکل پسندوں کے لئے سرمایہ خجالت تیار کر دیا ہے۔ اور دل نا عاقبت
بار پش نے کلام کی پیاس (شوق) کی وجہ سے سراب گو سمندر جان لیا۔ لہذا مطعون
اب بیناں معترض ہو گیا۔ ترجمہ بیت

جس کو تو یا قوت بتا رہے وہ شیشہ ہے پھر پرکھ ولے جوہری کے ہاتھ اسے کیوں پچتا،
رحمہ اللہ اکبر ابو الفضل بن مبارک کہ میدان شہود کے تیز رو اور بارگاہ وجود کے دور بین
ہو فیوں کے کلام پاک کے دیکھنے سے خیال باطل میں پڑ گیا تھا۔ اور اپنے آپ کو
قراقی کی وحشت جا کے مطمئن لوگوں میں سے جان کر اس گروہ بلند مرتبہ صوفیہ میں منسوب
ہو دیتا تھا۔ اور نفس مکار نے مرتبہ صلح کل سے بڑھا کر محبت عامہ کے مرتبہ تک پہنچا کے
م معنے کے مستوں میں سے اُس کا ہونا اسے بتا دیا تھا (واماندہ بود و صحیح و اماندہ بود)۔

صفحہ ۲۷۔ صفحہ ۲۷۳ نو لکھنوری

مخ کہ یکا یک حسن سان بھری کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا۔ جن کو نفس بہودہ خیال اپنے
ہو ص ہم طریقوں میں سے اور اور مصائب زمانہ ترک تعلق سمجھتا تھا۔ ان کی موت سے

ہیں۔ ظہور میں لایا۔ یعنی جب گردش سپہ ربہ ہر سے واقعہ مرگ فیضی دنیا میں پیش آیا۔
 دانش آموز لوگ تیرہ روز گاری میں بیٹھے یعنی غمگین ہوئے۔ اور جو یائے حقیقت حقیقت
 جوئی کے ماتم میں بیٹھے یعنی فیضی کیا حقیقت پر وہی مرگئی۔ عیش و عشرت نے سر دیوار سے
 ٹکرایا ریا زنگانی ختم ہو گئی، اور نقش فرخندگی نشہ روزگار سے پھیل ڈالا گیا۔ اگر اتنی قوت
 ہوتی کہ آسمان سے لڑ سکتا اور زمانہ سے اُلجھ سکتا تب مجھے چین ہوتا۔ جب اس پرانے خیمہ
 (آسمان) کا تانا بانا توڑ کے پھینک دیتا اور رات اور دن کے پیوند کو جو راحت کی بانجھ
 اور سنج کی حاملہ ہیں توڑ پھوڑ ڈالتا قطعہ۔

صفحہ ۲۰۱ - صفحہ ۲۰۲ نو لکھنوی

اس نیلے خیمہ (آسمان) کی طرف جانے کا اگر مجھے راستہ ملتا۔ تو اس وقت اطمینان
 سے بیٹھتا جب اس کی رستیاں کاٹ کے پھینک دیتا۔ اور اسے ڈھکا دیتا۔ جس طرح آہ
 مظلوم آسمان تک پہنچتی ہے اسی طرح میرا ہاتھ اگر آسمان تک پہنچتا۔ یعنی اگر میرا بس آسما
 پر چلتا) تو اس کا سارا بدن طلسم توڑ پھوڑ ڈالتا۔

نہیں نہیں آسمان تو خود اہل زمین پر (جو سو گوار فیضی ہیں) شفق سے خون کے آنسو
 رو رہا ہے۔ اور زمانہ اہل زمانہ سے زیادہ پریشان حال ہے۔ قریب ہے کہ آسمان سے
 حرکت جاتی رہے (یعنی قیامت آجائے) اور اوراق سال و ماہ کے لپیٹ ڈالے
 جائیں۔ یعنی زمانہ ختم ہو جائے۔ جیسا کہ خاقانی ثنوی تحفۃ العراقرین میں فرماتے ہیں۔
 ترجمہ نظم اب یہ وقت ہے کہ زمانہ ختم ہو جائے۔ اور عدم کا سیلاب دروازہ سے
 داخل ہو۔ یہ بھی وقت ہے کہ ستاروں کے گھوڑے نعل اور سم دونوں گرا دیں۔ یعنی
 قیامت آجائے۔

استغفر اللہ میں یہ کیا بک رہا ہوں وہ حکیم ظاہر و باطن جس کا نفس معجز نہاد دنیا
 کے مردوں کو حیات جاودانی دیا کرتا تھا۔ اُسے عار موت کب لاحق ہو سکتی ہے۔ صرف
 یہ بات ہے کہ دنیا والوں کی بے شرمی و جنگجویی کی وجہ سے اس سرائے عاریتی (دنیا)
 سے اُس نے منہ موڑ لیا ہے اور پرانی تمنا آسمان والوں کی پوری کر دی۔ تاکہ دنیا والے
 بھی (بغاف و قدر نعمت بجز زوال) اُس کی کام بخشی کا اندازہ اور اُس کی آزاد منشی کا تخمینہ کر سکیں

رکھ۔ اللہ کافی ہے اور اُس کے بعد جو کچھ ہے ہوس ہے ۔

مجموعہ مشتمل بر نظم و نثر شیخ فیضی

الحمد للہ کہ یہ مانی کا اثر نگ جو دشوار پسندوں کا دلنشین اور تکتہ سنجوں کا برگزیدہ ہے یعنی مجموعہ فیضی تیار ہو گیا۔ اور خدا کی مدد سے جو معافی کا خزانہ کھول دینے والا ہے۔ یہ عجیب و غریب کتاب کہ سرمایہ عیش بیدار دلاں اور سوئے ہوئے نصیب والوں کے لئے افسانہ خواب ہے فراہم ہو گئی۔ چونکہ یہ پریشان خاطر (ابوالفضل) کثرت خدمت اور زیادتی خدمتگذاری سلطان عارفان (اکبر) سے (جو زینت دینے والے تخت ظاہر و باطن کے۔ سکندر کا ایسا شکوہ اور ارسطو کی ایسی دانش والے تحقیق کے منقش کرنے والے اور تقلید کے پگھلانے والے۔ چتر و تاج کو بلند کرنے والے۔ کشور و اقلیم میں بادشاہ بنانے والے ہیں۔ ترجمہ اشعار

اُس کے کینہ اور اُس کی محبت میں جیونٹی کے پاؤں کا فرق ہے۔ یعنی اس کا کینہ بھی مہر ہے۔ اُس کے سراور آسمان میں بال برابر تفاوت ہے۔ یعنی آسمان کا ایسا سر بلند ہے۔ اُس کے چلنے سے اُس کی راہ میں سے جو مچھر اڑے اُس کے لئے سرخرو و کی بارگاہ ہو نا سزاوار ہے) سبھی حکمت و دانش کی طرف جیسا کہ مشغول ہونا چاہیے تھا۔ منہمک نہ ہو سکا۔ اور اس خدمت گزاری کو اپنی خوش بختی کا سرمایہ اور سعادت اندوزی کی اکسیر جان کر اپنی تمام جوانی کو اس کار بزرگ میں صرف کر دیا۔ اور حکما کی باتوں کے انتخاب پر دل نہ لگاتا تھا۔ یہاں تک کہ زمانہ شعبہ بازار و چرخ فتنہ پر واز نے دسویں ماہ صفر ۹۸۳ھ ہجری میں واقعہ صبر شکن و جانگداز براء و نیک اعمال کا (یعنی سانچہ مرگ فیضی) جو رہنمائے جویائے حقیقت۔ اور حکمت سکھانے والے زمانہ کے۔ ہنگامہ آرا سے تیغ و قلم (یعنی ادیب و بہادر) جھنڈا بلند کرنے والے انسانیت و مروت و لیری کے نامرادوں کی مراد پوری کرنے والے۔ زمانہ کے زخمیوں پر مرہم لگانے والے۔ اکبر شاہ اسرار کے خزانچی۔ وزیروں کے دستور العمل۔ بیت

اُن کا چہرہ اُن کی راے سے جب روشن ہوا تو آفتاب کو اُس نے کار آفتاب (منور کرنا) سکھایا ۔

ہے کیونکہ محو مطلق ہو جاتا ہے۔ پاک ہے اللہ برتر و بزرگ۔ نوشتہ ابوالفضل بن مبارک
مدینہ شہر لاہور۔ ۹۹۶ھ

انتخاب اختتام ثنوی تحفۃ العراقین خاقانی شروانی

موجد سخن اور معنی کا ایجاد کرنے والا خود سرائی کی باتیں کرنے والا خاقانی جس نے
دنیا پر فریب کے ستائش آباد میں امرت کو زہر کے ساتھ اور زخم کو مرہم کے ساتھ ترکیب
دی ہے اور اس کا نام تحفۃ العراقین رکھا ہے۔ اگر مدح و ثنا پسند کرنے والے اہل عراق
اس کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اور اسے ایک تحفہ شے مان کر اس کی پرستش کریں۔ (تو کیا تعجب
کی بات ہوگی) کہاں ہے کوئی سردار اہل تمیز یا جو یائے تمیز تاکہ اس کتاب کے بارہ میں
مذاق حقیقت کے موافق چند باتیں کہے۔ کہ جس سے عالم مطمئن ہیں شور و شر کا نتیجہ نہ پیدا
ہو۔ لہذا یہی بہتر ہے کہ میں بھی تمام آدمیوں کی طرح اس کتاب کی کمند عشق اپنی گردن میں
ڈال کر پس خوردہ کھانے والا ہو جاؤں۔ اور اس ناگوار عیاش سے (تحفۃ العراقین سے)
جو پیشانی عقل کے لئے دلغ۔ اور نفس بشری کی پیشانی کے لئے نور چراغ ہے۔ کچھ اپنے
کجکول میں جسے محل خاص پر اور زبان مخصوص میں ابوالحرص کہتے ہیں لائے (یعنی کجکول
میں اس کا کچھ انتخاب لکھ لے) (دار کی جگہ آکر دیکھا ہے) ممکن ہے کہ معدہ حرص اس
سیاہ کرنے والے کاغذ اور تباہ کرنے والے دل (ابوالفضل) کا تحریر و بد اعمالی سے سیر
ہو جائے دیا اس کی سیاہ کاری ختم ہو جائے اور کتاب سے صرف نظر کر کے مضمون کی
طرف مشغول ہو جائے اور نقش سے نقاش کی طرف مائل ہو جائے۔ المختصر بہر حال اپنی
خود وفطرت کی خواہش کے موافق کہ وہ بھی درحقیقت مقاصد طبیعت سے ہے یا بموجب
تلاش طبیعت کہ لباس خرد میں سیدھے سادے لوگوں کو دھوکا دیا کرتا ہے۔ یا بلحاظ دیگر
اس تحفۃ العراقین سے جو کچھ بھلا معلوم ہوتا ہے یا ہم صحبتان زمانہ کی طبیعت کی ضیافت
کے لئے جو مناسب معلوم ہوتا ہے اپنے دوسرے منتخبات میں اسے بطور ضمیمہ شامل کئے

لیتا ہے۔ صفحہ ۲۵ مبارک علی ایڈیشن۔ صفحہ ۴۴ نو لکھنؤ

اسے انداس کو اپنی طرف مشغول رکھ کے موجود اس سے جو یا زار پریشانی ہیں بچائے

دیگر شعر کیا اور کار ہے تو کز زراعت بے خطر زرع کا دو ثلث زر سے ثلث باقی بھی ہے زر
 شرح شعر۔ زرع کھیتی۔ لفظ زرع میں تین حرف ہیں۔ دو ثلث یعنی دو حرف
 اول اُس کے زائے معجمہ اور رائے مہملہ ہیں جن کا مجموعہ زر ہوتا ہے۔ باقی ایک ثلث یعنی تیسرا
 حرف لفظ زرع کا عین مہملہ ہے اس سے اُس کا اسم عین مراد ہے۔ اور عربی میں لفظ عین
 کے بہت سے معنوں میں سے ایک معنی زر کے ہیں۔ لہذا زرع (کھیتی) ہمہ تن زر ہی
 زر ہے۔ پھر زراعت کیا نہ ہوئی تو اور کیا ہے ؟

اے بھائی (ابو الفضل یا نفس او) تو یہ کیا بیہودہ ہکتا ہے کہ زراعت یا کیا اچھی چیز
 ہے۔ ایسا نہیں بلکہ حرص کے معدہ کو جو چیز بھرو دے اور وجود کے تانے کو زر خالص بناؤ
 ایک مرتبہ میں (یعنی علم اخلاق اور شریعت میں) توقعات ہے۔ اور ایک مرتبہ میں (یعنی
 حکمت میں) صلح کل ہے۔ اور ایک حالت میں (یعنی مرتبہ انسانیت و نیک نفسی میں)
 محبت کائنات ہے۔ اب رہا چوتھا مرتبہ وہ مذہب تحقیق ہے۔ اس مرتبہ کو تو عارفان
 ہستی بھی نہیں پہنچتے ہیں تو پھر ایسی مخلوق جو دنیا میں مبتلا ہے اُس کا کیا ذکر۔ اس درگاہ
 تحقیق میں تو صلح کل مرتبہ کفر پر اور محبت کائنات ضلالت و گمراہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگ
 ولیوں نے فرمایا ہے کہ ”نیک لوگوں کی نیکیاں مقربان بارگاہ الہی کے حق میں بدیوں کا مرتبہ
 رکھتی ہیں“ ۔

صفحہ ۲۴ - صفحہ ۲۴ نو لکھنؤ

اے مخاطب تیرے دل قابل رحم میں یہ خیال نہ آئے کہ عدم توجہ بخدا کے کیا معنی
 ہیں۔ اور اس وجہ سے بطلان کے دوزخ میں تو گر پڑے۔ اے بھائی بیچارہ ممکن کے لئے
 ادراک ذات واجب منجملہ محال ہے۔ اور طلب محال ایک کارِ غیث ہے۔ لیکن ایسے ممکن
 ممکن کے لئے ممکن ہے جو ہم نشینی نفسِ ناطقہ سے مشرف ہو۔ اور علم راجح کو حاصل کر کے
 پہلے تو ذائل سے اپنے آپ کو پاک کر کے پھر فضائل سے آراستہ ہو کر مراتب علمی پر
 فائز ہوا ہو اور پھر حسن و قبح اشیائے سے تجاوز کر کے کہ محض اعتباری ہیں۔ حسن صورت
 اور سیرت کو جو کہ کا ایک جال ہے نظر انداز کر کے تخلیہ دل پر آمادہ ہوا ہو (یا سعادت یافتہ
 ہوا ہو) تو پھر ایسے شخص کی نزہت گاہ غماط میں مخلوق و خالق دونوں کی جگہ نہیں ہوتی

زبان کھولا کرتے ہیں کہ ہم ایسے پڑانے لڑکر جنگ آزمودہ کے ہوتے ہوئے ایک نا تجربہ کار
 راجہ الفضل کو کینگی دستی کے حفیض سے اٹھا کر لیاقت و قابلیت کے اوج و بلندی پر
 لیجانا اور سردار سپاہیوں کے ہمت و لباس (زمرہ) میں لے آنا کیا مناسب ہے، اُن کے
 دل و زبان پر بھی قفل لگا کر شرمندگی کے پسمینہ میں انہیں نہلا دیا جائے۔ یعنی خدمت شائستہ
 جنگ کر کے معترضین کو چپ کر دیا جائے۔ اور توفیق الہی کی رہنمائی سے اس بادشاہ عالی کے
 شکر نعمت کے بار سے بھی سبکدوش ہو کر میکے لئے ان نادانایان دنیا کے گروہ میں آدمیوں
 کی ایسی زندگی بسر کرنے کا سامان تیسرہ ہو جائے۔ اور اس خواہش اعلیٰ کے اسباب جو عمرہ
 بیان کی ہوئی ترکیب سے مہیا ہو گئے ہیں۔ سرانجام پاکر راجہ الفضل کامیاب ظاہر و باطن
 ہو جائے اور اگر اس خدمت کے انجام دینے کی مہلت لوگ نہ دیں اور اس بارغ سے گل
 چینی کا موقع ہاتھ نہ آئے۔ آپ ہی بتائیے کہ عمدہ ارادہ کے پورا کرنے کی حالت میں اس
 دنیا کے غدار سے رخصت ہونا بہتر ہے۔ یا غفلت میں رہ کر پردہ عدم میں چھپ
 جانا۔ لہذا یہ کام (قرار دادن ضوابط جزئیہ) صحیح ارادہ کی بنا پر نہ اُمیدوں کے پورے
 ہونے کے وثوق کی بنا پر باوجودیکہ ہر بار قوی مانع پیش آتے رہتے تھے شروع کر ہی دیا
 گیا۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے اور توفیق اللہ کی طرف ہے۔ نیشہ ابوالفضل بن مبارک۔
 خدا اُن دونوں کو معاف کرے۔

اللہ اکبر جب میرادل سُست قول بے عمل سے شرمندہ ہوا۔ اور کشکول
 شرمائے اُسے اٹھا کے طاق پر رکھ دیا۔ (کیونکہ اُس میں ایسی ہی باتیں درج ہیں جن پر میرا
 عمل نہیں) اور میرادل آوارہ گرد چونکہ بیاض کا خوگر ہو گیا ہے لہذا اس بیاض کو اپنی ہم صحبتی
 یا ہم نشینی یا نصیحت پذیر بھی کے لئے اختیار کر لیا ہے۔ اللہ ہماری راہ راست کی طرف
 ہدایت کرے۔

یہ عبارت پشت کتاب کیمیا سعادت مصنفہ امام غزالی پر ابوالفضل نے لکھی ہے

نظم کہہ گیا یہ بات کوئی ذی ہنر
 کیمیا مطلوب ہے تجھ کو اگر
 جو زمانہ میں ہے گی یادگار
 بے تکلف کز راحت اختیار
 نزع کا دوا شد اگر ہوتا ہے زر
 ثلث باقی کا بھی ہے زمیں شمار

اُٹل نہیں ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اس انہماک دُنیا کو کثرت اُمیہ و شورش ہوس و دُفور حرص پر محمول کر کے اپنی درستی نفس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بیسویں رمضان ۹۹۸ھ میں کہ میرادل دور بین عالم اور اہل عالم پر حکیمانہ نظر ڈال رہا تھا۔ اور زمانہ اور زمانہ والوں کے نفع و نقصان کی خرید و فروخت کی بازار میں بیچنے والوں اور خریداروں کے کمونیات خاطر اور ان کی طرح طرح کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے موافق سامان (معاملات) کا مطالعہ کر رہا تھا تو چند باتیں میں نے نکالیں کہ اُن کا لکھنا۔ جو فروشان گندم نما سے مشابہ معلوم ہوتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ بہت کچھ اُڑھیر بن کے بعد یہ بات قرار پائی کہ کلیات امور کو جانچ کر کچھ قوانین جزئی منضبط کر دے اور برائے نصیحت و حفاظت معاملات چند ناصح مقرر کر دے تاکہ اگر تھوڑی دیر بھی اس دُنیا میں جو کاروانی کی سہرا اور پاسبانی کا گھر ہے۔ لوگ فرصت دیں تو اپنے معاملات کو بھی درست کر لوں اور اس نفس امارہ کے لئے بھی کہ توفیق الہی کی وجہ سے سرزنش عقل سے لوہے کی لگام میں بند رہا ہوا ہے۔ اور آرائش دُنیوی سے اجتناب کر کے ایک بزرگ (اکبر) یا عقل و نفس ناطقہ کے عطیہ کے سوا کسی دوسری چیز پر نگاہ نہ رکھیں و اتنا ہے (اُس ضابطہ ناصح کی وجہ) اس مرد فریب نامرد معشوق یعنی دنیا پر نظر التفات ڈالنے کے لئے ظاہری حسی رکاوٹیں بھی حاصل ہو جائیں۔ اور وہ خواہش بھی جو از روئے بشریت و فطرت و پستی ہمت و طبیعت مجھے ستاتی رہتی ہے ختم ہو جائے (صحیح مرام میرنجاہ اندانجاہ) تاکہ ایک مرتبہ محبت کرنے والے فریون کی جماعت کو جمع کر کے اپنے رہنما و ہادی اور بادشاہ (اکبر) کی خدمت سزاوار اپنے حوصلہ کے موافق کر سکے۔ اور ایسی مروانہ جنگ کرے کہ کارکنان بے انشا کو بھی سوا انصاف کے چارہ نہ ہو۔ (یعنی مجبوراً میری نبرد مروانہ کو مان لیں) تاکہ عقل اور مردم شناسی اس سرگرد و خدا (اکبر) کی لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ اکبر نے خوب سمجھ کے یہ خیرت ابو الفضل کے سپرد کی۔ اور دوسرے لوگوں کی ہدایت کا باعث ہوتا کہ میری طرح دلہری کے ساتھ اکبر کے خدایات انجام دیا کریں۔

صفحہ ۲۳۹ - نو لکھنوی

اور جن کے اندیشہ کی آنکھ کوتاہ بین ہے (جس کی وجہ سے ہمیشہ خلوت میں طعنہ کی

ہمدہم جانکر دک وہ روز تنہائی میری خاطر دُور اندیش کا مطلوب ہے) عالم دنیا کی بزم آرائی کا منصب اُس کو دیدیا۔ یعنی وہ اسرار الہی میری خلوت میں میسر نہیں ہوتے ہیں تاکہ وہ مجھ کو زمانہ تنہائی میں غیر مانوس بیگانوں کی طرح نہ ہو یا زمانہ کے آشنا یوں کی طرح عدم محبت کا بڑاؤ نہ کرے۔ اور انیس محفل دل و ہم نشین مجمع جان ہو کر اندوہ و شادی سے کہ یہ دونوں نالائقی۔ بیٹے خوف ورجا کے ہیں۔ اُن سے حفاظت کر کے میسر نفس و روح کو مناسب و نامناسب طبع کے ہاتھ نہ بکنے دے۔ نطانی سے

متاع گراں مایہ حاسد نہ ہو گر ہو بجز عین حاسد نہ ہو

سُبْحان اللہ یہ کس قسم کا جنون میسر دل میں سمایا ہے۔ میں جو ہمت عدم خواہش میں رکھتا ہوں۔ اور کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ اُس ہمت سے مجھے بچا کھچا نہ بلتا ہو پھر میں یہ بیہودہ کیوں بکتا ہوں اور اس گمراہی کا مجھے کیوں خیال ہوتا ہے۔ اے ابوالفضل اگر کوئی تجھے نہیں پہچانتا تو خود تو اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ اے عقل عطا کرنے والے (خدا) عقل پر ناز اور اعمال پر پھولنے سے باز رکھ کر خواہش اور بے خواہش دونوں سے چھٹکارا دیکر اور خودی سے محروم کر کے بقا باللہ کے مرتبہ سے ملا دے۔ ۹۹۸ء

میں آہوور میں لکھا گیا:

اللہ اکبر راقم ان سطروں کا (ابوالفضل) حالت جنون میں گروہ بلند مرتبہ اہل تصوف کی باتیں لکھا کرتا تھا۔ اور نادانی سے اپنے آپ کو اس گروہ صوفیہ میں شامل سمجھ کر مرتبہ علم الیقین سے مرتبہ عین الیقین میں آیا ہوا خیال کرتا تھا۔

صفحہ ۲۲۸-۲۳۸ نو لکھنوی

آخر کار مددِ خدا سے جہل مرکب (اپنے آپ کو صوفی سمجھنے) سے جہل بسیط کی طرف آگیا۔ اُمیر کہ اب علم سیکھ کر عمل کی طرف مائل ہو گا۔

دیباچہ بیاض معاملات (دنیا میں رہ کر) تعلقات معاملات و نیوی سے اور پھر اپنے کاروبار سے اپنے آپ کو روکنا چونکہ فطرت کے خلاف بلکہ نفس بشری کے خلاف راہ چلنا ہے۔ اس زمانہ میں خواہ دنیا کے پست ہمتوں کی طرح یا بحسب تقدیر و اتفاق عاشقان دنیا کے گروہ بے شکوہ میں منسلک ہے۔ لہذا اپنے کام کی درستی کی طرف

گروہ مخلوق کے ساتھ نزدِ محبت کھیل کرتا ہے۔ اس لئے برادرانِ فطری کے لئے ایک بیاض تیار کر رہا ہے۔ اور ہم صحبتِ آشناؤں کے لئے بھی چند ورقِ سیاہ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف مشغول رکھ کے فراغِ البال کر دے۔ اللہ کا فی ہے۔ اور اُس کے بعد جو کچھ ہے وہ ہوس و حرص ہے۔

عنوانِ بیاض صاحبانِ دانائی اور اہلِ پند و نصیحت پر پوشیدہ تر ہے۔ کہ ان دونوں موافقِ نوشتہ تقدیر گوشہ عزت سے نکل کر تعلقاتِ دنیوی میں آپڑا ہے۔ اور ہمیشہ سُستی و کبابی میں زمانہ کے بھائیوں پر سبقت لے گیا ہے۔ اگرچہ کوتاہ بینوں کی نگاہ میں ترقی و حبابہ دنیوی غیر ثابت کہ محلِ حسد اکثر برادرانِ شریکِ آب و گل کا ہے پالیا ہے۔ لیکن درحقیقت بلند نظر لوگوں کی نگاہ میں بازارِ نفسِ الامری کے اہل بازار کا بازیچہ بن گیا ہے۔ یعنی اہل حقیقت کی منہسی کا باعث ہو گیا ہوں۔ پناہ میں رکھے اللہ ہمارے اور اہلِ دُنیا کے شرور سے۔ چنکنا ہیں کہ یہ کتاب بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

صفحہ ۲۱۔ صفحہ ۲۲ نو لکشوری

مختلف وقتوں میں سیاہ کی جاتی ہیں۔ یعنی جو چند کتا ہیں میں لکھا کرتا ہوں اکثر ان میں سے بظاہر خوب اور غیر مفید ہیں۔ معلوم نہیں کہ سواں حصہ بھی اُس کا پسندیدہ کسی ایسے دل کا ہو گا۔ کہ زمانہ کا ہاتھ اُس کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ اور یہ خواہش پسندیدگی یا جمع آوری بیاض اور قسم جنون ہے۔ جیسا کہ مثل میں ہے۔ جنون کی بہت سی قسمیں ہیں۔ نوشتہ بنارہ کتر ابو الفضل بن مبارک خدا ان دونوں کو معاف کرے۔ ۹۹۲ء میں لکھا گیا۔

اللہ اکبر جس چیز کو باعثِ تجلیِ دل سمجھ کر کشکول کے پاس نہ ہونے میں اُس سے تسلی حاصل کیا کرتا ہوں جب غور کے ساتھ دیکھا تو اُس کو اجزاء کے کجکول میں لکھنے کے قابل پایا۔ جس طرح اپنے آپ کو اُس کے نظارہِ جمال سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا اُسی طرح ان اجزاء کے کجکول کو جو بظاہر مخالف اور باطن موافق ہیں اس (وادعی امین) سے دُور رکھنا پسند نہ آیا۔ لہذا اس خزانہ اسرارِ الہی کا خزانچہ بن کر ہر روز کا روزِ بینہ اُس میں سے دلِ دانا کے لئے مقرر کر دیا۔ اور اُس گنجینہ اسرار کو اپنے روزِ تنہائی کا ہم نشین و

ان سے معاملات پیش آتے ہیں۔ تو پھر ایسا غدار جو بدشاہ اور پسندان مغرور کے پسند ہو میرے پاس نہیں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ نمونہ اختیار کی جائے۔ لہذا جو کچھ مقتضائے وقت ہو اس پر عمل کر کے (یا جو بادشاہ وقت حکم دے اسے یہاں کر) لوگوں کی انفرین و آفرین کی پروانہ کی بلانے۔ تاریخ آغاز اس سرمایہ جنون (دراویا من) کی ۲۲ رجب ۹۹۹ء ہے۔ یہ خطبہ دار الخلافہ لاہور میں لکھا گیا۔

آغاز بیاض آج ہون کہ نہایت یعنی ۲۸ تاریخ ۱۰۱۳ھ ہجری ۱۳۳۰ء ہجری ۱۳۳۰ء کا دن ۱۲ محرم سنہ ۱۳۳۰ء کی ہے میدان فرخناک کشمیر میں ایک نیا جنون دماغ میں سمایا۔ اور اس پر ایشان مال میرا سے نمکزار طالب معرفت کو حرم سخن گزینی و خریداری منتخبات خود اس بات پر لافی کہ اپنے خیالات کی ایک بزم رنگین آراستہ کرے۔ یعنی اپنے خیالات کو لکھنے۔

صفحہ ۲۰۔ صفحہ ۲۳۴ نو لکشوری

اور چند ورقوں کو کہ جنہیں عرفاً یا مجازاً بیاض کہتے ہیں۔ اور زبان تحقیق میں اس کا نام بالیخو نامہ رکھتے ہیں۔ سیاہ کرے (لکھنے)۔ اور ایسا کر کے اپنے تردد و اضطراب کی حالت کو میران بہیرت و حکمت کے دور بینوں کے خاطر نشین کرے۔ اسے اشدائے خیالات فاسدہ کی کشاکش سے نجات دے۔ جسے اپنے ہافظہ پر بھروسہ نہیں ہے۔ پھر تکرار سے بچنے کی ذمہ داری کیونکر کروں (یعنی ممکن ہے کہ یہ بات میں مکرر لکھ رہا ہوں) اور حالت بھی میری سنجیدہ نہیں جو اپنے پسندیدہ پرورستی یا مقبولیت کا اعتماد ہو نظم

خوش نصیبی دیتی میرا ساتھ اگر اس طرف بائل نہ ہوتا عمر بھر
دل میں آتا ہے کیا میں نے گناہ جو کئے اوراق یہ میں نے سیاہ

اگرچہ ان اوراق کے لکھنے میں محرک خاطر اپنے مناسبات طبع کا انتخاب و نقل تھا۔ لیکن اس کے دیر میں ہاتھ لگنے اور مشکل سے حاصل ہونے کی وجہ سے۔ اور نیز میرے اہل دنیا مال پرستوں میں داخل ہونے اور انہیں کے ساتھ محصور ہونے کی وجہ سے ان کی مرغوب باتوں میں سے بھی جو کثرت سے ملتی رہتی ہیں۔ جو پسند طبعیت تھیں۔ فطرت کی پسندیدگی کے ساتھ مگر خلاف اپنی روش اور مذہب لے لیکر اس مسودہ میں داخل کر لیں۔

وہاں چاہے بیاض ابوالفضل بن مبارک کہ مدو خدا سے مرتبہ صلح کل سے بلند تر ہو کے

ترجمہ نظم۔ عمل تو مردوں کے حصہ میں آگیا اور ہم باتوں ہی میں پھنسے ہیں۔ یہ کیا مصیبت ہے۔ صوفی کا دفتر تو کتاب و حروف نہیں ہوتا۔ اُس کا تعلق تو اُس دل سے ہے۔ جو عرف کی طرح سفید ہو (یعنی دل روشن) دنیا والوں کا گوشہ تو تحریرات ہیں۔ مگر صوفی کا زاد تو فیوضات الہی ہیں *

صفحہ ۱۹-۳۳۵

ہزاروں میں سے صوفی تو بہت تھوڑے ہیں۔ دوسرے مصنوعی صوفی انہیں حقیقی صوفیوں کی بدولت زندگی بسر کرتے ہیں۔ اگر تجھ میں زندگی ہے تو یہ حقیقی عشق تلاش کر۔ ورنہ تو بندہ زمانہ متغیر ہے *

خطبہ بیاض ایک تازہ جنون نے دل پریشان کو اس بیاض کے جمع کرنے پر لگایا۔ اور مجھ بندہ خواہش کو بارگاہِ محبت الہی میں سنگسار شرمندگی بنایا۔ میں نہیں جانتا کہ میرا یہ دل ہے یا میرا دشمن جان ہے۔ میں ابوالفضل کی جو بقایہ الہی محل اجتماع اضداد ہے کیا کہوں۔ اگر میں اس کی پستی کو لکھوں تو اُس کی اُستہمتی اور کم فطرتی کے گڑھے کی گہرائی بارگاہِ خرد کے دُور بینوں کے خیال میں نہ آئے۔ اور اگر اُس کی عالی فطرتی دہلند پروازی و دور بینی و تیز روی کی شرح کروں تو زمانہ اور زمانہ دالوں کے مردہ فاسد میں وہ کہاں سمائے۔ بہر حال وہ شخص بہت ہی عجیب ہے جو ٹھیکریوں کو موتیوں کے عوض میں بیچے تو نفع میں رہے۔ اور اگر موتیوں کو ٹھیکریوں کے عوض میں دیدے تب بھی نفع سمجھے۔ الحمد للہ کہ عنایتِ خدا سے وہ ایسا تو نگر دل ہے کہ زمانہ کے الدار اُس کے مفلس گداگر ہیں۔ اپنی بڑے بڑے عالم اُس سے استفادہ علم کرتے ہیں۔ دُور دوستوں سے اُس کے دل پر کوئی بند۔ اور نہ دشمنوں کو اُس سے گزند ہے۔ دشمن اُس سے فارع البال ہیں۔ اور دوست اُس سے خوشحال ہیں۔ افسوس میں یہ کیا کہہ رہا ہوں۔ اُس کی جائے مہالہ میں کہ مقامِ رواج بازار تمیز ہے نہ دوستی کام آتی ہے۔ اور نہ دشمنی کچھ ہنر پہنچاتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ جس چیز کی وجہ سے عداؤت قصداً بلند ہی فطرت سے پستی نفس کی طرف آکر زمانہ کی مزاج شناسی پر خوش رہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس دُنیا کے عاشقوں میں سے سمجھتا ہے وہ اس بیاض کے مسودات ہیں۔ چونکہ اس معاملہ کا تعلق حقیقتہً خدا سے ہے لہذا کوئی ضرورت کسی عذر کی نہیں ہے کہ میں کیوں عاشق دُنیا ہوں۔ اور جب اہل دُنیا میں داخل ہو کر

والا رفیق) میرے ہاتھ لگا۔ یعنی چند ورق جو کھام معمولی سے پاک تھے میں نے اٹھائے
 (یعنی سادہ کا غذا اٹھایا) تاکہ حقیقت و معرفت کی باتیں جو تجربہ و نشی میں معین ہوتی ہیں انہیں
 لکھوں تاکہ ان اسانے مذکورہ بالا کا سزاوار ہو کر میری البیعت پابند مدنیست کے لئے
 مدینہ فاضلہ بن جائے۔ اور میری باطنی شورش کا معلق ہو جائے۔ اور اس راہ سلوک
 کی وحشت و نفرت مجھے اس راستہ سے پٹانہ سکے۔ افسوس کہ میری جان نازک غیر
 متحمل تجربہ سے ہٹا نہیں جاسکتی۔ اور خیال واپس ہونے کا جنون خیر ہے۔ کیونکہ اس راستہ
 کی مصیبتوں کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں نظم

پختہ بن کے تم تلوآن چھوڑ دو
 اپنی آنکھوں سے بھی چھپکرا کر
 پیش شاہان خوف جان ہے بگیاں
 پنبہ و سواں جب کانوں میں ہو
 تب سنو گے چرخ سے غیبی صدا
 رہنا چوں حجت روشن بنو
 چشم بد کا تانہ ہو اُس پر اثر
 ذہن ہم کو صبر پر اس پر کہاں
 پھر صدائے غیب کیسے سن سکو
 کر دیا اُس کو جو کانوں سے بھرا

یہ امر تجھ کو کہیں گرداب حیرت میں نہ پھنسا دے کہ عالم والے تو اس راہ تجربہ میں سرگرداں
 ہیں۔ اور تو تہا ان منازل کو طے کر رہا ہے۔ نظم

جب نہیں ڈوٹا تو کیوں باندھ لے ہر
 کر دیا ہے معرفت کو جب نہاں
 دیکھتا ہے جو سبب کو عیاں
 کیوں نہ ہو بہر نظر یہ وہ سبب
 رخنہ انداز سبب ہو گر نظر
 جب سبب خدا کے لامرکان
 پختگی یہ ہے کہ تو دھوکا نہ کھائے
 خوش رہیگا۔ چند دن کوشش تو کر
 جس کو دیکھو ہے وہ اک جانب رواں
 وہ سبب پر دل لگائے گا کہ
 دید عنفت کے مناسب کب ہیں سبب
 پھینکے بیج سبب کو کھود کر
 ہیں عبت پھر سعی و اسباب جہاں
 خوبی دنیا کے دم میں آنے جائے

مثل انا بینا سمجھ کے رکھ قدم

تانا ہو گر پڑنے کا تجھ کو الم

افسوس کہ یہ حیران کوئے معرفت اب تک باتوں ہی میں اپنا علاج سمجھ کے جائے امن

خوشی کے طے نہیں ہوتا

اللہ اکبر تبارک، الدنیائے موحّد کے لئے گوشہ نشینی کا عشق اور اُس کی درستی عقل کی علامت ہے۔ اور دنیا دار پابند تعلقات کے لئے خلوت گزینی بیماری نفس ہے (کیونکہ امانت بنی ذریعہ سے باز رہتا ہے حالانکہ انسان مدنی الطبع ہے) *
ابتداءً عثمان کتاب ابو الفضل بن مبارک کے لئے رجو عارفان بلند ہمت کی دُعا سے جنگ کل کی تنگ کلی سے نکل کر مرتبہ صلح کل میں آگیا ہے۔ اور ہجوم عام (جلوت) و کثرت (خلوت گزیں ہے) سفر اقلیم محبت کل پیش آیا ہے۔ یعنی جنگ کل سے پہلے مرتبہ صلح کل کو پہنچا۔ اور اب مرتبہ محبت کل میں آگیا ہے۔ اُمید ہے کہ محبت کل کے ملک مقدس میں توفیق الہی بنیاد خانہ ہوگی۔ تاکہ اس مرتبہ سے بھی آگے بڑھ کے آمادہ سفر انتہائے مرتبہ رضاے کل ہو جائے۔ یعنی مرتبہ محبت کل سے ترقی کر کے مرتبہ رضا و تسلیم پر فائز ہو جائے۔ اور اس مرتبہ رضاے کل میں کوئی ایسا دلکش دشمن اُس کے ہاتھ لگے کہ مرتبہ تفویض کل سرا نور و مسافروں کا رفیق راہ ہو جائے۔ اور اس وار الخلافہ (تفویض کل) الٰہی میں پہنچ کر یہیں اپنا گھر بنائے *۔

صفحہ مبارک علی ایڈیشن۔ صفحہ ۲۲۴ نو لکشوری

تاکہ کسی نیک ساعت میں دریائے محو مطلق کا پیر نے والا بن جائے۔ اُس کے بعد سیر گاہ دولت جاویدی میں بقائے جاودانی پا جائے *۔
اللہ اکبر ایسا رفیق نہ خود رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور نہ کسی کو رنجیدہ کرتا ہے۔ خیر خواہ ہے۔ مگر بحالت خموشی بھی گویا ہے۔ خوشخبری دینے والا (مشیر = مشورہ دینے والا) مگر ساتھ ہی امانت دار ہے۔ (خائن نہیں) رہنمائے بے رنجوت ہے۔ آشنا دوست نما ہے (آشنائی کا مرتبہ دوستی سے کم ہے) دوست ہے مگر اُس میں صداقت پائی جاتی ہے (دوستی و محبت سے مرتبہ صداقت کا افضل ہے) واقف ہر منزل ہے (یا سرا بان = مالک و محافظ خانہ) ہر ملک کی زبان جانتا ہے۔ ہر معاملہ میں واسطہ ہوتا ہے۔ اور ہر زبان کا مترجم ہے۔ ممد میں ملاح کا کام دیتا ہے۔ جہاز ہے مگر بے ملح (بیاض و کتاب کو سفید کہتے ہیں اس کا الّا یعنی مصنف اُس کے ساتھ نہیں ہوتا) بہترین سفر یا تجر و خلوت کے سفر کا گوشہ اور سواری ہے (کیونکہ کتاب انیس خلوت ہوتی ہے) اور اس لباس تجر و کا تانا بانا ہے (ایسے صفات

قبولیت کی امید رکھتا ہوں۔ پھر یہ بے انصافی یا اندھا دین نہیں تو اور کیا ہے ؟

صفحہ ۲۳۳-۲۳۴

اللہ اکبر بادشاہ عالم اکبر کی مہربانی کے مرتبے اور عظمت کے درجے مد بیان سے باہر ہیں۔ اور پھر مجھ ایسے کو یہ نظر مقید تنگی بشری سے تو اس مہربانی کا اظہار ناممکن ہے لہذا عقل جو حاکم ہے اس کے حکم کی تعمیل کے لئے کہ ”اگر کوئی چیز پوری ہاتھ نہ لگے تو پوری چھوڑ بھی نہیں دی جاتی ہے“۔ (یعنی اس کے مھوڑے ہی پر اکتنا کرتے ہیں۔ بھلا کتے بھوت کی لنگوٹی بھلی) اپنے قلم عاجز رقم سے ان کی مہربانیوں میں سے چند باتیں لکھ دیتا ہوں :

اکبر فرمایا کرتے ہیں کہ بیچارہ انسان باوجود نور خرد طبیعت کی تاریکی میں پھنس کر اپنی نجات کے راستہ کا جو یا نہیں ہوتا ہے۔ باوجودیکہ اتنی ایک نعمتیں اس کے لئے مہیا کر دی گئی ہیں۔ پھر بھی حیوانات کو مار کر اپنے سینہ کو جو حقیقتہً محرم اسرار الہی ہے۔ حیوانات کا قبرستان بناتا ہے۔ اور اپنے پیٹ بھرنے کے لئے اتنے ایک جانداروں کو فنا کر دیتا ہے :

یہ بھی فرماتے ہیں۔ کاشکے میرا جسم غصہ صری اتنا بڑا ہوتا۔ کہ دنیا کے نا سمجھ گوشت خوار لوگ میرے گوشت سے سیر ہو کر دوسرے جانوروں کے مار کے کھانے کی طرف نہ متوجہ ہوتے :

اس بات پر وسعت جو صلہ مہربانی شاہ کی میں شرح کروں۔ یا ان کے قابل عزت و رفعت اور اک بلند کا بیان کروں۔ اگر میں نہ کروں اور مقبول اکبر نہ ہوتا (اگر نہ کرنی بودے) و ساج بادشاہ بودے = یعنی میں نہ کرتا نہ ہوتا۔ صرف مداح اکبر ہوتا) اور مقبول بادشاہ بھی نہ ہوتا تو چن۔ باتیں اپنی سمجھ کے موافق کتا تب نادانی کے گڑھے میں پھنسے ہوئے کو تہ نظر لوگوں کے طعنہ سے بچ سکتا تھا۔ استغفر اللہ میرا تو تمسک خدا سے ہے۔ اور دنیا کے بڑے آدمیوں کی رد و قبول سے دور ہو کر سرفراز معرفت ہو چکا ہوں۔ تو پھر دنیا کے بے عصا والے اندھوں کے اعتراض کی میں کیوں پرواہ کرنے لگا۔ جس وقت اکبر دریائے چناب سے قریب شکار کے لئے گئے ہوئے تھے وہیں ۱۸ محرم ۹۷۷ء میں یہ لکھا گیا :

اللہ اکبر ہے

ابو الفضل جو ہمیشہ دشمنوں کا بھی خیر خواہ ہو کر اُن سے بھی ارادہ دوستی رکھتا ہے۔
پھر دوستوں کے ساتھ کیونکر انسانیت کی زندگی بسر نہ کرے۔ اس خوب جمیل کی لذت کی
وجہ سے بد ذاتوں کے طعنے میرے دل میں کچھ اثر نہیں کرتے ۛ

اللہ بہت بڑا ہے (اکبر ہے)

ابو الفضل جس کا قیام ہمت کی سعی اور فطرت نیک کی تلاش کی وجہ سے آستانہ صلح کل
پر ہے اُن تنگ ہمت اور کم نظر دوستوں کے لئے جو آشتی ظاہر اور غجاری دلی کو نہیں
پہچانتے اور جنگ اور صلح میں تمیز نہیں کر سکتے اللہ سے مغفرت چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
برادران کم حوصلہ کے خیال گناہ مکاری و بداندیشی میں مجھ سے مواخذہ نہ کرے۔ اور
دوستوں کے اس اعتراض سے کہ ”ہمارا دوست دشمنوں کے ساتھ کیوں دوست نما
ہے۔ یا یہ ابو الفضل کی دوستی ہمارے ساتھ بھی اسی قسم کی ہوگی“ ہم کو دُور رکھے ۛ
اللہ اکبر ابو الفضل جو اپنے نفس امارہ سے تختہ نرد و شمنی اور دوسروں کے ساتھ
شطرنج دوستی کھیلتا رہتا ہے۔ اے اللہ اُس سے تو کس بات کا خواہاں ہے کہ اُس کو
ادھر تو اپنی ذات کا دشمن بنا دیا اور ادھر کسی نہ کسی طرح سے دنیا بھر کو میری گھات
میں لگا رکھا ہے ۛ

اللہ اکبر نادان مصیبت پر صبر اور دانا شکر کیا کرتا ہے۔ صبر جو مصیبت کی پیشانی
کا داغ اور اللہ کی ناخوشنودی کا باعث ہے دنیا کے پیشواؤں کے ایک گروہ نے اسے
اچھا سمجھا ہے حالانکہ پرت ہمتی کی وجہ سے سے اعلیٰ درجہ کی غلطی ہے (مصیبت پر شکر چاہیے)۔
اللہ اکبر اے اللہ وہ مرغوب حکمت عطا فرما کہ جس کی وجہ سے نا فہموں پر اپنی
فضیلت نہ جتاؤں ورنہ بیدار نشی کے گوشہ نگنما ہی میں مجھے خوش رکھ کیونکہ ایسی دانش
سے تو بیدار نشی ہی اچھی ہے ۛ

اللہ اکبر اس امر کو میں اپنی بے انصافی کہوں یا اندھا پن سمجھوں۔ کہ خلاف مشیت
و تقدیر الہی تمنا کیا کرتا ہوں۔ جس کا حاصل ہونا محال ہے اور پھر بھی اللہ تعالیٰ سے اُس کی

ہے۔ یوں لازمی معنی مکاری کے ہیں۔
بروشے بطورے۔ دشمن خود اسے
دشمن نفس امارہ۔

جہانے یک عالم را۔ کمیں گھات۔
کارخانہ انتظام مراد دنیا۔

کنج خمول گوشہ گمنامی۔ خرسند قانع۔

اجابت قبول کرنا۔ واجب شغال ذات بلند
واجب الوجود اسے خدا۔
شطح اس کے ٹہرے چھ رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے
یہ نام ہوا کوئی حصہ کو اور کوئی بود چہرہ کو اور
کوئی مند و درمی کو شطح کا موجد بتاتا

ہے

نوٹ۔ اس طرز پر شرح لکھنے میں۔ سولہ صفحوں کی شرح میسر چو ایس صفحات پر آئی
جس کو نسبت تقریباً تگنی کی ہوتی ہے۔ اگر اس روش کو باقی رکھا جائے تو یہ شرح کتاب
کی تگنی ہوگی۔ وقت بھی زیادہ صرف ہوگا۔ اور کتاب کی قیمت بھی بڑھ جائے گی۔ لہذا
صاحب فرمائش کی رائے پر عمل کر کے اب آئندہ سے صرف ترجمہ پر اکتفا کرتا ہوں۔
ترجمہ

اے نفس اگر اس ارادہ میں تجھے درستی و ہدایت حاصل ہے تو اپنے معاملہ میں ذرا
ہمت سے کام لے۔ اور مردوں کی طرح قدم اٹھا کیونکہ اگر بالفرض تو اپنے مقصود و وصول
الی اللہ پر کامیاب نہ ہوگا۔ خیر اتنا تو ہوگا کہ ہمت والوں کی طرح راہ خدا جوئی میں تیری
سعی تو ہوگی۔ یاہ مرواد اکبری سلسلہ جلوس اکبری میں مقام لاہور میں لکھا گیا۔

اللہ بہت بڑا ہے بھائی (اکبر اللہ ہے)

تواضع و آشتی اس کا نام ہے کہ ہنس لکھ اور خندہ پیشانی ہونے کے ساتھ امر حق
ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ مہا ہنسہ (ڈھیل اور فرو گذاشت) اس کا نام ہے۔ کہ میلان و
رغبت کے ساتھ امر حق پوشیدگی کے پردہ میں رہ جائے۔ یا کوئی باطل بات جلوہ گاہ
ظہور میں آئے۔ اس بات پر شکر خدا کرتا ہوں کہ کلیات امور میں خیانت و نفاق کے
راستہ پر میں نہیں چلا ہوں۔ یہ شکر اتنا کثیر ہے جو پیمانہ آسمان میں بھی نہیں سما سکتا
اور جو بعض امور جزئی میں مجھ سے ڈھیل ہو گئی ہے۔ اس کا غم زمیں کے قالب میں
نہیں سما سکتا۔

بات مجھ سے چاہے تو میں اُس کے کہنے کو نہیں مانتا حالانکہ وہ میرا معشوق ہے اور مجھ سے
بے نیاز۔ پھر میں اس کا عاشق اور نیاز مند ہو کر اُس سے ناسزا کے پورے کرنے کی طمع
کیونکر رکھ سکتا ہوں؟

مکتوبات شیخ شرف الدین منیری کا انتخاب منتخب یا منتخب صفت مکتوبات

اُس پیار سے آپ حیات معرفت کے پتہ پائے ہوئے یعنی شرف الدین منیری
کے مکتوبات صدی سے کہ اُس آپ حیات کی تلاش مشتاق بنا دیتی ہے اور اُس کا
پی لینا مشتاق ترکر دیتا ہے) چند باتیں کہ جو دل بوالہوس اور نفس مکار کو بھی معلوم ہوئیں
اِس ارادہ سے کہ زمانہ عزلت میں توشہ کا کام دیں گی نقل کئے لیتا ہوں

صفحہ (۱۶)

طوبیت ضمیر و نیت۔ سدا و دستی۔
مداہنتہ خیانت و تفاق و دروغ (معاطفات)
میلان۔
کیکل پیانہ۔ دشمن و دشمن بعضی دو صند
مسائل نمودن چاہنا۔ مانگنا۔
بواسا غجاری بدل۔ مکیرت بداندیشی۔
گنجشک جو صلہ کم ہمت۔ مگر او موافقہ نکند
حرف بات کلام۔ وورت مراد الی الفضل۔
نرو علاوہ شطرنج کے ایک کھیل ہے۔
جس کے ہروں کی چال موافق نقوش کجبتیں
چلتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ لیلانج اس کا موجد ہے۔
نارضا بی بہتر ہے کہ نارضا مندی پڑھا جائے۔
بابان انتہا نہایت۔

عہ میں اِس لفظ کو نہ سمجھا اِس لئے کہ یہ مکتوبات ۸۲۶ھ سے پہلے کی تصنیف ہیں کیونکہ شرف الدین احمد منیری کا سن مذکور میں
انتقال ہوا ہے۔ اب الفضل کے زمانہ تک دو سو سال ہوتے ہیں۔ اگر دو صدی ہو تو عفت مطابق واقع ہو سکتی ہے ۱۲

اعتباری سے رنجور اس کا جنون ذاتی شوریدگی فطری (یا بیماری) کے ساتھ پھر سیر کلام پر اُسے لے آیا۔ (یعنی مائل سخن اُسے کیا) کبھی بھیلہ غذا سے روحانی پاکیزہ کلام کو لکھتا ہے اور کبھی دوسرے برادران انسانی کی مہمانی کے لئے کامیابین کا پس بخور وہ اکٹھا کرتا ہے۔ اور کبھی طبیعت اور نفس کے مزا دلوں کے شر کے دور کرنے کے لئے کہ زندگانی کے بھائی یہی ہیں اور اق کے سیاہ کرنے میں کوشش کیا کرتا ہے۔ یعنی اس قسم کی تحریرات سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ نفس کے شر سے بچوں۔ اے اللہ چشم بصیرت اور بینائی بڑھانے والا تیرا عطا فرما (کیونکہ شرمندہ سختی دنیا ہوں) تاکہ گفتگو سے جو ایک وحشت آباد ہے۔ سیرگاہ خموشی میں پھنچ کر دیکھنے والا جمال حقیقی کا ہو سکیں۔ اللہ کافی ہے اور اس کے بعد ہو س ہی ہو س ہے ابتدا میں سن چالیس الہی کے یہ دو کلمے لکھے گئے :

اللہ بہت بڑا ہے

اے نفس جنگ جو اگر تیرے خیال میں انصاف پر عمل کرنے کا ارادہ ہے تو اپنے اور اک کے موافق اپنے لئے لباس کہہ معاملہ سی۔ اور بنی آدم کے لئے جو حقیقی بھائی ہیں۔ اپنے عمل کے مطابق نفع یا نقصان کا خلوت تیار کر یعنی جب تو ان سے بھلائی نہیں کرتا ہے۔ تو پھر ان سے کیوں بھلائی کی امیہ۔ رکھتا ہے اور اگر اپنی سرکشی کی وجہ سے جو تیری فطرت میں ودیعت رکھی گئی ہے۔ میری اس بات کو نہیں سمجھتا ہے تو پھر اپنی بیماری کا علاج دوسروں کی بیماری کے دور ہونے سے کیوں چاہتا ہے۔ اور اپنے زخم کے مرہم کو دنیا کے بیماروں کی دوا کیوں بتاتا ہے پہلے اپنا علاج کر دوسروں کی تجھے کیا پڑی ہے۔ خود رانصیحت و دیگران رانصیحت :

اللہ بہت بڑا ہے

میرا نفس حق گوے جو دوست اور دشمن میں امتیاز نہیں کرتا ہے اور آشنا اور نا آشنا میں فرق نہیں کرتا ہے یعنی سب سے ساتھ یکساں برتاؤ صداقت اور نصیحت کا کرتا ہے وہ دشمنوں کے راہنی چلنے سے خوش اور دوستوں کے ناراض ہو جانے سے غمگین کب ہوگا (وہ بات حق کہے گا۔ چلے کوئی خوش ہو یا نا خوش) میرا مضبوط نفس حق گو اگر کوئی ناسزا دے

حاصل کئے ہوئے تجربوں کو اجمالاً کتاب کلیدہ و دمنہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ پھر ہمارے زمانوں کے من چلوں سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ (جب اس گزشتہ بہتر زمانہ میں اچھے نہ تھے۔ اور ہر قسم کی برائیاں اُن سے سرزد ہوتی تھیں) لہذا جتنا جلد ممکن ہو کامل کوشش کے ساتھ اسباب تعلقات و نیوی کی دلدل سے اپنے آپ کو نکال لو۔ زمانہ کا فرق اور اختلاف جس کا ذکر میں نے تمہارے سامنے کیا اور اُس کو صحیح قرار دے کے میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں۔ محض اس بنا پر ہے کہ تم عادت کے پابند ہو۔ ورنہ مزاج اس زمانہ بے ثبات کا ابتدائے پیدائش سے اس وقت تک (جس زمانہ کی نہ ابتدا معلوم ہے اور نہ انتہا ظاہر ہے) نیکی اور بدی اور پستی و بلندی میں ہمیشہ کیساں رہا ہے۔ یعنی اچھے اور بُرے ہر زمانہ میں تھے۔ یہ بڑے افسوس کے لائق بات ہوگی کہ اشتغال و نیاٹے ناپائیدار کے لئے کہ جس کا وجود اس وجود غیر حقیقی کی طرح ہے جو کسی بھنگے کو دکھائی دیتا ہے) خلاصہ حیات کو ترتیب اسباب لاحاصل میں صرف کیا جائے۔ اور یہ بھی افسوس کے قابل امر ہوگا۔ کہ جو باتیں تم حکمت و معرفت کی کرتے ہو اور تمہارا یہ نفس مکار کبھی کبھی صرف ایسی باتوں سے تم کو دھوکا دے دیتا ہے کہ تم حکیم و عارف ہو۔ اگر تم اُس کے دھوکے میں آ جاؤ۔ کیونکہ یہ راہ حکمت و معرفت تو بہت طولانی۔ باریک اور خطرناک ہے۔ اس راستہ میں تو راہنما بھی بھٹک گئے ہیں۔ اور پہلے ہی قدم میں غرق ہو گئے ہیں۔ علم اگر آمیزش چرک ریا سے پاک ہو کر افعال و درست کے ساتھ آراستہ نہ ہو۔ تو تمہیں دیکھو کہ کتنی بڑی خرابی کا سبب ہے۔ اس لئے مولوی روم کہتے ہیں۔

جس کسی کی عقل میں نقصان ہے کام اُسی کا کچھ نہ کچھ آسان ہے

کیونکہ نقصان عقل کے ہوتے ہوئے عذابِ ملامت سے ایسا شخص بری ہے۔ اس لئے کہ بیوقوف سے کوئی عاقل مواخذہ نہیں کرتا۔ ماشاء اللہ ایک چشم زدن میں خوار پر میں تنواعتِ اعتراض کرتا ہوں۔ ممکن سے نسبت میں واجب کے سواے رضا مندی اور خوشنودی کچھ اور ظہور میں آئے تو یہ علامتِ بدبختی کی ہے۔ یہ عجیب تماشا ہے کہ میں ہی قابلِ عتاب ہوں اور میں ہی اپنے پر عتاب کرتا ہوں۔ یعنی میں خود اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہوں۔ بیمار بھی خود ہی ہوں اور معالج بھی خود ہی۔ (حالانکہ مقولہ مشہور ہے راہی الحلیل غلیل) ایسا مسلسل کہاں سے ہاتھ آئے جو ظاہری فہم و دانش کے اخلاطِ فاسدہ کو دل کے معدہ

پس سے

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
دور بینان خرد عقلا و علما۔

فما حلیہ برتر و بزرگ۔ محصول حاصل شدہ
الطامی نہا بند نہی نویسند۔

سیر حیرت نما متر کمال۔ خلاب کچھڑ
تفاوت و تباین ہر دو بعضی فرق و جدائی۔

تکلیف کردن اعتماد کرنا۔
حقیقت افسوس۔ آلائش آلودگی۔

مراد انہماک و اشتغال۔
انتظام درستی و ترتیب۔ نخوری صحیح بخوری۔

ذوق نمون مکار۔ بازیٹ مید ہد ترا
فریب می دہد۔

فرورفتن غرق ہو جانا۔ دھنس جانا۔
و کس چرک میل۔ شوائب جمع شائبہ۔

آمینز شہا۔ حیرانی صحیح خرابی
نکال بفتح عقوبت و عذاب۔

نکال معنوی مراد نقصان عقل۔
و بال ناگوارانی و دشواری۔

و بال ظاہری مراد ملامت کیونکہ نادان
سے کوئی مواخذہ نہیں کرتا۔
ورگاہ و جوب مراد حق تعالیٰ

مُسہل درست لسنے والی دوا۔

رسمی ظاہری۔ نابالغ غیر کمال۔
اتصال حقیقی وصول الی اللہ۔

ہرزہ گرد واہی تباہی پھرنے والا۔
مالیخو لیا قسے از جنون (انگریزی ملشکی)

واور بہرہ ذوال مہلہ برادر بزرگ۔
نہاد ذات۔ خالوادہ خاندان۔

مرومی انسانیت۔ مروت۔ چواغروی۔
سائر کل۔ مناسبات مراد اقتصائے حال۔

بُجان اللہ کلمہ استعجاب و تعظیم۔
نگاہ کردن طرفۃ العین۔ چشم زدن۔

معاتب بکسر چہارم عتاب کرنے والا۔
اسم فاعل و ثانی بفتح چہارم اسم مفعول۔

عتاب کردہ شدہ
فناے کلی خودی و خود بینی سے دُور
ہو کر فنا فی اللہ ہو جانا۔

ایں طائفہ مراد گروہ صوفیہ۔
خیالات خام پختن اُلٹا سینہ خیال پیدا کرنا

ایں سرے وحشت آباو بے آدمی مراد دنیا
جو نفرت کے قابل ہے اور جس میں کوئی انسان نہیں

قوت جان غذا و روح۔ مراد کلمات حکمت معرفت آمیز
نفس ناطقہ قوتے مدرک کلیات و جزئیات۔

ترجمہ

گذشتہ زمانہ کے براہ وران انسانی کے معلومات اور مشاہدات کی نسبت دکہ ہمارے
زمانہ کے عقلا کے گمان میں وہ زمانہ بہترین زمانہ تھا، تمہیں معلوم ہے کہ اُن کے کل

بیچ ڈالنا ہے۔ یا اپنے اطمینان کے گریبان کو بے انصافی کے ہاتھ سے چاک کرنا ہے۔ یعنی اطمینان و بے انصافی کو درست و گریبان کر دینا ہے۔ نہ جان کر گفتگو کرنا یہودہ کاری ہے۔ اور کسی چیز کو بغیر پائے ہوئے بیان کرنا دلیل بخیری و نادانی ہے۔ خموشی میں اظہار فقر و کمال دوکانداری ہے۔ اے جو یارے راہ حقیقت کسی قابل و واقف کو بتانے کی ضرورت نہیں کہ اُس کے سامنے رموز معرفت بیان کئے جائیں۔ اور ناقابل سے اس معرفت کی بات کی ہی کیوں جائے اور نامحرم کو خلوت سراے الہی میں کیوں پہنچایا جائے۔ اس بات کو خوب دل سے پہچان لے کہ اگر تجھے کچھ شناسائی معرفت سے اور آگاہی حقیقت سے ہوئی ہے یعنی اس دریا سے بے پایاں کا ایک قطرہ اور اس بیابان کا ایک ذرہ تیرے ہاتھ لگ گیا ہے اور تو دربارانی کا منصب پا گیا ہے تو درباران کی طرح اُس کی حفاظت بھی کر ورنہ اپنی حد سے باہر نہ جا اور یہودہ شور نہ مچا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرا یہ دل آزاد شور بارگاہ سلطان تک پہنچے اور اُس کی ناراضی کا باعث ہو۔ انیس صفر سن یک ہزار میں لکھا گیا ۛ

الشد بہت بڑا ہے

اے ابد الفضل باوجود بینائی پھر کیوں اندھے بنتے ہو۔ اور دانا ہو کر کیوں نادانی کو پسند کرتے ہو ۛ

صفحہ (۱۴)

بے ثبات ناپائیدار مراد دُنیا۔

احول دو بین۔ بھنگا۔ ٹکائیش نمبو۔

حرف بلند و دریافت ارجمند مراد حکمت و معرفت۔

بے گم کردن بھٹک جانا۔ گمراہ ہو جانا۔

فہمیدنی مراد علم۔ کروار عمل۔

ہر کراور عقل دانائی سے تو ابلیسی بہتر ہے۔

حدیث میں ہے۔ اہل الجنة بُلّٰہ۔ سجد ہی کہتے

وید و دریافت بصیرت و ادراک۔

کلیلہ و دمنہ جس کا ترجمہ فارسی مترجمہ

ملاحین و اعظ کا شفی الموسوم بہ انوار

سہیلی رانچ ہے۔

تجارب جمع تجربہ آزمودہ۔ اس کے

بعد لفظ شان بڑھا لو جس کا مرزوح۔

اخوان ازمنہ سابقہ۔ ہے۔

منفوان مراد آغاز و ابتداء۔

مختصرات پرودہ نشین - کمر بستہ متعدد آمادہ - پاسپانی حفاظت
قدسی پاک - آستان بارگاہ - خاتقان مراد خدا
درمیان آوردن ظاہر کرنا - بیان کرنا - ویدہ ورمی بینائی - بصارت -

ترجمہ

کنیز دُنیا وہ بد بخت ہے کہ باوجود اقسام بدی و بدافعالی کہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا
کلیتہً راہ راست اور درستی کا رسم ہٹا کر نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے میں
مرا تب شادی اور مدایح غم میں مکاری کے پشتوں کو طے کر کے آمادہ فریب و ریاء ہے -
مہر کے مہینہ میں سن چھتیس بلبوس اکبری میں دل سے نکل کر زبان قلم پر آیا *

فائدہ

ایسے دانائوں میں کہ جن کی دانائی کو دیکھ کے ہوش اُڑتے ہیں پوشیدہ نہ ہے - کہ
مقصداً اعلیٰ اور مطلب والا دریافت کرنا ذات و صفات الہی کا ہے (بزرگ ہے شانِ الہی)
اور اس گوہر معرفت کے جو یا دو گروہ ہیں - ایک گروہ تو رکاشفہ اور مشاہدہ سے
دریافت معرفت کے دامن کو اپنی ہمت کے ہاتھ سے پکڑتے ہیں - اور دوسرا گروہ
دلیل اور برہان کے عمدہ وسیلہ سے اس مقصد باعزت کی بارگاہ بلند پر چڑھ کے کامیاب
حکمت و دانائی ہوئے ہیں - فرقہ اول کی دو صفیں ہیں - ایک تو وہ جو باوجود کشفِ نبی
پر ایمان رکھتے ہیں - ان کو صوفی کہتے ہیں - اور اگر نبی کے قائل نہ ہوں تو حکمائے
اشراقیہ کہلاتے ہیں - اور دوسرا گروہ یعنی جو دلیل و برہان سے تمسک کرتے ہوئے
کسی نبی کے بھی معتقد ہوں تو ان کا نام متکلمین ہے - ورنہ حکمائے مشائیین ان کا
نام ہے - یہ جو میں نے لکھا یہ خلاصہ سید شریف جرجانی کا ہے جس کو انہوں نے حاشیہ
کتاب مطالع میں محققین قہار کے اقوال سے نقل فرمایا ہے - اے اللہ جو تیرا پسندیدہ
ہے اُس کی طرف ہدایت فرما - نوحۃ ابوالفضل بن مبارک خدا اُن دونوں کو
معاف کرے *

اللہ بہت بڑا ہے پیارو

خود ہدایت یافتہ نہ ہو کر دوسروں کو ہدایت کرنا بصارت کو نابینائی کے ہاتھ

گر پوہ بکسر تین پشتہ -

مہلک جاے ہلاکت -

خدایت مکر - فریب -

مستبصر دیدہ ور - حکیم - صاحب بصیرت

دانا -

ہوش رہا صفت مستبصر ایسے دانا جن

کی دانائی دیکھ کر لوگوں کے ہوش اٹھاتے ہوں۔

اقصی دور تر -

اسنی بالقصر بلن - تر - وبالا تر - روشن تر -

ایں گوہر بے بہا مراد معرفت ذات و

صفات الہی -

کشف کبھی اس کا اطلاق امانتہ بالفہم پر

اور کبھی تحقیق زیادہ حال پر اور تحقیق اشارہ

پر ہوتا ہے -

دلیل وہ حجت جو مفید ظن ہو -

برہان وہ حجت جو مفید علم ہو -

شدہ آستانہ -

ارجمند با عزت - چہ اسج بعضی عزت

و مند کلمہ انصاف ہے -

گرویدن بایل شدن - نبی خبر ہندہ -

بوجود نبی گرویدہ اند نبی پر ایمان

لائے ہیں -

طبقہ آخری جو ادلہ سے کام لیتے ہیں -

مشکلین علم کلام کے جاننے والے - یہ

لوگ نبی کو مان کر کسی مسئلہ میں دلیل برہان

سے کام لیتے ہیں -

سید علامہ سید شریف -

چرخان معرب گردگان علامہ مذکور گردگان

کے رہنے والے تھے -

مندی ہدایت یاب -

دست و گریبان اُلجھنا - جھگڑا کرنا -

بخموشی حرف سر اشدن بات نہ کر کے

لوگوں پر اپنے کمال کا اظہار کرنا - جیسا کہ

بعض نقراءے ریاکار کیا کرتے ہیں -

مخدرات قدسی کنایہ از رموز معرفت -

دربانی حفاظت ور - حاجبی -

نوحہ دل آزار سے مراد اظہار رموز معرفت

اکہی نابینائی -

مشائین اصحاب ارسطو - چونکہ یہ لوگ کسی

حقیقت کے معلوم کرنے میں دلائل کے

لئے نفس کو حرکت فکری میں رکھتے ہیں -

اس لئے ان کو مشائین بڑے چلنے والے

کہتے ہیں -

مطالع منطق کی ایک کتاب ہے -

راہ ہدایت شائفتن دو مسرور کی

ہدایت کرنا -

آرمیدگی اطمینان -

مستعد قابلیت رکھنے والا -

مقدمات معنوی اصول ابتدائی

رموز معرفت -

واندوہ نہیں ہوتا ہے۔ ابن الدنیا وہ عقل بیٹا۔ دل کا اندھا ہے جو اس دنیا سے کہنے و ناچیز اور نادان کو بلند مرتبہ اور دانا کو ذلیل کرنے والے کی موافقت سے شادی و غم کا زبان رسیدہ ہو۔ حالانکہ ان لذائد دنیا کے حاصل ہونے پر بھی اُس کی شادی کے جوصلہ کا پریٹ بھرتا نہیں۔ اور نہ اُس کی خواہشات کا نفس آرام پاتا ہے۔ یعنی دنیا کی خوبیاں حاصل ہونے پر بھی ہوس کم نہیں ہوتی۔ اور نہ اس معدوم وجودِ دنا کے ہاتھ نہ آنے سے اُس کے روزگار کا معرہ ماتم پر ہوتا ہے۔ اور نہ خواہش کا پاؤں لنگڑا ہوتا ہے۔ یعنی دنیا کے حاصل ہونے پر اُس سے وہ پیٹھے اور پھر اس کی طلب نہ کرے۔ اُس سے یہ بھی نہیں ہوتا۔ اور بندہ دنیا وہ کبخت ہے کہ باوجود پہلے رنج اٹھانے کے پھر بھی اس دنیا کے مقاصد لایعنی کے حاصل کرتے وقت کہ جس کو داناؤں اور فقیروں نے چھوڑ رکھا ہے۔ یہ شخص شاہراہ راستی و درستی سے منحرف ہو جاتا ہے۔ یا اس حکالمکار کے بکروہات کے دور کرنے میں راہ شریعت سے ہٹ کر اپنی نجات کے لئے مکرو حیلہ سے تمسک کرتا ہے۔

صفحہ (۱۳)

گرگ بزی کا ہے۔

شہر و کبھی اس کا اطلاق رویہ اشیا پر بدلائل تو حید۔ اور کبھی رویہ حق و اشیا پر اور کبھی حقیقتہ الیقین من غیر شک پر ہوتا ہے۔ عملیہ یا عیانی بلند تر مونت اعلیٰ۔ فرقہ اولیٰ سے مراد وہ لوگ ہیں جو کشف و شہود کے ذریعہ سے کسی چیز کی حقیقت معلوم کرتے ہیں۔

اثر ارقیہ اصحاب افلاطون جو حقیقت اشیا نور قلب سے معلوم کرتے ہیں۔ بلاکسی دلیل کے۔ سمیت بکسر اول و فتح بیم از و سم نشان دلغ جلیب ملایم حصول نفع۔

امتہ کنیز۔ لونڈی۔ فنون اقسام سُوری شادی و سرور و آخریائے نسبت گرگزتہ اصلاً لفظ فارسی ہے گرگ بزی گرگ۔ بھیڑیا۔ بڑ بکری۔ اور یاے مصدری سے مرکب ہے۔ بھیڑ یا بکری کے گلہ میں ملکر پہلے اُن کے خوف کو دور کرتا ہے تاکہ اُن کا خون خوف سے خشک نہ ہو جائے۔ پھر کسی ایک کو دبا بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس کے معنی مکاری کے ہیں۔ اہل عرب نے اپنے قواعد کے موافق تائے مصدری ملا کے گر بزی سے جڑ بزت بنا، ایرانیوں نے اُس کو گر بزت کر لیا۔ گر بزی مخفف و مبدل

ترجمہ

خیر کمال نیک افعال وہی شخص ہو سکتا ہے کہ جو اللہ کی رحمت عام کو کسی گروہ سے مخصوص نہ مان کر (جیسا کہ ہر مذہب کا آدمی سمجھا کرتا ہے) اپنے آپ کو آلودگی خواہش نفس سے پاک رکھ کے اور تسلیم و رضا کی سند پر بیٹھ کے اپنے تمام امور کو خدا کے حوالہ کر دے۔ اور اس سے پست مرتبہ والا وہ خوش نصیب ہو سکتا ہے۔ جو دوست و دشمن اور اپنے اور بیگانے سب کے ساتھ دوستانہ سلوک کرے۔ اور اس سے گھٹ کے وہ بلند اقبال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر سیرگاہ محبت میں نہیں پہنچ سکتا ہے۔ تو رہنمائی بخت خدا داد سے مرتبہ عورت رضا پر پہنچ کے دل کشا وہ پیشانی کے ساتھ خوشنودی خدا ہی کو اپنی خوشنودی سمجھے۔ اور اس سے پست مرتبہ وہ نیک ذات ہو سکتا ہے۔ کہ اگرچہ رحمت عام ایزدی کو اس نے کسی گروہ سے مخصوص سمجھا ہو لیکن رد اور طعنہ زنی مخالف سے مطمئن ہو کر صلح کل پر عامل ہو۔ اور اس سے کمتر وہ سعادت مند صاف باطن ہو سکتا ہے۔ کہ اگرچہ وہ دولت سرے محبت کل اور سیرگاہ رضاے کل اور دارالامن صلح کل میں پہنچا ہو۔ مگر اس طریقہ پر جسے دوسرے پیشوا یوں نے ازراہ نقصان عقل یا تقلید کامل نکالا ہے مگر وریا کو دخل دینے بغیر اس روش کے اچھے کو بجا لائے۔ اور بڑے سے بچے۔ اور ان چار بزرگ گروہوں کے طبقے اس انسان کے درجوں کی طرح کہ جس کا مرتبہ ان سے پست ہے پایہ شمار سے باہر اور احاطہ بیان سے بڑھ کر ہیں۔

”اللہ بہت بڑا ہے پیارو“

بڑا دنیا دار وہ پست فطرت نابینا ہے کہ جو اس بد شکل اور بڑھی ڈھلاؤ دنیا کی عروس زیبائے سمجھے۔ لیکن پھر بھی چونکہ اس کے دماغ جان میں کچھ خوشبو ہمت کی پہنچ گئی ہے۔ اس لئے اس دنیا کے حاصل ہونے سے جو نامروں کو فریب میں پھولنے والی ہے۔ اطمینان اور آرام و سکون قلب سے نہ ہٹ کر خورسند و شادمان نہیں ہوتا ہے۔ اور اس دنیا سے بیوفائے کے ہاتھ سے چلے جانے پر جو دوست کی قاتل اور دشمن پر نوازش کرنے والی ہے۔ پامال غم عہہ اگرچہ شیخ نے عبارت میں پانچ طریقے بیان فرمائے مگر یہاں چار ہی کہتے ہیں۔ اگر مراتب محبت کل درمنائے کل و صلح کل مراد لین تو یہ تین ہی ہیں۔ مگر بے پار کی جگہ پنج ہو ۱۲ از شاہ :

۲۶ ربیع الاول ۹۹۹ھ میں شہر لاہور میں اسے لکھا :

صفحہ (۱۲)

مخصوص طائفہ ہر مذہب کا فرد و غفران
رحمت الہی کو مخصوص اپنے مذہب والوں
سے سمجھتا ہے۔
اجتناب پر ہیز از نواری۔
احصاء شمار کروں۔
بدر روے بد صورت۔ عجوز پیر زال۔
مشام دماغ نسیم بود ہوا۔
اقبال پیش آمدن۔ سامنے آنا۔
ایں نام و فریب دنیا جو نامردوں کو
دھوکا دینے والی ہے۔
راہ بارے پیچھے ہٹ جانا۔ پیچھے موڑنا۔ ضد
اقبال۔
بے یار و انش دانش جس کی یار و مددگار نہ
نقص فیض کل تمام امور کو خدا کے پیرو کر دینا۔
قلاؤزی رہنمونی۔ (ترکی)۔
امشال بجا آوردن ادا کر۔
ظلم و جمول بظالم اور نادان مراد انسان۔
اکہ مادر زاد اندھا۔ سو داس۔
شنا سیر صحیح شناسد۔
ہمت کبھی اس کا اعلاق ترک نہ تھے ملی
پر اور کبھی صدق اولی مرید پر اور کبھی ان تمام
ہمتوں پر ہوتا ہے۔ جو صفائے الہام

ایں بیوفائے دوست کس دشمن نو
مراد نیا۔
فرقت بڑھا پھینچس مراد دنیا۔
بے حقیقت ناچیز۔ فرومایہ۔ معدوم۔
وانا افکن عقلمندان کو پست اور ذلیل
کرنے والی۔
لذات ایں شراب فنا مراد لذات دنیا۔
تیر گہیاے سابق رہجائے زمانہ سابق۔
میاں تھی پوچ ولایتی۔
مردود زد کیا ہوا۔ نامقبول۔
مُزور پر زور۔ مکار اجتماع بچیزے
نسبت یافتن۔
طریق مراد راہ راست راہ شریعت۔
نادان بر وار نادانوں کو بلند مرتبہ
بنانے والی۔
خُسران زدہ زیان رسیدہ۔
فنا انتہا فنا پذیر۔ قابل زوال۔
بافراہم آوردگی باوجود مجتمع ہونے۔
نشاء صورت عالم ظاہر۔ دنیا۔
انحراف و زیددن ہرٹ جانا۔
چاؤہ راہ بزرگ و شایع عام۔ ایرانی
تخفیف وال استعمال کرتے ہیں۔

چلتے ہیں ایسی حالت میں کس لئے بریکار کو اس عبادت میں اُن کی خلل ڈالا جائے۔ بیشک جو بیمار مرض عدم امتیاز ہو وہ اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہے۔ اے میرے نفس اپنی پست ہمتی یا حماقت سے ربا و جو دیکھ تو بد ذاتان مکار میں سے ہے) تیرے قول و فعل سے میرا یہ گمان ہے کہ تو آئینہ اچھا ہو سکتا ہے اس لئے تجھ سے میں یہ پند آمیز اور آشتی کی باتیں کرتا ہوں۔ ورنہ کسی بُرے کو بُرا سمجھنا اور اُس سے برسرِ پرکار ہونا اگر درویشی سے دور ہے۔ تو معاملہ فہمی سے تو بعید نہیں۔ کاش میرا دشمن یعنی نفس یہ سمجھ لیتا کہ میں اُس سے کیونکہ مطمئن ہو گیا ہوں (یعنی بد کو بد سمجھ کے اُس سے کنارہ کش ہوں) تو بالضرور اپنی مضرت پُر فریب سے باز آ کر اور ظاہر و باطن اُس کا یک رنگ ہو کر وہ بھی راحت و آسائش میں ہو جاتا اور پھر مجھے کبھی فریب نہ دیتا۔ اور کاشکے میری خیر اندیشی کو جو میں دشمن (نفس) کے حق میں کیا کرتا ہوں یا میری راست بازی کو کہ جس میں خیانت و نفاق کو دورہ بھی دخل نہیں۔ یہ میرا نفس جو دوست طفل مشرب اور حقیقت نا فہم ہے جان لیتا تو فی الفور میری دوستی سے رنجیدہ نہ ہوتا۔ دیکھا چاہیے کہ میں کب اپنی اس زن بدکار کی ناپاکی بیان سے کہ معاملہ کس نہ سمجھنے والے لوگ اُسے نفس ناطقہ اور دانش کے میدان میں تیز چلنے والے یعنی فقرا سے نفس امارہ کہتے ہیں۔ پاک ہو کر ما من خوشی کی طرف مائل ہوتا ہوں ❦

صفحہ (۱۱)

عبد خواہش بندہ شہوت مراد ابو الفضل۔	دوستدار جہانیاں مراد ابو النسل۔
دشمن عالمیان عالم والوں کا دشمن مراد	دو صندا اجتماع ضدین محال مانتے ہیں۔
نفس یا شیطان۔	گرائی رنج۔
عظمی و کبریٰ بمعنی بزرگ۔	دشمنی دشمن عالمیاں شیطان یا نفس
کثرت آباد دنیا۔	اہل جہان کا دشمن جہان ہے۔ جو شیطان
جہانیاں اہل عالم۔	یا نفس کا دشمن ہو وہ اہل جہان کا دوست
جہان دشمنی ایک عالم دشمنی کا یعنی بد	ہو گا۔ کیونکہ مسلم ہے کہ دشمن کا دشمن دوست
بڑی دشمنی۔ دوسری یا کے تھمتانی	اور دشمن کا دوست دشمن ہوتا ہے۔
تو حیفی ہے۔	ابن علی خواراں مراد از نادانان دنیا۔

حیض کنایہ از پلیدی۔ گفت بیان و کلام۔
تیز روان عرصہ و انش کنایہ از فقر۔
نہ امن جائے امن۔

معنوں کے ساتھ صاحب منتخب عربی نہیں
جاتے۔ مگر لغت منجد میں اس کے وخیل ہونے
کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔

(نوٹ) چونکہ حل لغات میں بعض جمل مشکلہ کی توضیح کر دیتا ہوں۔ لہذا اگر بیان معنی میں صرف
ترجمہ پر اکتفا ہو جائے تو اس کے مفہوم کو فرہنگ میں دیکھا چاہیے۔

ترجمہ

اور اس درگاہ معرفت کے بزرگ ہیں رجو دونوں عالم کی پیشوائی کے لئے برترین سبب
و سائل میں سے ہے) اس قدر اور اک ہو کہ مراتب خوف ورجا۔ و بسط و قبض سے گذر کر
کوئی خوشی یا غم اس کی خاطر پاک میں جگہ نہ پاتا ہو۔ میرا ارادہ تھا کہ ان چند مقامات بلند تر
پر جو میں پہنچا ہوں جب ان کا ذکر کروں تو اپنے معلومات کو زیب قلم جو اس رقم کر دوں۔ لیکن
کیا کروں میری دانش جو جہان کی یار اور فطرت پر آشبار ہے۔ اس کے لکھنے کی اجازت
نہیں دیتی ہے۔ میرے دل شوریدہ فقر و فنا میں یہ بات آتی ہے کہ رجائی بزم عشرت
حق تعالیٰ اہم نشینوں کے لئے ایک سایہ بلند پایہ ہے۔ اور خوفی ملازمان درگاہ سلطنت
کبریائی کے لئے ایک نور موافق ہے۔ اور وہ بزرگ درگاہ معرفت مہرمان خلوت خانہ
شہود (واقفان رموز فقر) کے لئے ایک نمونہ خوب ہے کہ جس کی پیروی کرنا چاہیے۔

اللہ سے بڑا ہے

وہ حسد جو کسی حاسد کو ہر شخص سے زیادہ غم و اٹمی میں مقید رکھتا ہے۔ یہ غم
و اٹمی خود اس حاسد کے حسد کی سزا ہے جو ہر وقت اس کے لئے موجود رہتا ہے۔ اے
میکہ نفس انسانی کبھی ایسا نہ کرنا کہ اپنے دل میں خیال انتقام منافقوں کی طرح پوشیدہ رکھنا
یعنی حاسدوں سے انتقام کی خواہش کبھی نہ کرنا۔ اور اے میرے معاملہ نا فہم نفس تیرا وظیفہ
تو دیر پہلے قدس سے قضا و قدر نے نور باطن کو مقرر کیا ہے۔ پھر کیوں ان حاسدوں کا خیال
تیرے لئے سنگ راہ ہو۔ اگر یہ حاسد تیری نیکی کو سمجھ کر تیری دشمنی پر آمادہ ہیں۔ تو یہ
مرض حسد کے بیمار ہیں۔ مریض سے ایک عیج کام کی امید رکھنا خود غلطی ہے۔ اور
اگر تجھے بد سمجھ کر تیری مخالفت کرتے ہیں۔ تو پھر تو اپنے علم کے موافق عبادت کے راستہ پر

نہا شد و با تعرض موافقت نفس شہوانی نکند
لو ائمہ نامند اور اگر مرکب تعرض نہ ہو کر اُسے
اطاعت مقتضیات شہوانیہ کرے تو امارہ
کہتے ہیں۔

سبز اماراد اندوہ والی۔
راتیہ روزینہ۔ ظلماتیان مراد حاسدا۔

ورسیدن نمیدن۔

سنگ تفرقہ انداختن متفرق کر دینا۔

منتشر کر دینا۔ کیونکہ جہاں چند پرندے مجتمع

ہوں۔ اُن کے غول میں اگر ڈھیلایا پھٹھر

پھینک دو تو کوئی پرندہ کسی طرف اور کوئی

کسی طرف اُڑ کے چلا جاتا ہے۔ یہاں مراد

یہ ہے کہ اُن کی عبادت میں تو مخل کیوں ہوتا

ہے۔ اس لئے کہ بد کے ساتھ مخالفت کرنا

وہ عبادت سمجھتے ہیں۔

بدے میں یاے مجھول تنکیری ہے۔

مروگوٹ۔ محاربہ جنگ۔

معاملہ دانی مراد شریعت۔

من ازوچہ رنگ آسودہ ام میں نے

اُس نفس سے کیونکہ اطمینان حاصل کر لیا ہے

یعنی نفس کی بدی کو خوب سمجھ لیا ہے۔

دورست طفل مشرب سے مراد روح یا

نفس۔

پنقد فی الفور۔ فی الحال۔

فحیہ زن نہ جہ۔ زن بدکار و زنا کار۔

قال بالہ دام کہتے ہیں۔ اور اگر اُس کا زوال ہو
جائے اور دوسری ویسی حالت لاحق ہو تو
قال بعدم ردام کہتے ہیں۔

شہود رویتہ اشیاء دلایل توحید کے ساتھ

و بمعنی رویتہ حق بالاشیاء۔ وحقیقہ یقین

بغیر شک۔

سنگ راہ مانع۔ الحق بیشک۔

مبلغ مرتبہ وحد۔ سلوک کردن چلنا۔

زیادہ ازیں مراد مخالفت بدیا بے تمیزی

خدا سے مکار۔ منشی فطرت۔

منشی میں یا بمعنی "ہستی" ہے۔

گمان خوبی بروہ ام میرا یہ خیال ہے

کہ تو آئندہ اچھا ہو جائے گا۔

ایک رنگ حرف میز نم اس طرح کی آشتی

والی اور پسند آمیز باتیں میں تجھ سے کرتا ہوں۔

خدا اندیشی مراد فقیری و درویشی۔

دشمن ضد و مخالف۔ دراصل دو عدد

معروف و شہان بمعنی ضد سے مرکب ہے

یہاں مراد نفس ہے۔

ملازمست۔ یا۔ ملائمت مرادانہ سے مراد

بکرو فریب نفس ہے۔

نفس نا طبقہ جو ہرے حجر و ازادہ بذات خود

و مقارن بہادہ در افعال خود۔ از معارضہ

اشوات اگر آئرا سکون حاصل شود و اضطراب

زائل شود مطمئنہ گویند۔ و اگر سکون کمال

اور نہ قبول کرنا ہی کچھ مناسب تھا۔ یہاں تک کہ پہلی رمضان ۹۹۱ھ کو یہ تجویزیوں قرار پائی کہ کلیات امور سے واقف ہو کر ایک مرتبہ میں خود ہی ان مقاصد کے پورا کرنے میں انہماک کروں اے اللہ چھڑائے ہم کو خطرات نفسانی سے اور وسوسہ ہائے شیطانی سے۔ اور شرف کر ہم کو وصول الی اللہ سے اور ملاوے ہم کو عالم فرشتگان مقرب بارگاہ اللہ سے۔

اللہ بہت بڑا ہے۔

معرفت کے آستانہ سے مستفید وہ امید وار خندہ رو ہو سکتا ہے کہ بحالت کثرت نشاط و انبساط دونوں عالم کی غمگساری اُس کی ہمت کی مد نظر ہو۔ یا وہ ڈرنے والا ترشرو مستفیض ہو سکتا ہے۔ کہ اگر تمام عالم سرور اُسے میسر ہو تب بھی شادمانی سے آستانہ ہو۔
صفحہ (۱۰)

نشاء بین عالم ظاہر و باطن۔ دنیا و آخرت۔
دریافت ادراک۔ ایس ورگاہ مراد مفتی۔
الرجاء الطمع فی الاجل۔
قبض حالت خوف ایک وقت خاص کی۔
یا۔ وارد قلبی جو موجب اشارہ عتابی
تادیب ہو۔
فرا تر ازین الخ ان چند مراتب مذکورہ سے
بڑھ کے جن مراتب پر میں پہنچا ہوں اُن کا
ذکر جب میں کروں تو اپنے دریافت کروہ امور
کو معرض تحریر میں لاؤں۔
تیسرے و اوّل مراد رجائی۔
کو کہیں و وہم مراد خوئی۔
بارگاہ سلطنت جلال حق تعالیٰ۔
دور بین سوئی مراد بزرگ معرفت۔
راہنت خیانت و نفاق دور و رخ (منتخب)

را بمعنی برائے و اثر برائے تبعیض۔
آن بایہ آن قدر۔
فرا ترک قدرے بلند تر۔
الخوف جو چیز کہ آئندہ مکروہ سے بچائے
بسط وہ حالت ہے جس میں اور چیزیں
سماتی ہیں اور وہ کسی چیز میں نہیں سماتی۔
بعض نے حالت رجا کو بسط کہا ہے۔ بعض
کے نزدیک وہ وار و موجب رحمت و
انس ہو۔
مقام پورا کرنا حقوق مراسم سلوک کا پورے
طور پر۔
حال قلب سارک پر جو حالت کہ بلا تعدد
واجتماع وارو ہو بایں شرط کہ اُس کا زوال
ہو اور اس کے بعد ویسی ہی دوسری حالت
طاری ہو۔ اگر حالت اوّل باقی ہے تو اُسے

ایں لیاں پر پیس سے مراد
الوالفضل -

نشاء عالم -

طوبیت یا ضمیر و نیت -

مستتر پوچھیدہ -

ربانی ہے فسق و فجور مقصود صح طریق -

ہنسا ہے زمانہ اور ہر روزہ

اسے مالک اور اسے مروتی ہے عمر

کچھ پوچھ انہیں جاسکتا - پھر متم حقیقی تیری شان یہ ہے کہ تو جو کچھ کرے اس کی بابت تجھ سے

تو نے مرتبہ عبد الہی - بھی مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ میں نے کونسا گناہ کیا ہے کہ جس کی وجہ

پر مجھے اعتماد ہے کہ یہ حالت ہے ہٹا کے مرتبہ عبد الطبعی پر پہنچا دیا - تیری بڑی بڑی نعمتوں

ہے کہ اب عبد الہی (عبد اللہ) عبد الطبعی دائمی نہ ہوگی - تاہم تیری آستان کریم سے التجا

نیک اور طبیعت میں لڑائی یعنی بنالوں سے بندہ زور نہ بنا دینا - کچھ مدت ہوئی کہ میری فطرت

جانے ہی کی قوت ہے اور نہ ہے - اور اہل زمانہ کی کھینچا تانی میں پڑا ہوا ہوں - نہ تو بھاگ

وہ صبر کہاں کہ عشق اسے بچنے کی طاقت رباعی

تندرست یہ نہیں کہ میں اسے باز رہوں وہ بخت نہیں کہ یار سے مل جاؤں

سُبحان اللہ عجیب حافظا سے الجھوں طاقت یہ نہیں کہ یاف سے میں بھاگ چلوں

یا نبوت (نبی) میں گرفتار رہا ہوں اور غریب مقام پیش آیا ہے کہ دل تو امور ہولناک دھیر

اُل سے کہ اس پہنسو لے ہے - اور ظاہر زمانہ کے شریروں کا یار ہے - نہ ایسی دلیری

ہی کر سکوں - ان مجبور ایوں سے نکل سکوں - اور نہ اتنی قوت ہے سرانجام ظاہر (جسمانی)

اور ضروریہ ولازنی میں کہ اسے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ میں ظاہر وار پر مکر و فریب اپنے

کی وجہ سے از روئے دل سے ہاں تک مشغول ہو سکتا ہوں - بعضے وفادار و ورت قدیمی ارتباط

مقام اور طالع الہی پورا کر دیتی ہے کہ اس کی طبیعت کا لازمہ ہے - میرے

ارٹھیر کو خوب ہی لگا ہوا ہے - میں نے اس میں پوری کوشش کرتے تھے - جس سے ان کے ارادہ کی راستی

ہر وعدہ قرین یقین ہے - اور مجھ پر لیسان حال کی حالت پوشیدہ

ایک بریقین حقیقی ہے - اس سعی سے نہ تو ان کو روک ہی سکتا تھا -

ہوا جس خطرات -

وصول حصول مطلوب - یا وصول الی اللہ

رجائی امید وار -

خونی ترسنا -

نصیب حصہ نصیبہ او کے بعد شد ویا گرو و بڑ حالو

پڑے مے سے مدام جام نکوزہ

پھر کیا طاعت ہے کیا نماز و روزہ

کچھ پوچھ انہیں جاسکتا - پھر متم حقیقی تیری شان یہ ہے کہ تو جو کچھ کرے اس کی بابت تجھ سے

تو نے مرتبہ عبد الہی - بھی مجھے یہ نہ معلوم ہوا کہ میں نے کونسا گناہ کیا ہے کہ جس کی وجہ

پر مجھے اعتماد ہے کہ یہ حالت ہے ہٹا کے مرتبہ عبد الطبعی پر پہنچا دیا - تیری بڑی بڑی نعمتوں

ہے کہ اب عبد الہی (عبد اللہ) عبد الطبعی دائمی نہ ہوگی - تاہم تیری آستان کریم سے التجا

نیک اور طبیعت میں لڑائی یعنی بنالوں سے بندہ زور نہ بنا دینا - کچھ مدت ہوئی کہ میری فطرت

جانے ہی کی قوت ہے اور نہ ہے - اور اہل زمانہ کی کھینچا تانی میں پڑا ہوا ہوں - نہ تو بھاگ

وہ صبر کہاں کہ عشق اسے بچنے کی طاقت رباعی

تندرست یہ نہیں کہ میں اسے باز رہوں وہ بخت نہیں کہ یار سے مل جاؤں

سُبحان اللہ عجیب حافظا سے الجھوں طاقت یہ نہیں کہ یاف سے میں بھاگ چلوں

یا نبوت (نبی) میں گرفتار رہا ہوں اور غریب مقام پیش آیا ہے کہ دل تو امور ہولناک دھیر

اُل سے کہ اس پہنسو لے ہے - اور ظاہر زمانہ کے شریروں کا یار ہے - نہ ایسی دلیری

ہی کر سکوں - ان مجبور ایوں سے نکل سکوں - اور نہ اتنی قوت ہے سرانجام ظاہر (جسمانی)

اور ضروریہ ولازنی میں کہ اسے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ میں ظاہر وار پر مکر و فریب اپنے

کی وجہ سے از روئے دل سے ہاں تک مشغول ہو سکتا ہوں - بعضے وفادار و ورت قدیمی ارتباط

مقام اور طالع الہی پورا کر دیتی ہے کہ اس کی طبیعت کا لازمہ ہے - میرے

ارٹھیر کو خوب ہی لگا ہوا ہے - میں نے اس میں پوری کوشش کرتے تھے - جس سے ان کے ارادہ کی راستی

ہر وعدہ قرین یقین ہے - اور مجھ پر لیسان حال کی حالت پوشیدہ

ایک بریقین حقیقی ہے - اس سعی سے نہ تو ان کو روک ہی سکتا تھا -

جب لشکر کش تقدیر انہی خالق دو جہان مجھے حیران سمجھان عاجز و ناتوان کہ اپنی حکمت
بے پایاں سے اعدا و افراد اہل زمان میں لے آیا (یعنی اللہ نے مجھے پیدا کیا) تو تو نیل کے فضول
کاموں میں ایسا مشغول کیا کہ لذت حیرت (مجمودہ) اللہم زدنی حیرۃً فیک لہ سے کہ وہ بھی
بوجہ پست فطرتی اور عدم قابلیت سے ہے مگر کبھی کبھی وہ حیرت لاحق ہوتی تھی۔ اُس انہاک
و نیوی نے اب اُس سے بھی روک دیا۔

صفحہ (۹)

فسق بکسر بیرون آمدن بندہ از فرمان۔ و
ترک امر حق نمودن و بیرون آمدن از راہ راست
و کار بد کردن۔
فجور بضم میل کردن از حق و دین۔ و دروغ
گفتن۔ و بے فرمانی و تباہی کردن۔ و ضائع
نمودن نماز۔ و برانگیختہ شدن بر معاہدہ
حرام ملائکہ و شرب ناجائز۔
و بیان پا داش و ہندہ۔
جلال ایل جمع جلیلہ بمعنی بزرگ۔
الاء جمع الی بمعنی نعمتہا۔
عبدالدرامی والدی تبار می بندہ زہونا۔
رباعی ترانہ۔ دو ہیئت۔ ایک قسم اس کی خصی
ہے جس کے تیسرے مصرع میں قافیہ نہیں ہوتا۔
یہ رباعی ابوسعید ابوالخیر کی ہے۔
اشعار روتگر گار شیران زمانہ۔
این و حل مراد حیرت یا شر۔ یا دنیا۔
تلبیس مکر و فریب۔
خلان جمع خلیل۔ دوستان۔
انجارج روا کردن حاجت۔
عربی عادت و شرت سے منسوب۔
نفس الامر می یقینی۔
وساوس جمع وسوسہ۔
پر خور و استغید۔
کشادہ پیشانی خندہ رو۔
گرہ برابر و غلگین و ترشہ۔
عالم عقول عالم عقول عشرہ یا عالم فرشتگان
صاحب مالک۔ ہنشین۔
لایسأل عما یفعل شأننا جو تو کرتا ہے اُس
کی بابت تجھ سے پوچھا نہیں جاسکتا۔ یہ
آیت تیری شان میں ہے۔
تایید ہمیشگی۔ کشمکش کھینچا تانی۔ تنگی۔
شگرت نادر و عجب۔
ہائل ہولناک۔ خوفناک۔
امر ہائل مراد حیرت۔
و حمل کچھڑ۔ در چنگ اے در دست
مراد حاصل۔
لیاس الیاس بڑا ظاہر دار۔

دل سُست کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ جو کچھ دل زیادہ طلب کو پسند آئے اُسے میں لکھوں۔
 اس بنا پر اپنی پریشانی کا کچھ زمانہ اس میں صرف کر کے اپنی دل پسند باتوں کو لکھ لیا۔ اور
 ناظرین کی پسند اور ناپسند کی پروا نہ کر کے اِوَل تو اپنے نفس بیمار کی شفا پھر ضرورت مند
 غنچواری کے علاج کی اس انتخاب سے اُمید و تمنا ہے۔ لاحول ولاقوة میں یہ کیا بکو اس
 کر رہا ہوں اور مہمل بک رہا ہوں۔ بہتر تو یہ ہے کہ میں اپنی زبان بادہ سر پر فہر خموشی
 لگا کر ان خیالات محالات سے باز آؤں (کیونکہ ان باتوں سے نہ نفس بیمار کو شفا ہی
 ہو سکتی ہے۔ اور نہ ضرورت مند ان تیار کا علاج) اور چپ ہو جاؤں رباعی

دانا ہوتا تو یہ بیان کم کرتا راہ ان باتوں کی بند محکم کرتا

دل سوختہ چند میں فراہم کرتا ان باتوں پہ روتا اور ماتم کرتا

اے اللہ چشم بینا اور اسباب فناء عطا کر اور میرے دل بے حال کو سیرگاہ رُتبہ
 تسلیم و رضا میں لیجا کر مرتبہ صلح کل عنایت فرما۔ اور عالم دُنیا کی کشمکش سے رہائی دے
 (ان باتوں سے خدا سے بکرات مغفرت چاہتا ہوں) باوجودیکہ جس چیز کی ضرورت
 ہوتی ہے تیری حکمت کامل سے وہی ظہور میں آتی ہے۔ مگر میں تیری درگاہ فضل و کرم
 سے مانگ اٹھتا تو پھر اس بیجیائی کے بھنور سے کیسے نکلتا۔ اگر روز کا دُعا مانگنے والا
 نہ ہوتا۔ یعنی تیرا ہر کام اگرچہ حکمت سے ہوتا ہے باوجود اس کے مجھ سے سوال کرنا
 وقوع میں آہی جاتا۔ مگر روزانہ کی دُعا نے ایسے سوال سے روک لیا۔ یعنی جب خدا
 کے کام مبنی حکمت پر ہیں۔ تو پھر طلب و تمنا بے معنی چیز ہے (نوشتہ ابو الفضل بن مبارک
 خدا اُن دونوں کو معاف کرے) ❦

خدا بزرگ و بزرگ ہے

(کلمہ اللہ اکبر دربار اکبری میں بطور سلام مستعمل تھا جو ضمناً الوہیت اکبر و اَلّ
 نیز اول عجوبہ کار ایسی حیرت میں ہے کہ جس کا بیان ناممکن ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا
 کہ اس حیرت سے میں کیونکر عہدہ برآ ہوں گا۔ یہ حیرت کیسے دُور ہوگی) اشعار
 اُس کی حکمت کا دشت گو ہے عیاں چھوڑ اس دشت کا لگ رہے کہاں
 عقل حیران اُدھر چلی کچھ گام ہر طرف پھر کے آگئی نا کام

بینائے وشپر عفتائے وصلح کل رب کا
تعلق "عنایت فرمائے ہوگا۔

سر بر آوردن بکنا۔ او بھڑنا۔

از گرداب سر بر نہ آوردن غرق ہو جانا۔
اچو بہ وہ چیز جسے دیکھ کے تعجب ہو۔

حیرۃ الردی الامر۔

از عمدہ چیز ہے پر آمدن اس سے
فراغت پانا۔

واہل غافل۔

فرورفتگی و محسوس جانا۔

جمل نادانی بہار خود کنایہ از نفس خود۔
تشقاوت بدبختی چشمداشتن امید رکھنا۔

مداوا علاج فضول زیادہ خواہ۔

شطر جزو مفلس ناداران رموز فقر۔

ثراثر خائیدن بیہودہ بکنا۔ اور بے نتیجہ

کام کرنا۔ کہتے ہیں کہ ثراثر ایک قسم کی گھاس ہے

بد مزہ جسے اونٹ چباتا ہے اور بد مزگی کی

وجہ سے نکل نہیں سکتا ہے۔ اسی وجہ سے

بیہودہ کام کرنے کے معنی ہیں۔

کون و فساد ہونا اور مٹ جانا۔ عالم دنیا۔

واعی و عاکر نے والا۔ بلانے والا۔

بلغ کامل۔

وراز کر وہ کامفعول زبان ہے۔

زبان و راز کردن بڑھ بڑھ کے کنا۔

سہ از چیز ہے بر آوردن عمدہ برآ ہونا۔

نمیتقہ رقیمہ۔ نوشتہ۔ محررہ چہ نق یعنی نوشتن

آمدہ یا نمقہ یعنی ماضی یعنی لکھا اس کو۔

او اس کامر جج حیرت ہے۔

پیکدایا بیان جمعش بید بکسر۔

قائد آگے چلنے والا۔ جیسے اندھے کو کوئی

لیکے چلتا ہے۔ سائق ہنکانے والا جیسے

گلہ بان گلے کو لیکے چلتا ہے۔

لا یعنی لا طائل۔

پازداشتن روکنا۔

پیدا نطاہر۔

سہرگشتہ حیران و پریشان۔

ورگل ماندہ عاجز و مجبور۔

درا فرا و ابنائے دنیا در آوردن یعنی

پیدا کیا۔

بمشابہ آں چنان۔

دست دادن حاصل ہونا۔

مشاغل جمع مشغلہ کار و بار و صغیر غ۔

ترجمہ مطلب خیر

نفس مارہ کے فریبوں سے غافل اور بے خبر ہو کر نادانی کی کچھڑ اور بد بختی کی
دلدل میں پھنس جانے کی کوئی اطلاع نہ تھی۔ یہاں تک کہ خود آرائی و تماشایا جستجو سے
نے چند دن مطالعہ شرح آداب المریدین شیخ شرف الدین منیری کا پایا بند رکھ کر

س نہ غرور کو اتار دے۔ تاکہ تھوڑا سا افاقہ پا کر اپنی روش کے راستہ کو بھول نہ جاؤں۔
 اور جس چیز کو میں نے اپنے موٹے نفس کی لاغری کا سرمایہ سمجھا ہے کہیں وہ مزید فربہ نفس کا
 سبب نہ ہو جائے۔ اے اللہ مجھ جلد باز حرص کو اپنی تدبیر کے تمسک سے باز رکھ کر مجھے اپنی
 کفالت و ضمانت کے دام میں (جیسا کہ تو نے اس سے پہلے رکھا ہے) اب بھی رکھ۔ تاکہ اس
 آرام و اطمینان کے شرف و دولت سے مشرف ہو جاؤں۔ جس میں اضطراب و بیکاری کی
 گنجائش ہی نہیں ہے۔ اور قید بقا و حیات کی مدت پذیری سے رہائی پا کر کبھی خوف فنا نہ ہو۔
 جو طالب مولا ہوتا ہے اُسے خیال شکر گذاری و جود کب ہوتا ہے۔ اور فنا کا خوف اُس کو
 زندگی و نبوی کی دعا کی حمایت میں کب لے جاسکتا ہے۔ کیونکہ طالب مولا کو نہ خواہش کسی
 اُمید کی ہوتی ہے اور نہ وہم کسی خوف کا۔ اے ابوالفضل تم کو اپنی ذات سے شرمنا چاہیے کہ
 طالب مولا ہو کر بندہ علم بنے اور اُس سے بھی گرتے پڑتے نکل کر بندہ طبیعت ہو گئے۔
 اگرچہ ایک مدت تک لباس صاحبان علم میں تم رہے۔ مگر تمہاری وہ ہمت مردانہ کیا ہوئی کہ
 اُس میں جوش پیدا ہو۔ اور قید غلامی طبیعت سے نجات دیدے۔ *

آئنا انتخاب شرح آداب المریدین

دل پریشان از رونے پریشانی گرد و پا بن۔ بیکاری و قرین سوز درونی ہو کر جہان
 والوں کے سراپا پر نثار ہوتا تھا۔ اور ٹوٹے ہوئے پاؤں اور اندھی آنکھوں سے روش
 اہل جہان کے راستوں میں چل کر اور خوشنودی بنی نوع انسانی کا لحاظ کر کے سعادت کی سیڑھیوں
 پر چڑھ جانے کا گمان اپنے حق میں کرتا تھا۔ *

صفحہ (۸)

مخادعات فریبہا و مکر ہا و حیلہ ہا۔	تیمار بروزن بیمار یعنی غمخوار۔
وخل کیچڑ۔	مذخرف باطل و تزویر کردہ شدہ و
نامضبوط غیر منتظم۔	آرائش دادہ۔
مخلاب و دلدل۔	مخکم کردن بندش میں استحکام مراد ہے
مشوش پریشان۔	دیدہ بینا چشم با بصیر یا بچھول یا تو امر کی ہی یعنی عی
تماشا دیدن۔	کن یا وحدت یا تنکیر کی ہے۔ اس صورت میں دید
ولاویز پسندیدہ۔	
نامحرم ناواقف راز مراد ذات ابوالفضل	
یا صفت قلم۔	

ابن قریبہ اشارہ بطرف نفس اتارہ۔۔۔
 قریبہ نفس کی موٹائی مراد ہے۔
 جہاں لہ دام و رسن۔
 نعمت کشی احسان مندی۔ منت پذیری
 واعیہ خواہش۔
 عبد الطبعی طبیعت اور خواہش نفسانی
 کا پابند ہونا۔
 بلند بندگی قید عبد الطبعی۔
 جہانیاں اہل دنیا۔
 مدارج مراتب۔ سیرتھیان۔ زینہ۔
 بقدر قدرے داند کے۔
 افاقہ مرض سے صحت پانا۔ نیند سے جاگنا۔
 غفلت سے ہوشیار ہونا۔ مجنوں سے عاقل ہونا۔
 عجول بڑا جلدی کرنے والا۔
 تنگدل ضمانت۔
 عبد اللہ طالب مولا۔
 عبد العلی انہماک بہ تحصیل علم۔
 ترک کائنات بہادرانہ ودلیرانہ۔
 رہیں مرہون۔ گرو۔
 ارتقا سیرتھی پر چڑھتا۔ بلند ہونا۔
 صحبت گذشتہائے سے مراد مطالعہ
 کتب فقراے مرحوم۔

ترجمہ مطلب خیر

اسی حیرت و سرگردانی میں مرحومین فقرا کے مصنفات کے مطالعہ کی رغبت دل کو پیدا ہوئی کہ جن کی زندہ دلی اور فراغت خاطر از دنیا و مافیہا کا یقین ایک جماعت کو ہے۔ اور ایک گروہ مظلون ماننا ہے۔ یہاں تک کہ طبقات صوفیہ مصنفہ شیخ عبدالرحمن سلمیٰ جن کا مرتبہ فقراے پیشین میں بہت بڑا ہے دیکھنے میں آئی۔ اس وقت کی حالت اور ذوق کے موافق رک جس پر کوئی اعتماد نہیں کر سکتا ہے) اس میں سے جو بھلا معلوم ہوا لکھ لیا۔ موجودہ اور آئندہ کے لوگوں سے اُمید ہے کہ اگر اس مسودہ پر ان کی نظر پڑے تو میرے اس منتخب کا میری اس حالت پر قیاس کر کے اگر اعتراض نہ کریں تو یہ بات انصاف سے بعید نہ ہوگی۔
 ۲۶ رمضان ۱۳۹۹ھ میں فتیور سیکری لکھا گیا۔

دیباچہ چھوٹے یا عقل کے کجکول کا

مجھ مجرذ باطن اور مقید ظاہر کی خام خیالوں میں سے یہ بات ہے کہ مجھے اس امر کی تمنا ہے کہ بے سروسامانی و عزت گزینی کے زمانہ میں جب غرور ترک تعلق و نیوی میں گرفتار ہوتا ہوں۔ مجھ ہوشیار باطنی اور مست صوری کے کاسہ سر میں یہ کجکول ترشی کا کام کرے اور

منتخبات طبقات صوفیہ کے آخر میں جو ابوالفضل نے لکھا

(عنوان از جانب جامع کتاب ہے)

اختلال حالات میں جب کہ خاطر سست کو موجودات عالم سے طلال کامل حاصل ہوا
خصوصاً صحبت ابنائے زمان و برادران جہان سے طبیعت کو پوری آزر و گی اور دل تنگی
لاحق ہے۔ پھر بھی پوجہ موانع لازمی کے کہ غمزدگی اور لزوم اس کا از روئے پستی و فروغی
ہمت اور کمی و انائی کے ہم نہنچا ہے۔ اپنے آپکے تنگی ہمنشین پر اوجہ ان رسمی میں مقید رکھتا ہے
لیکن ہدایت عنایت بے نہایت رب العزت سے اس دُنیا کے پر آشوب کی تنگ گلیوں
سے عالم باطن میں کبھی کبھی پشتابی و تعجیل یا برائے مدت تحلیل نجات پا کر اس مرغ و حشر کی
طرح جو مدتوں پنجرے میں رہا ہو اور رہائی پانے کے بعد پریشان اور حیران ہو کر مطلب
کی راہ بھول جائے اور بے چینی کی حالت میں ہر طرف جائے اور ہر سمت مارا مارا پھرے۔
میں بھی گھبرا ہوا ہوا دھڑ دھڑا پھرتا تھا +

صفحہ (۷)

در قلم آوردن نوشتن۔

انخوان حال اشخاص موجودہ دُنیا۔

انخوان مال اشخاص آئندہ

کجکول بمعنی گدا و کا سٹ گدا مرکب از کج

صند راست و کول بمعنی دوش و کتف از نیما

کہ بالا پوشے را کہ بخت گرمی بر دوش پوشند

کو لیچہ گویند۔ چون کجکول نظر نے کج معنی باشد

و از شانہ می آویزند اہذا کجکول نام نہادند۔

بے نوالی بے سرو سامانی۔

تجر و ترک تعلقات دنیوی۔

مست مست ظاہر۔

ترشی حوصلت۔ کھٹائی نشہ کو اتار دیتی ہے۔

اشحاء جمع نحو بمعنی اطراف۔

ترصد ترقب۔ دیکھ بھال۔ نگہبانی بمعنی

چشم داشت مستعمل۔

مستو وہ مفعول از تسوید بمعنی نوشتہ شد

و بمعنی نوشتہ مجاز ہے رفت کا پی) اس کے

مقابل مُیضضہ بمعنی (فیر کا پی) ہے۔

مجر و مراد آزاد باطن۔

مقید مراد پابند ظاہر۔

رعوبت خود آرائی۔ حلق۔ نرمی و سستی۔

غزور۔ الوقوف مع الطبع۔

ہشیار ہو شیار باطن۔

مشتی متفرق۔

عنایت کسی کے لئے رنج برداشت کرنا۔
 غدا۔ ممتنع الوجود جس کا وجود غیر ضروری ہو
 جیسے شریک باری۔ ممکن الوجود جس کا عدم
 وجود مساوی ہو جیسے تمام موجودات۔
 واجب الوجود جس کا وجود ضروری ہے

ترجمہ مطالب خیر

چونایابی مقصود کا معذب ہوا اُس کی رفتار و گفتار و روش و قول و آرزو و تمنا ہی
 کیا چیز ہے۔ الحاصل اُس کم حوصلگی کی وجہ سے جو زمانہ کے زندگان مردہ دل سے حاصل ہوئی
 ہے۔ خواہ ان ہم نشینی مرگان زندہ جان ہوں۔ یعنی اُن مرے ہوؤں کے تصانیف
 دیکھ کر اپنے میں ہمت و حوصلہ پیدا کرتا ہوں۔ اور تعلقات حیات ظاہری سے جوش میں
 آتا کہ آکر اپنا کچھ بچا یا ہوا وقت اُس گروہ کے کلام میں صرف کرتا ہوں کہ جن کی صحبت
 کی دلی تمنا ہے۔ اور نیک ذاتی اُن کی تحریر و تقریر سے باہر ہے۔ اور اطوار پسندیدہ سے
 آراستہ ہونا جن کا بعض کے نزدیک یقینی اور ایک گروہ کے نزدیک مظنون ہے۔ اور
 وہی تباہی پھر نیوالے دل کو بیچ پر خوش کرتا ہوں۔ اور کتب بلاغت و فصاحت یعنی
 مطالعہ ادبیات سے کہ جن کی فصاحت و بلاغت مانگے ہوئے کپڑوں سے زیادہ حیثیت
 نہیں رکھتی ہے تنگ آکر سیر اُس شرح کی کرتا رہتا ہوں۔ جسے شیخ شرف الدین منیری
 نے آداب المریدین مصنفہ شیخ عبدالقادر سروردی پر لکھی ہے۔ جس کی زبان
 نہایت بے تکلف اور سادہ و صاف ہے۔ جو کچھ کہ وقت اور حال کی مناسبت سے وہ کلام
 کہ مصنف کے ساتھ نسبت فرزند ہی رکھتا ہے اور مجھے بھلا معلوم ہوا اُس کو میں نے
 لکھ لیا۔ یہاں تک کہ آخری تاریخ ماہ ربیع الاول ۱۰۹۶ھ کو اُس لکھنے سے مقام لاہور میں
 فراغت حاصل ہوئی۔ اور نفس امارہ کی جو ایک دیوانہ ہے زنجیر ٹوٹ گئی یعنی اُس کو قید
 تحریر سے رہائی مل گئی۔ اے اللہ تو مجھ کو اپنے عرفان اور ادراک کی زنجیر کا مقید بنالے
 یا ایسی عقل عطا کر کہ بدیہیات اولیٰ ہی پر نہ رُک جائے بلکہ دوسرے علوم کی بھی طالب
 ہویم اور اگر وہ عقل حادثات عالم پر خوش نہ ہو تو کم سے کم اُن پر صبر کر کے تقدیر پر اعتراض
 تو نہ کرے۔ خدا سے معافی بخشش چاہتا ہوں کہ یہ میں نے کیسی تمنا اور دعا کی۔ کب وہ
 وقت آئے گا کہ اپنے ارادوں اور مقصود سے ہٹ کر گلزار خوشنودی خدایں آسودہ
 خدا سے مغفرت چاہتا ہوں اور پھر خدا سے مغفرت چاہتا ہوں۔

لوگ جو مر کے اپنے کارنامے چھوڑ گئے ہیں۔

یا اہل فقر۔

مستمرات زمانہ سے مراد کاروبار دنیوی

سے بچایا ہوا وقت۔

طائفہ گروہ۔ یہاں مراد گروہ فقرا۔

حرف سے مراد تحریر۔

صوت سے مراد تقریر۔

ہرزہ گرد اور بیہودہ عمل۔ اس کے بعد

راعلامت مفعول بڑھالو۔ یا۔ ہرزہ گرد

پڑھو۔

بلاغت اقلال لفظ بے اخلال معنی۔

بلاغت کل ہے اور فصاحت جزو۔

فرزند بی مراد کلام۔

سلخ مہینہ کی آخری تلخ۔

بدیہیات اول وہ باتیں جن میں غورو

فکر کی محتاج نہیں۔ اور بجز تصور محکوم علیہ

و محکوم ب عقل اُن کے حتمی و یقینی ہونے کا

حکم کرتی ہے۔ جیسے دو چار کے نصف ہیں

خاطر دل۔ اس جگہ شاید باری معنی خدا

بہتر ہو۔

در خلال در میان۔

دست دادن حاصل شدن۔

انزجار آزرده شدن۔ یا۔ انصجار دل

تنگ شدن۔

فطرت آفرینش۔ دین۔ اسلام۔ یا۔

فطنت بکسر زیر کی و خداقت۔

محبوس مقید۔ از رہگذر از روے۔

تنگناے پر آشوب کنایہ از دنیا۔

سراسیمہ پریشان خاطر و آشفتہ دماغ۔

در اصل سر بمعنی راس اور آسیمہ سے مرکب

ہے۔ آسیمہ حمال آسامہ کا ہے۔ اور آسام

قلب بعض آماس کا ہے۔ اور آسام کا مخفف

سام ہے جیسے سر سام جب درم دماغ و سر

ہو تو حواس مختل ہوتے ہیں اس لئے بمعنی

پریشان دماغ ہے۔

از عمر از روے۔

سوانح جمع سانحہ آنچہ پیش آید و واقع شود

اسے واقعہ۔

خرسند خوش و قلنج۔

ملتقط منتخب۔ مفعول از التقاط بمعنی

برجیدن۔

اختلال رخنہ پذیر۔

اخوان جمع رخ برادران۔

ونائت پستی و فرومایگی۔

مجااست ہم نشینی۔

برادران رسمی ابنائے زمان۔

بدرقہ پیشتر و لشکر۔ رہنما۔

برق خاطف برق خیرہ کنندہ چشم

یہاں مراد بسرعت تمام یا برائے مدت قلیل

غمر جائے مرور۔ رہگذر۔

اوراق جمع ورق مراد کتاب -

باز ماندن عاجز شدن -

دست بدامن کسے زدن اُس سے

تمسک کرنا -

مداویٰ علاج کرنا -

رَجْع القمقمری اُلٹے پاؤں

پھرنا *

مصری بھی کہتے ہیں -

بعضوں کے نزدیک عبرانی لفظ سے

مشتق ہے جس کے معنی راز یا اخفا کے ہیں

ممکن ہے اصل میں شامان ہو کیونکہ اہل

یونان مصر کو سام ابن نوح کی نسبت سے

شامیا کہتے ہیں -

ایک جماعت کا خیال ہے کہ یہ دراصل

ہیمیا تھا۔ اس کے معنی بھی اخفا اور پوشیدگی کہیں

۹ خاتمہ شرح آداب المریدین مصنفہ شیخ شرف الدین منبری کا

شیخ مبارک کا بیٹا ابو الفضل کہ نارسائی مقصود کی وجہ سے کتب بینی سے اپنا علاج

ڈھونڈتا ہے۔ جب اُس کی عقل آبد پا یعنی ناقابل رفتار اپنی جستجو اور گفتگو سے عاجز ہو گئی

یعنی سمجھنے سے قاصر ہے۔ تو اُلٹے پاؤں پلٹ کر ہر حسن و عار سے تمسک کرتا ہے *

صفحہ (۶)

یعنی کن سونیاں لینا۔ اور کاتب کا بعض

مروں کو چھپا ڈالنا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

باب افتعال میں جا کے مطلق وزویدن

کے معنی نہیں رہتے۔ مگر یہاں مسترقہ

بمعنی وزویدہ ہی لایا گیا ہے۔

فصاحت ما يدخل فی الاذن بغیر الاذن

وریاقت اوراک۔

نایافت نایابی مقصود۔

زندہ ہائے مروہ دل سے مراد

ابو الفضل کے زمانہ کے لوگ جو ناکارہ تھے۔

مروہ ہائے زندہ روان سے مراد وہ

سنگسار ایک قسم کی تعذیب کہ کسی کو کمر

تک زمین میں کھڑا دبا کے اُس پر سنگ باجیا

کرتے تھے۔

میسر آمدہ صحیح سیر آمدہ۔ اگر میسر آمدہ رکھو

تو حوصلہ کے بعد کاف بیان بڑھاؤ۔

حیات حسی حیات ظاہری یعنی زندگی

دنیا *

مستترقات جمع مسترقہ۔ صیغہ مفعول

از استراق جس کے معنی چوری کرنے کے

ہیں۔ منجید و منتخب میں استرات کے

معنی کسی کی بات چھپکے سن لینے کے لکھے ہیں۔

نوٹ۔ بینات الفتح سے جس کو تاریخ اتمام تفسیر بتایا ہے سنہ نو سو بیاسی نکلتا ہے۔
اور تفسیر اکبری کے اعداد نو سو تراسی ہوتے ہیں۔ اس کی تاویل سوا اس کے کیا ہو سکتی
ہے کہ اواخر ۹۸۲ھ میں اس سورہ کی تفسیر کو شروع کیا ہوگا۔ اور ختم بھی مثلاً آخر ماہ ذیحجہ
میں ہوئی ہوگی۔ مگر نام کتاب تجویز کرتے وقت ۹۸۳ھ شروع ہو گیا ہوگا۔
لغات صفحہ (۵)

مؤرخ مزین و آراستہ چہ تو شیخ بمعنی حایل
در گردن افگندن آمدہ۔

شرح آداب المریدین نام کتاب مصنفہ
شرف الدین منیری۔

کہ ہر جوہرے کی جگہ کہ از جوہرے۔ یا۔

زہر جوہرے پڑھو۔ و زخو رسزاوار و لائق۔

خاور مشرق۔ باختر مغرب۔ ان دو سمتوں

کے نام فارسی لغات میں ملتے ہیں اور کتابیں

میں بھی آتے ہیں مگر شمال و جنوب کے اسمائے

فارسی سے اکثر لوگ نادان واقف ہیں جو یہ ہیں۔

بریں شمال و فردو دین جنوب کیونکر نقشہ

زمین میں شمال اوپر اور جنوب نیچے

کرتے ہیں۔

کیمیا لفظ کیمیا کی حقیقت میں علمائے خوب

قیاسات کے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ بعض

کہتے ہیں کہی سے مشتق ہے جس کے معنی

سیاہ زمین کے ہیں۔ قدیم زمانہ میں مصر کا

یہی نام تھا۔ چونکہ اس فن کا کھوارہ مصر ہی تھا

لہذا اس سر کے نام پر اس فن کا بھی نام ہو گیا

اس کی تائید یوں ہوتی ہے کہ کیمیا کو فن

الماس رسالہ کا وہ میں جو برلن دارالسلطنت

جرمنی سے شائع ہوتا تھا لکھا تھا کہ آوا ماس

یونانی زبان کا لفظ ہے جو مدت مدید سے

مشرق میں منتقل ہو کر آیا۔ چنانچہ زبان پہلو

میں الفاظ الماس اور الماس تپائے جاتے

ہیں۔ صاحب مخزن الادویہ فارسی لفظ ماس

بتاتے ہیں۔ دوسرے اہل لغت کہتے ہیں۔

کہ جب یہ لفظ اہل عرب میں منتقل ہوا۔ تو

الف و لام تعریف کا لجزو ہو گیا۔ ہمیرے

کے قلم سے موتی پیدا ہوتے ہیں۔ صاحب

جوہر نامہ نباتی۔ زیتی۔ پستہ۔ زرد۔ سرخ

اور سیاہ اس کے رنگ بتاتے ہیں۔ اس

کی بہترین کان دکن میں ملتی۔

وود جیراغ خوروان چراغ کی روشنی میں

راتوں کو کتب بینی کرنے سے کنایہ ہے۔

شب پرور آوروں رات بھر جگتے رہنا۔

کثرت بیداری سے دماغ میں خشکی پیدا ہو

جاتی ہے۔

دست کسے گرفتیں اس کی مدد کرنا۔

دست از کار رفتن بیکار ہونا یا ناتھ کا۔

تمنا تھی اُس کو پورا کر کے۔ اور بالخصوص جو دل کی خواہش تھی۔ اُس کو روا کر کے اُس نے ہم پر احسان کیا۔ اشعار

پاک ہے بیہودگی سے اس رسالہ کا کلام
نام کے اعداد سے نکلے گا سن اختتام
ہے بلند اس کی بنا اور بام ہے عالی مقام
بیّنات القحّہ جو رکھا ہے مینے اس کا نام
اے اللہ نور ذات و تجلیات کے اول صبح کے نور میں مجھے محو کر دے جس طرح آفتاب
کے نور میں ذرے محو ہو جاتے ہیں۔ واسطہ کمال ذات نبوی اور اُن کے جمال حال و
اصحاب و آل کا ۱۰

ترجمہ قطعہ فارسی متضمن تلخ صفحہ (۵)

احسان ہے خدا کا کہ یہ در شاہوار
بیا۔ معا قلم نے ہیکے سے پھر سلک نظم میں
ہر جوہر اپنی قدر سے شایاں ہی کا ہے
لایا ہے جوہری انہیں بہر شاہ شاہ
سلطان عہد اکبر غازی کہ چرخ پر
ایسا سخی ہے اُس کی عطائے کشیر کو
اُس کے زمانہ میں جو بہر کار و واج ہے
برکت سے عہد و جہد شدہ اُستاد کے
دش پانچ سال اپنے پدر کے حضور بیا
راتیں مطالعہ میں کتب کے گذاری ہیں
اے شاہ میں وہ ہوں کہ ہزار آرزو کے بعد
یہ آرزو ہے میرے دماغ امید کی
بریکار ہاتھ ہو گئے امداد چاہیے
نہیں دار ہو کہ یہ تحفہ کیا ہے پیش

کرتے ہیں انجم فلکی سے برابری
ایسا پرویا ہے کہ ہیں مرغوب جوہری
بن جائے گوشوارہ خورشید خاوری
اُس کی سی کس گہری میں ہے پاکیزہ گوہری
سیکھی اُسی سے مہر نے ہے ذرہ پروری
کافی انہیں ہے مہر کی بھی کیمیا گری
ہر چیز عیب وار ہے غیر نہروری
کرتی ہے طبع یاری و توفیق یاوری
حال کئے ہیں میں نے علوم مقرری
معذور ہوں جو مغز میں میر نہ ہو تری
کی آپ کی طرف مری قسمت نے رہبری
خوشبوئے لطف سے ترے پائے معطر
دریائے غم میں میں نے جو کی ہے شادی
دیکھو نگاہ لطف سے خواہش ہے مری

تفسیر خوب یہ نام پہ شہ کے لکھی گئی
تاریخی اُس کا نام ہے تفسیر اکبری

ہوئے) ہے جو بمنزلہ قلب لشکر کے ہے۔ کیونکہ قلب بعد مقدمہ ہوا کرتا ہے۔ اور نیز اس میں ذکر اسم ذات ملک قیوم ہے۔ جیسا کہ قلب لشکر جاے قیام بادشاہ ہوتا ہے۔ اور یتیم نعمتہ علیک (تا کہ کامل کرے اپنی نعمت کو تم پر) یہ آیت بمنزلہ میمنہ کے ہے۔ اور ہدایت کرے تمہاری راہ راست کی یہ بمنزلہ میسرہ کے ہے۔ اور اتمام نعمت کو میمنہ کے ساتھ مخصوص کرنا اس لئے ہے کہ وہ زیادتی شرافت کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر میں نے تفسیر اور تاویل اُس مشورہ کی شروع کی۔ اور جو تحقیق اور تفصیل کے لئے ضروری تھا۔ اس کا میں نے بیان کیا۔ اور اُس میں بینے عمدہ عمدہ فوائد تحریر کئے۔ کہ اُن فوائد سے باریک بینیوں کے ذہن موافقت کرتے ہیں (یا اُن فوائد سے دوسروں کو فیضیاب کرتے ہیں۔ اور اُس میں میں نے ایسے نفیس موتی رکھ دیئے ہیں کہ جن سے محققین کی کتابیں آراستہ و مزین ہوتی ہیں۔ اور بہت سے نکتے میری فکر سست میں آئے۔ اور بہت سے ناور فقرے میرے ذہن قاصر نے ڈھالے۔ اُمید ہے کہ یہ تحفہ فتحیہ اور سرنامہ فتوح الہی قبول کیا جائے۔ اور تفسیر حسی مرادوں کی صورت مہربانی و فضل کے آئینہ میں جلوہ گر ہو۔ اور میرے مقصود کا قلب اس قبیل خوش بختی کو پہنچے۔ بیشک مجھے یقین ہے کہ میری مراد کا چہرہ اُس کی عطا کے آئینہ میں دیکھا جائے۔ اور اُس کی بخششوں کے جمال میں میرے مقاصد کی صورتیں مشاہدہ کی جائیں۔ خوبی ہو میری کوشش کے لئے اور مشرودہ ہو میری سعی کو اب میں اُس شاہ کے بقا کی دعا کرتا ہوں۔ جس کا پیش آنا میرے لئے ضروری ہے۔ اور اس دعا کی قوت سے دوام درس اور ذکر خدا میں (جو کبھی نہ مر گیا) مشغول ہوتا ہوں۔

وہ عبارت جو اس خطبہ یا تفسیر کے خاتمہ میں لکھی

حقیقت حمد مخصوص ہے۔ اُس حمد کے سزاوار (خدا) کے لئے جس نے اس تفسیر کے ختم کرنے کی آسانی اور توفیق عطا کی۔ اور اُس کے تمام کرنے اور ترتیب اور تحریر سے فراغت پانے میں مدد کی جیسا ایسی ذات کے لئے ہے جس نے ہم کو اس کی طرف ہدایت کی باوجودیکہ ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔ اگر اللہ ہماری ہدایت نہ کرتا۔ جس کی باتیں

صفحہ (۴۱)

مرآۃ آلہ رویت - آئینہ -

کسوة لباس -

نشری نوید و مشرودہ -

قنوت دعا -

تیسرے آسانی -

تنسيق ترتيب و تنظیم -

تسويد سپاہ کرنا - مسودہ کرنا - لکھنا -

انجاح روا کردن حاجت -

شرح کلام بیہودہ و امور خلاف شرع - کلمہ

کہ از بولے رعونت و دعوی یافتہ شود

و آن دو محققین نادر است -

احصاء شمار کردن -

سمیہ نام نهادن -

تباشیر نور اقل صبح -

بوارق جمع بارقہ چمک -

رجونا امید داشتیم -

التماس درخواستن -

مقرنس نہ عارض بصورت قرناس (قلہ) کہہ ہو - بنا بلند

اشراق روشن شدن و درخشیدن -

محو ناپدید شدن - مٹ جانا -

لوح بضم بے موحده نامے از نامائے شمس -

ترجمہ مطالب خیر

کیونکہ فتح و نصرت اول و آخر اور پیش و پس اس وقت کے ہیں - اور وسط میں

رہ کے لیغفر اللہ تاکہ اللہ بخش دے تمہارے وہ گناہ جو تم سے پہلے سرزد

لاحق پس - بعد - عند سابق -

ملک قیوم بڑا قائم رہنے والا بادشاہ مراؤ خدا

سمجھت سخاوت و جوانمردی کردند -

حکایت آراستہ اور مزین ہوئیں -

تکلیت جمع نکتہ - باریک بات -

اوابد جمع ابد - غیر معمولی - رمنده -

صیغت از صوغ - ڈھالے گئے -

تجلیت جلوہ کند - روشن شود -

تجلیت لباس و حلہ پہن شد -

بجمل آئینہ - صاحب لغت الفرائد الدیہ

اس کو فارسی الاصل بتاتے ہیں اور محشی فقہ

اللغہ نے اس کو ردی کہا ہے اور اسپکیو لم

اس کی اصل بتاتی ہے -

اسم ذات اللہ جو لیغفر لک اللہ میں

مرقوم ہے -

اودو غث و دلیت تہاوم - سپروم -

فرائد جمع فریادہ و ریکتا -

زمرہ بضم تین جمع زبور بمعنی کتاب

فاترست

فقہر جمع فقرہ -

مرحوم امید کردہ شدہ -

ترجمہ طلب خیر

کیونکہ اُس کے ادنیٰ غلاموں میں سے دُنیا کے شاہ ہیں اور بزرگترین سلاطین پابوسی کنندگان ارکان و رگاہ والا جاہ ہیں۔ بدکب کسی کو دعویٰ برابری و ہمسری اُس سے لائق و سزاوار ہے۔ در حالانکہ فتح و نصرت اُس کے مقامات نبود و جاہلے جنگ کی عاشق و جان نثار ہے۔ در ان صفات سے موصوف ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ غازی ہیں۔ جو پیر و احکام نبی حجازی ہیں۔ بد ماہی سے لیکر ماہ تک ہمیشہ ملت رہیں۔ اُن کی دولت کے نشان و اعلام۔ اور اُن کی دروازہ کی خاک سے بادشاہوں کی پیشانیاں خاک آلود رہیں۔ جو کہ ہے باعث تقویم انام۔ اُس کے مزید دولت و اقبال کی دُعا میری زبان پر جاگزیں ہے۔ اور اُس کو فتح و نصرت حاصل ہونے کی توجہ ہر وقت دل نشین ہے۔ کیونکہ اُس کے زمانہ مبارک کی برکات سے یہ بات ہے کہ مجھے شرف حصول علوم منقول و معقول صفر سنی ہی میں حاصل ہے۔ باوجودیکہ طفلی باریکیاں فہوم سے گردانندہ کابل ہے۔ چونکہ اُس کی فتح و فیروزی سے مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ اور اُس کی نصرت و کامیابی سے لوگ حاجت برآری سے واصل ہوتے ہیں۔ لہذا جب گروہ گمراہ و سرکش کو مٹا کر بذریعہ قتل و غرق۔ اُسے فتح جاہد حاصل ہوئی۔ برمالک شرقی۔ تو خوش ہونے والوں کی شادمانی کی جو انتہا ہو اتنی ہی خوشی مجھے حاصل ہوئی۔ پیہم۔ اور بڑھ گئی میری راحت و فرحت و مبدم۔ لہذا میں نے فتح کی مبارکیاں میں اس بات کو انتخاب کیا کہ سورہ انا فتحنا کے وقف اول کی تفسیر لکھوں۔ اس وقف میں پانچ باتوں کو اکٹھا کیا ہے۔ ابتدا میں فتح مبین کا ذکر ہے۔ اور آخر میں مغفرت گناہ کا۔ در میان میں تکمیل نعمت اور رہنمائی بطرف راہ راست۔ اور فتح غالب کا بیان ہے۔ اور یہ پانچ چیزیں اس شہنشاہ کے لئے بمنزلہ ارکان پنج گانہ کے ہیں۔ اگر پہلے خمس خمیں پڑھیں تو یہ معنی ہوں گے۔ اور یہ پانچوں اس بادشاہ کے لئے بمنزلہ ارکان لشکر کے ہیں (جو یہ ہیں۔ ہر اول۔ قول۔ صول۔ سالہ۔ چن۔ اول۔ لہذا اکبر کے لشکر کا مقدمہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً (ہم نے تم کو فتح نمایاں عطا کی) اور پچھلا حصہ اُس لشکر کا وینصرہ ای اللہ نصراً عزیزاً۔ (مدد کرے گا تمہاری خدا مدد دغا لہ کے ساتھ)۔

شاداب و نہال ہو گئے اور اُس کی عطا و بخشش کے چشموں کی روانی سے بعد گنہامی و بے نشانی
کس قدر حوصلہ طریقت کے پُر آب و مالا مال ہو گئے و فرادیکھو اُس کی برتری شان کو اور
ملاحظہ کرو اُس کی بلند ہی قدر و منزلت و مکان کو

صفحہ (۳)

اقتیال جمع قیل بفتح مہتر و سرور اور
لغت میں بمعنی ملک و شاہ ہے
مقیلین چومنے والے یہ بوجہ اضافت
گر گئی
تواری باہم مقابلہ کردن
مرفوعہ بلند
سماک نام دو ستارہ ایک کو سماک اعزل
اور دوسرے کو سماک راج کہتے ہیں اور
دونوں بمنزلہ دو پاسے برج اسد میں
ملاک بفتح آڑ ٹیک (المنجہ) صاحب
منتخب بکسر بمعنی اصل و چیزے کہ بر اوقایم
باشد چیزے کہتے ہیں
یلتی برگردانندہ و در لہو و لعبت ارندہ
ماریب جمع ارب بکسر بمعنی حاجت
فرق جمع فرقہ گروہ جماعت
باغیہ سرکش
اقتضی انتہا غایت و وتر
اشترت صیغہ متکلم از اشارہ بمعنی برگزیدن
صراط مستقیم راہ راست
غفران بخشش مغفرت
ذلوب جمع ذنب گناہ

غلمان بکسر جمع غلام طفل بے ریش
و بمعنی بندہ مستعمل
اما جمع امجد بزرگ تر
ارکان جمع رکن بمعنی ستون مراد معتدین سلطنت
مغازی جاہائے غزا و جنگ
سماک ماہی زیر زمین جو حامل زمین ہے
چپاہ جمع جبہ بمعنی پیشانی اور جبہ برج
اسد میں ایک منزل قمر بھی ہے
مُخِیرہ خاک اکود
مُتَمِکِّن جالگیر
جَنان دل
جلائل جمع جلیلہ بزرگ
غوامض جمع غامض خفی و پوشیدہ و باریک
افشاء مٹانا فنا کرنا نابود کرنا
طاغیہ گمراہ
الشریح صدر خوش ولی فرحت
چینا بعد چین و مبدم
مقدّمہ انکلا حصہ فوج کا قلب و رمیانی
میمہ و صنا میسرہ پایان ساقہ پچھلا نہیں
پانچ حصوں کی وجہ سے عربی میں لشکر کو
خمیس کہتے ہیں

معروف مشہور۔ نیک پسندیدہ۔

صد روکنا پھیر دینا۔

احاسن جمع احسن۔ بہترین۔

طائفۃ گرد گردندہ۔ طواف کنندہ۔

ایمن بابرکت جمعیۃ ایامن۔

عما کفۃ اعتکاف میں بیٹھنے والا۔ عابد۔

خلوت نشین۔

مطاف جائے طواف۔

شمال بفتح باد شمالی و بکسر خود طبیعت۔

نہلان روان شدن۔ سیراب کردن مادہ

نہل سے اس وزن کا مصدر چنر لغارت عربیہ

میں نہلا اس لئے نیسان پڑھو جیسا کہ

ترجمہ مطلب پنجم

اُسی کی وجہ سے نور ہدایت و رہنمائی پھیلا ہے۔ اسی کے لئے مخصوص دُعائے زند

و بقا ہے۔ اور وہی ہر قوم کا ہادی و رہنما ہے۔ گھل مل گئے ہیں (ٹپکتے ہیں) پاکیزہ اور عمارہ

فیض ہارون میں اُس کے خصائل پسندیدہ کے مسلسل و متموج ہیں۔ حوض اُس کی بخشش کے

چشموں سے اُس کے آثار حمیدہ کے۔ نسیم حاصل کی بہار عدل و احسان نے باد شمالی کے چلنے

کی جگہ میں اُس کی مکرمت کے۔ اور شگفتہ ہو گئے ہیں۔ باغِ علم و فضل کے اُس کے آبِ صاف کے

بہنے کی جگہ سے مہجرت کے۔ کوئی نشانِ محربات اور ممنوعات کا اُس کے زمانہ میں نہیں۔ اس

درجہ احکامِ خدائی کا وہ حافظ و نگہبان ہے۔ اُس کے اجرائے احکام سے کوئی تجاوز کرے

یہ کب کسی کی تاب و توان ہے۔ روکنا بُرائی سے اُس کے نزدیک ایک امر معروف و مقبول

ہے۔ اور پھیر دینا بھلائی اور نیکی سے ایک فعل نامعلوم و عجیب ہے۔ جس کی طرف اسناد

و اعتماد و اعتماد معقول ہے۔ خوشترین القاب والا اُس کے کعبہ جمال کے گرد طواف کرنے

والا ہے۔ اور متبرک او صاف و لا اُس کے طواف گاہ کمال میں اعتکاف کرنے والا ہے۔

دیکھو اُس کے اقبال کے جریان آب سے بعد پڑ مردگی باغماے شریعت کیسے سرسبز و

عاشیہ پر بطور نسخہ لکھا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ
عربی نہیں۔ رومیوں کا ساتھ تو اس مہینہ جبکہ
آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے۔ اس مہینہ
کی بارش کو بھی مجازاً نیسان کہتے ہیں۔
(رغبات اللغات)

خمول گننام شدن۔ حیاض کے لئے یہ لفظ ان
معنوں کے ساتھ بے محل معلوم ہوتا ہے۔

مناسب محل اس لفظ کے کوئی معنی نہ ملے۔

معمولہ ہی۔

نوال عطا بخشش۔ ہتھارہ تخیلہ کے اعتبار سے

نوال کے ساتھ لفظ میعان بھی مجھے اچھا نہ معلوم ہوا

مکان منزلت و مرتبت و قدرت۔

تعریف انسان بہ ماضی و مضامک
تعدی تجاوز
نئی منع کرنا۔ ہنی عن المنکر بدی سے
منع کرنا۔

اصر بالمعروف بھلائی کے کرنے کا حکم
دینا۔ حکم اسم وحد مصطلحات منطق منکر
معروف اسروہنی۔ محارم۔ اصطلاحات
فقہ۔ امر حکم۔ ونہی۔ تعدی۔ معروف و
بجہول۔ فعل۔ اسناد۔ سند الیہ۔ اصطلاحات
صرف و نحو۔ ان الفاظ میں صنعت۔ الہام
تسارت ہے یا مراعاة النظر۔

استراض سرسبز و شاداب شد۔
غوب بعد۔

قبول پڑھوں۔ کھلانا۔
استغاض پڑشد۔ بھر گیا۔ ماضی از
استغاضہ بھر جانا پانی کا کناروں تک حتی
کہ بہنے لگے۔

حیاض جمع حوض۔

میعان جاری شدن۔
تسٹم ہنسنا۔ کھلنا۔

حدود جمع حد سزائے گناہ۔ واحکام۔
دعایت۔ و قدرت و طاقت۔ تعریف شے
بذاتیات جیسے تعریف انسان بہ ناطق۔

محارم امور ممنوعہ۔

منکر بفتح کاف امر بد و قبیح و ناشایستہ۔

مطابق بقعہ قدم پر قدم رکھنا۔ پیروی۔
سبک بکھلنا۔ و سبک بہنا۔ ٹپکنا۔
جمائل جمیل۔ سینہ کا ایک زیور۔
منائل جمع منسل چشمہ۔ گھاٹ۔
مخائل جمع مخیلہ۔ آثار و علامات و ابر
سبے باران (الفرائد الدریہ)

روض جمع روضہ۔ باغیا۔ مثل ریاض۔
مخمر خمیر کرنے والا۔ گوندھنے والا۔ اسم فاعل
از خمیر۔

راح شراب۔

اراقم جمع ارقم مار سیاہ (انتخب)۔

مساحب جمع مسح بکھینچنے کی جگہ۔

ارج بوسے خوش۔

مساکب جمع مسکب پانی بہنے کی جگہ۔

فراج بفتحین جوے خرو۔

رشاد راہ راست پر ہونا۔

شمائل جمع شمال و شمیلہ خصائل نیک۔

جوابات جمع جواب جو واصل جوابی تھا۔

جس کا واحد جابیہ ہے بمعنی حوض۔

تسٹم باوزرم پانا۔

قہر ہوا چلنے کی جگہ۔

شمال باد شمالی۔

مصدت جائے ریزش۔

رسم نشان و آئین و عادت و قاعدہ و
قانون۔ و تعریف شے بضروریات جیسے

خوشخبری و مشرودیا رباعی

ہے اُن کا خیال باجاں خلوت میں ہے پیش نظر جمال بھی جلوت میں
وے اُن کو خدا وہ تحفہ ہے رحمت بڑھکے ہوں جو یک دشت سے کثرت میں

دروہو اللہ کا اور سلامتی اُن پر اور انکی آل اطہار و اصحاب کبار اور پیردان احیاء پر
بعد حمد و نعت و منقبت کے (واضح ہو) کہ یہ خطبہ ایک فتح والا تحفہ اور خوش بختی کا ہدیہ
بمقامہ لطف خداوند تعالیٰ و تبارک سے التجا کرنے والے فقیر حقیر ابو الفضل بن شیخ
مبارک طرف سے رکھو لے اللہ اُس پر دروازے فضل کے اور انضال کے اور ظاہر
کرے اُس پر نشانیاں جمال و جلال کی) اُس شخص کی درگاہ میں ہے جو شاہنشاہ اور عالم
والوں کے لئے پناہ ہے اور دنیا میں سایہ اللہ ہے۔ روز قیامت سایہ لطف الہی میں
پناہ لینے والوں کا پیشوا۔ شہنشاہ مشرق و غرب و شیر بیشہ حرب ہے۔ اللہ کی طرف سے
تائید یافتہ و کامگار ہے۔ اور قوت یافتہ لشکر پروردگار ہے۔ قلعوں کی فتح کی کنجی اُس
کی تلوار ہے۔ گھروں کے لئے اُس کا ذکر چراغِ پُر انوار ہے۔ جو اس کی مخالفت کے
میدان میں گیا اُس کو آبِ رودخانہ بہا لے گیا اور اُس کو عتقا اُڑ لے گئی۔ یعنی اُس کے
لئے ہلاکت ہے۔ اور جو تیزی سے اُس کے شکار گاہ اطاعت میں اُڑ کے گیا اُس
کی عمر دراز ہو گئی اور اُس کے لئے خوبی عیش و راحت ہے۔ اشعار

وہ ہے معمارِ قصرِ فتح میدانِ فضیلت میں ہے باغِ بکرت میں پوئیوالا نخلِ نصرت کا
ہے تجھ پر راحتِ سرشتِ لطف میں سکی اور اُس کے خشم سے آثارِ زہر ہا، ہیں پیدا
وہ ایسے جانشینِ نبی ہیں کہ اُن کی ہمت کے دامنوں کے کھنچکے چلنی کی جگہ سے
بہکتی ہے خوشبوِ نیابتِ نبوی کی۔ اور اُن کے ارادہ و غم کی نہروں کے جاری ہونے
کی جگہ سے جاری ہوتی ہے نہرِ پیرویِ مصطفوی کی۔

صفحہ (۲)

مُعمر آباد کرنے والا۔ از تعمیر۔
ساحۃ میں۔ ان۔ صحن۔
غارِس بنے والا۔ از غرس۔
روحِ آسائش و رحمت۔
قلاعِ صیغہ ماضی از فوج خوشبو کا پھیلنا
افویال جمع ذیل بمعنی دامن۔
سلاح ماضی از سیج روان شدن آب۔
نہمت حرص و ہمت (انتخب)

کلمتی از التجار پناہ گیرندہ *

جمال حسن صورت و سیرت *

جمال شان و شوکت *

لا جمل برائے *

گرفت پناہ و غار *

یام پیشوا *

مستظلمین جمع مستظلم - سایہ لینے

والے مراد بادشاہ - یعنی سایہ گیرندہ بہ

سایہ لطف الہی

یوم القرض پیشی کا دن مراد روز قیامت۔

ضرغام شیر *

غما بہ بیشہ شیر *

مویدہ تائید یافتہ *

مستد وقت یافتہ *

جند لشکر - اجناد و جنود جمع *

مفتاح کھولنے کا آلہ - کلید - کنجی جمعی

مفاتیح *

قلل جمع قلعه - ڈر - بارہ *

وکر یادگاری *

مصباح آلہ نور و روشنی - اسے چمراغ

جمعش مصابیح *

بقاع جمع بقعہ - جا و مقام و مکان *

مصفاۃ جاتے صفہ، زون میدان جنگ

سائن یہ اُسے بہانے تیا *

واری رو و خانہ - (منتخب)

طار یہ بہہ اڑا لے گیا *

عقواء بفتح مونث اعتق اسے گردن دراز

ایک فرضی پرندہ - جس کی تعریف میں مہلوم

الاسم و محبوب الحسم کہتے ہیں - دواہیہ (مہمبت

و بلا منجبر)

طار یہ العقواء کنایہ از ہلاک اشئی

و بطلانہ *

محصا و بشکار گاہ - جاے صید *

انقیاد مطیع و فرمانبردار ہونا *

ترجمہ مطلب تیز

اے علم و حکمت کے دروازوں کے کھولنے والے اور اے نعمت و عطا کے جھنڈوں

کے بلند کرنے والے جس چیز کی ہمیں شناسائی نہیں ہے۔ اُس کا شناسا اپنے بفضل سے بناؤ

اور جس چیز کا ہم کو علم نہیں اُس کا علم ہم کو سکھاؤ۔ رباعی

اے فاتح و ربستہ اقسام حکم

کن عارفم از ہر چہ کہ نشاختہ ام

اُس ذات کی ہم حمد و ثنا کرتے ہیں۔ جس نے مخلوق کے پاس اپنا رسول امین بھیجا۔

اور خطاب انا فتحنا لک فتحا صبیئنا۔ (ہم نے تم کو فتح نمایاں عطا کی) سے اُس کو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُفترِ مِیثاقِ اَبَوِ الْفَضْلِ

جس میں خطبے خاتمے کتابوں اور بیانات کے انتخاب اور دوسری چیزیں ہیں
خطبہ کچھ آیات سورہ فتح کی تفسیر کا

جلیسِ منشیین

ریال جمع ریل ریگ ریت بالو
فلوات جمع فلاة بیابان
خلوات جمع خلوت تنہائی ضد جلوت
صلوات جمع صلاہ العام بخشش و عطا
صلوۃ جمع صلوات درود و رحمت
اضعاف جمع ضعف بکسر بمعنی دوچند
اضاعیف جمع الجمع ضعف بمعنی بسیار
تلیع پیرو وہ شخص جس نے صحبت چھوڑی
جناب رسالت اک پائی ہو

فاتح کھولنے والا فتح کرنے والا چونکہ یہ
خطبہ بعض آیات سورہ فتح کی تفسیر میں
سے لہذا یہ لفظ بطور براءت استعمال
آیا ہے

حکمت علم و عمل بقدر طاقت بشری
جمش حکم

رافع بلند کرنے والا
اعلام جمع علم رایت نشان جھنڈا

ایاد جمع ایدی بمعنی نعمت
مبین روشن و واضح

سے اور کچھ رحم کھا کر اس کے شریک ہو گئے اور اس نے ٹپٹہ چمک کر دبا۔ شیخ بنارسی اور غیاث الدین کی بزدلی سے وہ ٹپٹہ پر قابض ہو گیا۔ یہ خبر سنتے ہی عبدالرحمن ٹپٹہ آیا۔ دریا سے پن پن پر لڑائی ہوئی۔ مگر پہلے حملہ میں قطب الدین اور اس کے شریک بھاگ نکلے۔ قطب الدین قلعہ میں گھس گیا۔ عبدالرحمن ساتھ ہی اس کے پیچھے پہنچا۔ اور اس کو قتل کر دیا۔ جب بعد کامیابی عبدالرحمن دربار جہانگیر میں پہنچا۔ تو اس کی بڑی عزت ہوئی۔ چند دن بعد ہی بیمار ہوا۔ اور باپ سے گیارہ برس بعد سن ایک ہزار بائیس میں مر گیا۔

پشتون نے جہانگیر کے عہد میں سات سو پادہ اور تین سو سوار کی افہری تک ترقی کی۔ مگر شاہجہان کے عہد میں پانصدی کا منصب پایا۔ اور ۱۵۳۵ء جلوس شاہجہانی تک خدمتیں سرانجام دیتا رہا۔

۱۳ مارچ ۱۹۳۰ء

شیش شیش شیش شیش شیش شیش شیش

سید اولاد حسین شادان باگرامی

سلیم کو یہ سب خبریں پہنچتی رہتی تھیں۔ اور جانتا تھا کہ شیخ کا دل میری طرف سے کیسا ہے۔ اس لئے
 کہ اگر ابو الفضل آگیا۔ تو پھر باپ اور بھی ناراض ہو جائے گا۔ لہذا راجہ زنگہ دیو کو لکھا جو صوبہ اُجین
 میں رہا کرتا تھا کہ زوا اور گوالیار کے آس پاس گھات میں لگا رہے اور جہاں موقع ملے اس کا سرکاٹ
 لے میرے پاس بھیج دے۔ بہت سے انعام اور منصب پنہزاری کا اس کو امیدوار کیا۔ راجہ زنگہ دیو
 ایک ہزار سوار اور تین ہزار پیادے لے کر ابو الفضل کی تاک میں رہا۔ شیخ جیب کا لا باغ پہنچا۔ اور زوے
 کا رخ کیا تو یہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ شیخ کے تین سو ہمراہی بہت بہادری سے لڑے مگر مخالفین کی تعداد
 زیادہ ہونے سے سب کے سب کٹ مرے۔ شیخ کی لاش جب دیکھی گئی۔ تو اس پر بارہ زخم آئے تھے۔ اکبر
 کو جب اس کی خبر ہوئی۔ تو بہت غم کیا۔ اور اس کی لاش بے سرائے پر پہنچاڑی۔

شیخ ما از شوق بے حد چوں سوئے ما آمدہ ز اشتیاق پائے بوسی بے سرو پا آمدہ
 ابو الفضل کی قبر گوالیار سے پانچ کوس کے فاصلہ پر انتہری میں اب تک موجود ہے۔
 چونکہ امراء دربار اس سے خوش نہ تھے۔ اس لئے کوکلتاش نے اس کی موت پر یہ مصرعہ تاریخی کہا۔
 سے تیغ اعجاز نبی اللہ سراغی بریدہ

مادہ تاریخ لفظ باغی ہے۔ سر اصطلاح معنی میں حروف اول لفظ کو کہتے ہیں۔ اور لفظ بریدن وغیرہ
 حروف یا لفظ پر دال ہوتے ہیں۔ لفظ باغی میں سے اگر حرف بائے موعده یا شارہ "سراغی بریدہ"
 دور کر دیا جائے۔ تو الف و غین و یاء تختانی باقی رہتے ہیں۔ اور حساب حمل میں ان تینوں حروف کے
 اعداد ایک ہزار گیارہ ہوتے ہیں۔ یہی سن قتل ابو الفضل ہے۔ اس صورت بیان کو فن تاریخ گوئی میں
 تخریج کہتے ہیں۔

ابو الفضل کا بیٹا عبدالرحمن باپ کے ساتھ دکن کی لڑائیوں میں رہا۔ اور خوب جوہر شجاعت دکھائے
 حیات ابو الفضل میں عبدالرحمن کے یہاں سن نو سو شانوے میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام اکبر سے
 پیشو تن رکھا۔

جہانگیر نے اپنے زامہ حکومت میں ابو الفضل کی طرف سے غصہ کو بھلا کر عبدالرحمن کو دو ہزاری منصب
 دیا۔ اور افضل خان خطاب مرحمت فرمایا۔ اور سن تیس جلوس جہانگیری میں اسلام خاں اس کے ماموں کی
 جگہ کو بہار کا صوبہ دار بنایا۔ بلکہ گورکھ پور بھی اس کی جاگیر میں دے دیا۔ جب عبدالرحمن بہار کا صوبہ دار
 تھا۔ تو پٹنہ میں در مقام تھا۔ اور اس کی طرف سے شیخ بنارسی اور مرزا غیاث الدین پٹنہ کے حاکم تھے۔ ایک
 مجلس از فقیر قطب الدین نام زباں آیا۔ اور لوگوں کو بکا یا۔ کہ میں جہانگیر کا بیٹا خسرو ہوں۔ کچھ لوگ لالچ

کے اکبر نے غور مجھے طلب کیا۔ مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ فیضی محرک ہوئے ہوں کیونکہ ایشیا کے امرو شاہ
کو قلت اختلاط عامہ ناس کی وجہ سے کسی صاحب کمال کی اطلاع ہی نہیں ہوا کرتی ہے۔ چہ جائیکہ ابوالفضل
ایسا شخص جس کا ہر شخص دشمن تھا۔

ابوالفضل کا بیان ہے کہ جب بادشاہ نے مجھے بلایا۔ تو دربار میں جانے کو میرا دل نہ چاہتا تھا۔
کیونکہ میں آزادی اور تجرد کو پسند کرتا تھا۔ مگر باپ اور بھائی نے بہت طرح سے سمجھایا۔
جب اکبر ہم بنگالہ پر گیا ہوا تھا۔ تو وہاں سے فیضی لکھتے تھے۔ کہ اکبر تم کو بہت یاد کرتے ہیں۔
جب پٹنہ کو فتح کر کے اجمیر گئے۔ تو اجمیر سے بھی فیضی نے یہی کلمات لکھے۔ میں نے اس زمانہ میں سورہ
فتح کی تفسیر لکھی جب اکبر اجمیر سے فتوح آئے۔ تو میں دربار میں گیا۔ اور اس تفسیر کو پیش کیا۔

پہلے پہل ابوالفضل کو گھوڑے داغ کرنے کی خدمت سپرد ہوئی تھی۔ چونکہ ابوالفضل ایک عالم
اور انشا پرداز تھے۔ اور اکبر جو ہر شے کا شائق تھا۔ اس لئے اکبر نے دارالانشاء کی خدمت ان کے سپرد کی۔
ابوالفضل ہر حکم کو بہت احتیاط اور جانفشانی سے انجام دیتا تھا۔ اس لئے بہت جلد اکبر کا معتمد اور
معتبر بن گیا۔

۹۹۳ھ کے جشن میں منصب ہزاری ملا۔ اور ۹۹۹ھ میں جہانگیر کے بیٹے خسرو کے اٹھانے
سن ایک ہزار میں دو ہزاری منصب ملا۔ اس کے بعد دسائی ہزاری ہو گئے۔ سن ایک ہزار چھ میں ابوالفضل
مہم دکن پر مقرر ہوئے۔ تخمیناً تین سال دکن کی مہم میں صرف ہوئے۔ ایک ہزار نو میں بس مالٹی میں ہتھال
اور دس عمدہ گھوڑے انعام میں ملے۔ اور ایک ہزار دس میں ایک خاصہ کا گھوڑا ملا اسی سن میں پچاس
ہزار روپیہ بھی ملا۔ بلکہ ایسا انعامات ہر سال ملا کرتے تھے۔ اسی سال میں خیبر پختونخوا میں منصب بھی عطا ہوا۔
رمضان ۱۰۰۰ھ میں اکبر نامہ کی بلد سوم کیا ختم ہوئی کہ تصنیف ہی کا خاتمہ ہو گیا۔

چونکہ ابوالفضل ہر ایک کی سچی بات اکبر تک نہایت کھل کر کہتا تھا۔ چاہے وہ بات کسی شہزادہ کی ہو یا امیر کی
لہذا شہزادہ سلیم رجحانگیر است اپنا چیلچور سمجھ کر ہمیشہ اس سے ناراض رہتا تھا۔

سلیم نے الہ آباد پہنچ کر دعویٰ سلطنت کیا تھا اور اپنے نام کا خطبہ پڑھواتا تھا۔ اس کے اس
فعل سے اکبر ناراض تھا۔ مگر جب دکن سے اکبر باپٹ کے آیا۔ تو سلیم سے ظاہری صورت حال کو درست
کر لیا تھا۔ سن ایک ہزار گیارہ میں سلیم نے پھر شاہراہ سندھ متی کو پھوڑا تو اکبر نے ابوالفضل کو دکن سے
بلوایا۔ ابوالفضل دکن کا کام اپنے بیٹے عبدالرحمن کے سپرد کر کے چل کھڑا ہوا۔ اور اکبر کو لکھا۔ کہ میں بہت
شہزادہ کو آپ کی خدمت میں مناسب خواہ نامناسب حالت میں پیش کر دوں گا۔

کسی جملے تو پیچیدہ نہیں ہوتے ہیں۔ پھر بھی طرز بیان ایسا ہوتا ہے۔ کہ معافی حاصل کرنے میں
اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے

(۱) من دوستدار جهانیان را جهان دشمنی دشمن عالمیان باشد چه عطیہ ایست کبری و
سوختہ سنت غمی۔

(۲) ونیز در نصیحتہائے پاستائی ظلم ساز پر مکر و فن را بہ سیلابی سوشنا ساندہ اند تو اند در ہم
شکست و بے پوستن بے نشان جدائی در پے گزند

(۳) بدیں نامہ نامور حویر یاز * باندہم ہو نام اور ادراراز

کنایات و استعارات نے جن کی اس کتاب میں کثرت ہے۔ اس کتاب کو اور بھی مشکل کر دیا ہے
شیشہ جانی عدم تحمل

وادی ایمین طریقہ تصفیہ باطن
مدارائے سوداگری از کتاب امرے پامید
معاملہ جا دنیا
مرگستان جان کنان خواہش معنایں تائش

امراد اظہار متنا۔
وسط المطالب۔ متوسط میان تجرد و
نور پذیری۔ مطالعہ و استفادہ

باران روشنی معنایں
پروگیان آسمانی۔ معنایں نو معنایں

مورخین سابقین پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ نفع کی امید میں جھوٹی باتیں لکھ دیتے ہیں۔ اور
حقیقت پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ جیسا کہ دیباچہ دفتر اول اکبر نامہ میں خود تحریر فرماتے ہیں:-

”آزمندان تباہ سرشت و ہرزہ لایاں شوریدہ سر نکام و دانی خود نادرست گفتار را در آوردند
و بہ دانستگی حق را باطل آمیز گردانیدند“

پھر آپ ہی اکبر کے ہر عیب کو چھپاتے ہیں یا ہر ممکن تاویل سے اس پر پردہ ڈالتے ہیں اس میں
شک نہیں کہ ہر مورخ۔ خوش اعتقاد۔ محبت۔ یا نفع کے خیال سے۔ یا پروگنڈے کے لحاظ سے اس
قسم کے امور کا مرتکب ہوا کرتا ہے۔ مگر جب ابوالفضل خود اس سے بچ سکے۔ تو پھر دوسروں پر اعتراض
کر کے خود را فصیحت و دیگران را نصیحت کا مصداق بنا ہے۔

داخلہ دربار اکبری و خدمات

خود ابوالفضل تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ بغیر کسی کی تحریک یا میری درخواست یا سفارش کسی امیر دربار

اول اشرف الاشرف اس میں حکماء و علماء و سادات و اقطیاد اعلیٰ ہیں۔ دوسرے اشرف اس میں امرا و کاشنکار و غیرہ شامل ہیں۔ تیسرے درمیانی لوگ۔ اس میں پیشہ وروں اور سوداگروں کا شمار ہے۔ چوتھے ادنیٰ درجہ کے لوگ جو ان سے کمتر ہیں۔ جیسے پاجی احمد آوارہ گرد لوگ۔ اور ہر ایک کے لئے جداگانہ سزا مقرر ہے۔ کہ وقت اظہار نیکی ان سے کیا سزا کیا جائے۔ اور برائی کا بدلہ ہر ایک کو کیا دیا جائے۔

یہاں تک نقل کر کے چھوڑ دیتے تو کچھ ہرج نہ تھا مگر اس پر ابو الفضل اظہار رائے کرتے ہیں ”والحق اگر ہر بدکنندہ را یکساں بالمش نمایند پائے انشا ہر اہ معذرت کیسوی کہ وہ باشند“ چونکہ جرم یکساں ہے پھر عیا ہے کوئی شریف ہو یا ذلیل اگر کوئی مذہب سزا میں تفاوت تجویز کرتا ہے۔ تو وہ مذہب قابل نفیر ہے۔ بلکہ ایک عالم اور حکیم سے بالنسبت جاہل کے زیادہ مواخذہ کیا جائے تو بجا ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ حنات الابرار سیئات المقرین۔ مگر ابو الفضل ایسے خیال کا آدمی اس تفاوت سزا کی تحسین کرتا ہے۔ مذہب کا اندھا اسی کا نام ہے۔

سوا چند قلیل الاستعمال الفاظ کے لغات مشککہ اپنی عبارت میں نہیں بھرتے۔ مگر جلد درجہ کر کے ایسا پیچیدہ کر دیتے ہیں۔ کہ مبتدا و خبر و فعل و فاعل و مفعول کا پتہ بہت غور سے بعد چلتا ہے۔

مثلاً (۱) اگر نہ داعی دعائے بومی بودے از گرداب بیسیائی کہ زبان طلب در درگاہ کرم تو مقتضائے حکمت بالغہ آنچنانکہ بایستہ بظہور در آویدہ دراز کردہ بودم کے سر برمی آوردم غرض بیان یہ ہے۔ : باوجودیکہ مقتضائے حکمت بالغہ آنچنانکہ باید ہر شے بظہور می آردی زبان طلب در درگاہ کرم تو دراز کردہ بودم۔ از گرداب بیسیائی کے سر بر آوردم اگر نہ داعی دعائے بومی بودے۔

(۲) سر رشته معاملات دنیوی والگاہ از سرکار خود نگاہداشتن چوں راہ مخالفت سپردن یافتہ بلکہ طبیعت بود۔ درین مدت کہ چہ مثل پست ہمتاں دنیوی و چہ بغیر آں در گردہ بے شکوہ عاشقان دُنیا مبعوث است بسرقت آں نمی آمد۔ و مہوارہ این را از طول حمل و شور و حرص و طغیان آزدانستہ بہمات سرکار خود نمیرسد۔

(۳) ہانا کہ روزگار دست نوازش خیلے بر سر بطلان خود کشیدہ باشد کہ مثل خواجہ نصیر نے را با مثال این مقدمات گویا دارد۔ تا حال نازشے براہتمام خود کند کہ مثل من طالب صلح کلی را در غارتان منازعت آسودہ خاطر ال کوئے عدم می اندازد۔

سے جو خیالات ان کتابوں کی نسبت دل میں گزرے ہیں۔ ان کا اظہار کیا ہے۔ گویا ان کتابوں پر یونہی ہے اکثر حکم نفس ناطقہ کے مراتب عالیہ۔ طبیعت کی وارستگی ترک تعلق و تجرد۔ آزادی دل۔ دین و دنیا سے بیزاری کے مطالب کو خوب حکیمانہ انداز سے ادا کیا ہے۔ اور بلند پروازی خیالات کا ڈھیر لگا دیا ہے اس دفتر کے دیکھنے والے کو فلسفہ و حکمت و تصوف و اشراق کا جاننا لازم ہے۔ تب اس کے مطالب سمجھے جاسکتے ہیں۔

کچھ سادہ بیاضوں پر دیباچے۔ شعرائے کالمین کے پسندیدہ اشعار کسی کتاب کی عبارت یا نثری روایات۔ اپنے لئے ہوئے اشعار۔ حساب و کتاب کی یادداشت لکھا کرتے تھے۔ ان بیاضوں کی کچھ عبارتیں بھی اس دفتر میں ہیں۔

جہانگیر نے حالت شاہزادگی میں خطاطوں کے کتبے جمع کئے تھے۔ اور اس کا نام مرقع شاہی رکھا تھا۔ اس پر جو خطبہ ابو الفضل نے لکھا تھا۔ وہ بھی اسی میں ہے۔ اس خطبہ میں مختصر طور پر شاہی بیخوشیاں و موجدین خط اور خط کے ترقی دینے والوں کا ذکر کیا ہے۔ مخالفین کی وجہ سے مبارک کو جو تکالیف اٹھانا پڑے ہیں۔ ان کا بیان مفصل کیا گیا ہے۔ سید امیر حیدر بلگرامی تاریخ اکبری میں دفتر چہارم ابو الفضل کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ شاید اس سے مراد رقعات ابو الفضل ہو۔ حافظ سید عید الجلیل بلگرامی ثم المارہروی کے پاس میں نے بھی ایک کتاب دیکھی تھی۔ یہ یاد نہیں کہ دفتر چہارم انشاء ابو الفضل تھا۔ یا رقعات ابو الفضل۔ غالباً رقعات ابو الفضل کی جلد تھی۔

انتقاد۔ ابو الفضل کے خیالات بلند اور حکیمانہ ہیں۔ مگر بعض مرتبہ ادند سے منہ گر پڑتے ہیں۔ کہ ان کے ایسے آدمی سے سخت بےید معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ دفتر سوم میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:-

ایک سید عراقی جو یگانہ زمانہ تھا۔ اور علم کو عمل سے اور قول کو فعل سے مزین رکھتا تھا۔ اس پر ان بد معاش ملاؤں نے تہمت لگائی مگر توجہ شاہنشاہی سے اس پر قابو نہ پاسکے۔ ایک دن جاپوں۔ کئے دربار میں عرض کیا کہ جب بنا برفتویٰ گواہی سید کی مردود ہے۔ تو پھر پیش نمازی کے سزاوار یہ کہہ ہو سکتے ہیں اور بعض کتب حنفیہ سے بطور استشہاد کے عبارتیں پیش کیں۔ ان میں لکھا تھا۔ کہ اشرف عراق کی گواہی نہیں مانتی جاسکتی۔ وہ بیچارہ سید بہت پریشان ہوا۔ اور مبارک سے آکر واقعہ بیان کیا۔ اس سید کی ان الفاظ میں تسلی کر دی۔ کہ یہ لوگ اس روایت کے معنی نہیں سمجھتے۔ کتب حنفیہ میں اکثر جگہ تشریح کی گئی ہے۔ کہ اس روایت میں عراق سے مراد عراق عرب ہے نہ عراق عجم۔ اور جہاں شاہزادہ عراق عجم تھا اور یہ لوگ اشرف اشرف اور اشرف میں بھی تمیز نہ کر سکے۔ سزاوار سزا کے چار درجے مقرر ہیں۔

تصنیفات (۱) اکبر نامہ تین دفتروں میں۔ (۲) دفتر سوم آئین اکبری۔ (۳) کجکول خورد و بزرگ (۴) ترجمہ مجموعہ حکما بعبارت سہل عربی۔ (۵) عیار دانش ترجمہ کلید و دمنہ بعبارت سہل فارسی۔ (۶) جامع اللغات ایک مختصر کتاب لغات۔ شاید زمانہ طالب علمی میں انہیں جمع کیا ہے۔ اس میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ (۷) ازمنامہ ترجمہ مہا بھارت پر دو جزو کا خطبہ لکھا ہے۔ (۸) رقعات اس میں خان خاناں کے بارہ ہیں جو کچھ لکھا ہے۔ اُسے پڑھ کر شرم آتی ہے۔ حالانکہ پہلے دفتر میں جو فرامین اکبر کی طرف سے اور دوسرے دفتر ابو الفضل میں جو خطوط اپنی طرف سے لکھے ہیں۔ اُن سے بجا اظہار محبت ہوتا ہے۔ (۹) انشاء ابو الفضل تین دفتر ہیں۔ (۱۰) تفسیر سورہ فتح

مکاتباتِ علامی

یعنی انشاء ابو الفضل جو پہلے سے درس فارسی میں داخل ہے۔ مگر دفتر اول و دوم۔ اسی وجہ سے پیشتر کے لوگوں نے شرح بھی دفتر اول و دوم ہی کی لکھی۔ اب پنجاب یونیورسٹی نے دوبارہ دفتر اول و سوم کو داخل نصاب امتحان منشی فاضل و ایم۔ اے فارسی کیا ہے۔ اس کتاب کو شیخ عبدالعہد نے جو ابو الفضل کے بھانجے اور تربیت یافتہ ہیں۔ مرتب کیا ہے۔

دفتر اول۔ اس میں اٹھارہ مراسلے اکبر کی طرف سے سلاطین ایران و توران وغیرہ کو لکھے گئے ہیں۔ اور وہ فرامین بھی ہیں۔ جو سلطنت کی طرف سے امراء دولت کے نام جاری ہوئے ہیں بمعانی کا ہجوم۔ فقرات کی چستی۔ مضامین کی بلندی۔ کلام کی صفائی۔ زبان کا زور۔ الفاظ کا شکوہ۔ سلطنت کے مقاصد۔ ملکی مطالب۔ اُن کے فلسفیانہ دلائل۔ آئندہ کے نتائج مرقوم ہیں۔ حکیمانہ کلام سے یہ دفتر ملو ہے۔ عبداللہ اوزبک کہا کرتا تھا۔ کہ اکبر کی تلوار تو دیکھی ہتھی۔ مگر ابو الفضل کا قلم چھپکے چھپڑا ہے دینا ہے۔

دفتر دوم۔ اس میں خود ابو الفضل کے خطوط اور مراسلے ہیں جو امراء و جناب و اقربا کے نام لکھے ہیں۔ اس دفتر کے مطالب اور قسم کے ہیں۔ اس سے بعض مراسلے جو خان خاناں یا کوکلتاش کے نام لکھے ہیں۔ وہ دفتر اول کے طرز پر ہیں۔ اور باقی دفتر سوم کے خیالات ہیں۔ ان دونوں دفتروں کے کما حقہ سمجھنے کے لئے لازم ہے۔ کہ پہلے بابر۔ ہمایوں۔ اور اکبر کی تاریخیں۔ پھر سلاطین صفویہ ایران اور عبداللہ خاں اوزبک توران کے حالات پڑھنے والے کی نظر سے گزرے ہوں ورنہ کوئی حفظ نہیں اٹھایا جاسکتا۔

اس میں بعض کتابوں کے دیباچے ہیں۔ اور بعض مصنفین سلف کی کتابوں کے دیکھنے

اور ابو الفضل نے بھی اپنی بھدرا کی۔ مزہ تو یہ ہے کہ شیخ مبارک کی وفات پر بھی ان دونوں بھائیوں نے اپنی بھدرا کرائی۔

شاہ ابوالمعالی لاہوری اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ میں ابو الفضل کو اچھا نہیں سمجھتا تھا۔ ایک رات کو خواب میں دیکھا کہ ابو الفضل ایسا اور جی علیہ السلام کا جتہ پہنے ہوئے ہے دریا کرنے سے معنوم ہوا کہ اس کی بخشش کا وسیلہ اس کی ایک مشاجات ہوئی۔

ذخیرۃ الخواتین میں لکھا ہے کہ رات کو فقر کی خدمت میں جاتا تھا۔ اشرفیاں نذر میں دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ابو الفضل کے لئے سلامتی ایمان کی دعا کرو۔

انشا پر دازی اشخ کی انشا پر دازی اور واقعہ نگاری کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ ہر مطلب کو بڑی خوبی سے ادا کرتے ہیں۔ کوئی جزئی بات بھی اس واقعہ کے متعلق چھوٹے نہیں پاتی۔ دوسرے انشا پر داز بہار و باغ و گل و بلبل و بزم وصال سے عبارت میں زور پیدا کرتے ہیں۔ مگر ابو الفضل اپنے پاکیزہ اور حکیمانہ خیالات کو سادہ الفاظ میں اس طرح ادا کرتا ہے۔ کہ ہزاروں رنگینیاں اُس پر قربان ہیں۔ اپنے لطف خیالات کو شستہ الفاظ میں ڈھال لیتا ہے۔ اور نئے ڈھنگ سے لکھتا ہے۔ جتنا لکھتا ہے۔ عبارت کا زور بڑھتا جاتا ہے۔ گو عربی الفاظ کو ترک نہیں کیا ہے۔ مگر کثیر الاستعمال الفاظ عربیہ عبارت میں صرف کرتے ہیں۔

عربی مرکبات کے تراجم فارسی میں کیا خوب کئے ہیں۔ بطور نمونہ چند الفاظ لکھ جاتے ہیں۔

پہلو جو یا محتمل المعانی کجا ساز جامع شب نشین قائم المیل و مزاج ایزد تو انا موبد من اللہ
آویزش درونی۔ مجاہدہ پالغز ذلات و مغالطہ داد و ستد معاملات بایستگاہ محل عز ورت

امین احمد رازی نے اسی زمانہ میں تذکرہ ہفت اقلیم لکھا ہے۔ اس ایرانی کا انصاف قابلِ داد ہے کہ ایک ہندی تراذ کے بارہ میں اس طرح اظہار حق کرتا ہے۔

بے شائبہ نکتہ و سخنوزن و بے خائے تعلف و مدح گستری امروز در عقل و فہم نظیر و عدیل ندارد۔
با آنکہ در خدمت شاہنشاہی چوں عرص بجز قائم است اگر سلعے فرصت می یابد اوقات را بتجسس
مستمان فغلا و تحقیق مطالب حکما مصروف می دارد۔ و در انشا بدیدہ بینا و دارد۔ چہ نوا در سکایات بعبارت
نازہ در سلک تحریر جی کشد۔ و از تکلفات منشیانہ و تعصیفات مترسلانہ اجتناب واجب می داند و
شاہد این معنی اکبر نامہ است۔ و ہمچنین بشعر خواندن رغبت بسیار دارد۔ و بہ نزاکت و دقت نظم نیک
میرسد۔ و احیاناً بتار از موزن طبع جو اسر نغمہ از کان اندیشہ بیرون می آرد۔

ترسیت یافتہ تھے۔

مذہب کے بارہ میں ابو الفضل اپنا خیال اس طرح ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جو بالکل اچھا ہو۔ اور اس میں کوئی غیب نہ ہو۔ اور نہ کوئی مذہب ایسا ہی ہے۔ جو سراسر برا ہو۔ اور اس میں کچھ بھی اچھا ہی نہ ہو۔ الحق نہایت خوب بات کہی ہے۔

امام عبد القادر دہلوی اپنی تاریخ میں ابو الفضل کے مذہب کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے میں جب اکبر اجیر سے پھر کے فتحپور میں آئے۔ تو ابو الفضل شیخ مبارک کا بیٹا جسے علامی کہتے ہیں۔ دربار اکبری میں آیا۔ اس نے جہان میں عقل و دانش کا غلغلہ ڈال رکھا ہے۔ اور حسن بن صباح کے عقیدہ کو فروغ دیتا ہے۔ اور تمام مذہبوں کی مخالفت کو اپنا فرض سمجھ لیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ابو الفضل سنی مذہب ہے۔ مگر تقلید کا دشمن۔ مصلحت زمانہ کا پابند تقویٰ والد اکبر کا خوشامدی ہے۔ اکبر کا ارادہ ہوا کہ اپنی سلطنت کو تمام ہندوستان میں پھیلانے۔ مگر تنواریا قوت سے نہیں۔ چونکہ ہندوستان میں مختلف مذاہب لوگ بستے ہیں۔ لہذا ان کو اپنی محبت کا گردید بنا کے سلطنت کے ترقی دینے کو بہتر اصول سمجھا۔ چونکہ دوسرے علما کو تاہ نظر اور تنگ خیال تھے۔ اور اپنے عقیدہ کے مخالف کو کافر جانتے تھے۔ لہذا یہ کام ان کے وسیلہ سے انجام نہ پاسکتا تھا۔ فیضی اور ابو الفضل ہمہ دان غیر متعصب اور آزاد خیال عالم تھے۔ انہوں نے اکبر کے اس خیال کو باحسن وجہ انجام دیا۔ اور سلطنت کا دستور اعلیٰ اس امر کو قرار دیا کہ۔

پروردگار عالم مخلوق کا روزی رساں اور آباد کرنے والا ہے۔ مسلمان ہندو۔ گہر و زسا سب اس کے نزدیک برابر ہیں۔ اور بادشاہ ظل اللہ ہے۔ اس لئے بادشاہ کو بھی یہی ہرید نظر رکھنا چاہئے۔ اس ملک نکتہ نے ہر مذہب والے کو اس کا گردیدہ بنا دیا۔

اسی خیال پر پادری بلائے گئے۔ انہوں نے تثلیث کی دلیلیں پیش کیں۔ اور نصرانیت کی حقیقت ثابت کی۔ شہزادہ مراد کو انجیل پڑھنے کا حکم ہوا۔ اور ابو الفضل ترجمہ کے لئے مقرر ہوئے۔

گجرات سے آتش پرست دربار میں آئے۔ انہوں نے دین زردشتی کی حقانیت ظاہر کی۔ اور آگ کی تعظیم کو بڑی عبادت بیان کر کے اپنی طرف مائل کیا۔ ابو الفضل کو حکم ہوا۔ کہ ایران کی طرح ہندوستان میں بھی آتشکدے روشن رہیں۔ اسی وجہ سے عرخی نے ایک قصیدہ مدح اکبر میں کہا ہے جس کا قافیہ از دان ہمان وغیرہ اور ردیف آفتاب ہے۔

جب اہم انگہ مر گئے اور مریم مکانی کا انتقال ہوا۔ تو اکبر نے مجدد اکرائی اکبر کے متبع میں فیضی

کہ وہ اچھا آدمی نہیں۔

یہاں سے بھی بھاگنے کی جب ضرورت پیش آئی تو ابوالفضل نے ایک شخص کو بتایا۔ اور وہ ویسا ہی نکلا۔ جیسا کہ ابوالفضل نے اپنی فراست سے اُسے تجویز کیا تھا۔ اس کے بعد سے باپ اور بیٹائی دونوں ابوالفضل کے کہنے پر ملتے تھے۔

اکبر نامہ میں دس سال کے حالات لکھ کے نظر ثانی کے لئے فیضی کو دکھایا فیضی نے جو ترمیم کی۔ وہ ابوالفضل کو پسند نہ آئی۔ یہ واقعات اور ذمات و الے واقعات کا اظہار کرنا خود ستائی سے خالی کیونکہ کسا جاسکتا ہے۔

فیضی نے ابوالفضل کی مدح میں جو شعر کہے ہیں۔ ان کو بھی نقل کیا ہے۔

صد سالہ رہ میان من و اوست در کمال در عمر گرازد و دوسہ سائے فنون ترم
مباحثہ میں اگر کوئی مناظر مجتہد اربعہ میں سے کسی کا قول بطور سند پیش کرتا تھا۔ تو ابوالفضل کہتے کہ
فلاں جولا ہے۔ موچی۔ یا حلوائی کی بات سے ہم پر حجت قائم کرتے ہو۔ یہ واقعات ضرور خود رائی و غرور پر دال
میں چاہے واقعہ ہی کیوں نہ ہوں۔

ہر ہر مقام پر اپنے آپ کو ایک بڑا ولی نیک نفس تارک الدنیا۔ مجرد اور آزاد دکھاتے ہیں غور
کیا جائے۔ تو لازمت سلطنت ہی ان امور کے متافی ہے۔

ابوالفضل لکھتے ہیں کہ جب میں منصب اعلیٰ پر پہنچا۔ تو دشمنوں سے انتقام نہیں لیا۔ مگر ملا عبد القادر
کہتے ہیں کہ ان کو بری طرح رسوا کیا۔

عاشق مزاج بھی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ایک لڑکے پر عاشق ہونا خود لکھتے ہیں جس کو میں اس سے
پہلے ابتدائی حالات کے عند ان کے تحت میں لکھ چکا ہوں۔

کتاب اوصاف الاشراف مصنفہ محقق طوسی کی باتوں کو کہ انہوں نے کچھ اعتراضات کئے ہیں۔
زمانہ کا بطلان کاری میں چھٹانے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور خود ہی ان کے اس فعل پر اعتراض کرتے
ہیں۔ اگر اعتراض کوئی بری چیز ہے۔ تو دونوں کے لئے ہے۔ رفعت میں خانہاناں پر بری طرح
سے معترض ہیں۔

مذہب ان کے باپ مبارک پر مبارک کے مخالف تشیع۔ ہمدویت۔ اور بایت کا الزام لگاتے تھے
اور طرح طرح کی تکلیفیں ان کو پہنچاتے تھے۔ حتیٰ کہ خواہاں جان تھے۔ ابوالفضل اس کی ردیوں کرتے
ہیں۔ کہ وہ ہر مذہب کے عالم تھے۔ علم اور چیز ہے اور اعتقاد اور ہے۔ ابوالفضل بھی انہیں کے

آئے تھے۔ مگر یہ نہیں بتائے کہ کس قبیلہ عرب کے ہیں۔ نہ سلسلہ ہی کسی قرن اولیٰ
 حق کہ مجھے دادا کا نام بھی نہیں بتائے۔ جن کے نام بتائے ہیں۔ یہ بھی کوئی مشہور نام
 نہیں بتائے۔ یقیناً ان میں سے نہ کوئی فقیر و عالم ہے۔ البتہ امیر و دولت مند اس کا ذکر ضرور کرتے۔ تاہم ان میں
 تانا کا نام بھی نہیں لیتے جو معمولی نامی پر ڈال ہے۔

ابتدائی حالات ابو الفضل کا قول ہے۔ کہ سوا برس کی عمر میں خوب صاف بولتے تھے۔ اور پانچ برس
 کی عمر میں وہ شعور حاصل تھا۔ جو اس عمر میں نہیں ہوا کرتا جس طرح مبارک پندہ برس کی عمر میں فارغ
 تھے۔ اُسی طرح ابو الفضل بھی اسی عمر میں کمال حاصل کر چکے تھے۔ اور فارغ تو نو برس کی عمر میں تھے۔ جو
 بڑھا اپنے باپ سے پڑھا۔ مگر اسی دفتر سوم میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ ایک لڑکے سے ان کو عشق ہو
 اس کی وجہ سے جس مکتب میں وہ لڑکا پڑھتا تھا۔ یہ بھی اُس مدرسہ میں پڑھنے جانے لگے۔

پدر بزرگ خوش اسیر ہو گئی دیدے در ہر فن مختصرے تالیف فرمودہ یاد دہے مرا گر چہ
 ہوش افزا دے اما از بہستان علم چیزے دلنشین نیادے۔ گاہ مطلقاً نہ یاد دے و گاہ متناہیہا
 پیش راہ گوئی۔ و زبان یاد دی نکر دے کہ آزار بر گوید۔ حجاب اکھن آرد دے۔ و با تو مندی سخن گذری نہا
 و دان انجمن گر۔ افتادے۔ و بہ کو پیش خود دندے۔ و درین اشارہ ایک از حکما ہر کوئی طلاق کا طرے پیدا کہ
 و دل از دل کم بینی و کوئی شناخت باز ماند۔ و دے بریں گذشتہ بود کہ ہمزبان و دشمنی او جو بایں مدت
 گردانید۔ و خاطر سرتاب رمیدہ را بجا بخاورد و آوردند۔

ملا سند الدین تقی زانی اور علامہ سید شریف پر علم بلاغت میں جو اعتراضات ابو الفضل کیا کرتے تھے
 کے دست نوٹ کر لیتے تھے۔ اتفاقاً اسی زمانہ میں خواجہ ابوالقاسم کا حاشیہ مطول پڑایا۔ بعینہ وہی
 حاشیہ اصفہانی کا ایک نسخہ کہ مخدوم ملا۔ اس کی تکمیل ابو الفضل نے اپنی قابلیت سے کر دی۔ پھر ایک

نیا۔ اُس سے مقابلہ جو کیا۔ تو ہو ہو وہی عبارت پائی گئی۔ جو ابو الفضل نے لکھی تھی۔ صرف چند
 میں مترادفات کا فرق تھا۔

و عادات اولاد تیمور کے کل مورخ ابو الفضل کو خود پسند خود رائے اور خود ستا لکھتے ہیں۔ اور
 ہے۔ اسی دفتر سوم کے پڑھنے سے متعدد جگہوں سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

ابو الفضل و فیض و مبارک جب دشمنوں کے خوف سے بھاگے۔ تو فیضی نے ایک شخص کو تجویز کیا کہ
 میں پیادہ لیں۔ ابو الفضل نے اس رائے سے مخالفت کی فیضی نے نہ مانا۔ بعد تجربہ معلوم ہوا

میں گھوٹیں گے۔ اس لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور احمد آباد گجرات پہنچے۔ یہاں بڑے بڑے اہل کمال کا مجمع تھا۔ اس لئے احمد آباد میں قیام کر لیا۔ تحصیل علوم میں مشغول ہو کر بہت سی کتابیں تصوف و علم اشراق و منطق و آلبیات کی پڑھیں۔ یہیں ابو الفضل کا زروئی کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ان کو بیٹا بنا لیا۔ اور تجرید و شفا و اشارات و تذکرہ و محیطی کے بہت سے دقائق انہیں بتائے۔ یہیں مجذوب یوسف سے بھی فیض حاصل کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ سمندر کا راستہ تمہارے لئے بند ہے۔ اگر وہ میں جا کر بیٹھوں۔ وہاں مقصد حاصل نہ ہو۔ تو ایران اور توران کو چلے جانا۔ جہاں حکم ہو۔ وہاں ٹھیکہ جانا۔ اور علوم رسمی کو اپنا پردہ بنانا۔

۶ محرم ۹۵۰ھ کو آگے شیخ علاؤ الدین مجذوب سے ملے۔ اور ان کے کہنے سے اگرچہ دریاۓ جہنم کے پار محلہ چار باغ میں میر رفیع الدین صفوی حنفی انجومی کے ہم سایہ میں قیام کیا۔ اور ایک خاندان قریشی کی لڑکی سے شادی کر لی۔ فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ درس و تدریس سے کام تھا۔ امرا و شایان کے دربار میں جانے کا کبھی خیال نہیں پیدا ہوا۔ معتقدوں میں سے کوئی با احتیاط آدمی خلاص کے ساتھ ذرا نہ پیش کرتا تھا۔ تو بقدر ضرورت لے لیتے تھے۔ ۹۵۴ھ مطابق ۱۵۴۷ء میں جبکہ مبارک کی عمر تینتالیس سال کی تھی۔ تو فیضی اور ۹۵۸ھ میں ابو الفضل آگرہ میں پیدا ہوئے۔

مبارک بڑے زبردست عالم شریعت و فرائض تھے۔ مخدوم الملک اور عبد العزیز وغیرہ ان کے دشمن ان کو لونڈی یا غلام بچہ کہا کرتے تھے۔ چنانچہ مبارک ایک خط میں جو فیضی اور ابو الفضل کو لکھ ہے یوں رقمطراز ہیں۔

”بابائے من۔ از فضلایے ابن حمد کہ ہمہ جو فروش و گندم تانند دریں را بدینا فروختہ نعمت آل برابندہ از از گفتہ حرف آہنا بید رنجید۔ و از انکہ از طرف نجابت با گفتگو دارند۔ دل پر تشویش نیاید بود۔ درمایاے کہ والد من تفویض و دیعت حیات نمود من بعد تمیز ز سیدہ بودم۔ والدہ من مراد رسایہ عاظفت یکے از سادات ذوی الاحترام و کمال عسرت پرورش میداد۔ و در تربیت من از طرف درس علمی و دیگر تادیب کمال ہی بکار می برد۔ از انکہ پدرم مرا حسب فرمودہ بزرگے موسوم مبارک ساختہ بودہ روزے نیے از ہمسایہ ہائے حدیثیہ آل سید و ابناؤ کہ غوغاری و تیار داری بابیکساں می نمودند درم را بکلمات درشت رنجانید و مرا بعد نہایت مطعون کرد۔ والدہ ام گریہ کنان نزد آب سید و الام مقام کہ از حسب و نسب پدرم اطلاع داشت رفتہ نالش تعدی او نمود و آل سید اور از جرد و تو بیخ تمام منہ۔“

ابو الفضل نے بیان نسب میں بہت زور لگایا۔ مگر اس غصن کو بر طرف نہ کر سکے۔ عرب میں نسب کا بڑا لحاظ کرتے ہیں۔ شجرے جوتے ہیں۔ شتاب ہوتے ہیں۔ ابو الفضل کے پانچویں دادا ہی یمن سے ہندوستان

شیخ ابوالفضل علامی

شیخ ابوالفضل اسلام شاہ کے عہد حکومت میں ۶۰۰ حریم ۴۵۸ھ کو آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے باپ شیخ مبارک نے اپنے استاد خطیب ابوالفضل گازی رونی کے نام پر تینا ان کا نام ابوالفضل رکھا۔ کل سلاطین تیموریہ میں ابوالفضل کے بعد علامہ کا خطاب صرف سعد اللہ خاں پٹیوٹی وزیر شاہجہان کو ملا ہے۔ اور اکبر ابوالفضل کو شیخ جو کہا کرتے تھے۔

نسب و وطن۔ خود ابوالفضل اپنے آبا و اجداد کا وطن مین بیان کرتے ہیں۔ اجمالا یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ کچھ اجداد ان کے علوم رسمی اور کچھ امیری و دنیا داری میں اور کچھ گوشہ نشینی فقر میں بسر کر گئے۔ شیخ موسیٰ ابوالفضل کے پانچویں دادا امین نے نکل کے قصبہ ریل علاقہ سندھ میں آکر ٹھہرے۔ اور یہیں شادی کر لی۔ یہیں بیٹے اور پوتے پیدا ہوئے۔

شیخ خضر ابوالفضل کے دادا کو ہندوستان کے ولایوں سے ملنے کی تمنا پیدا ہوئی۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال تھا کہ مین جا کے اپنے رشتہ داروں سے بھی ملیں گے۔ اس ارادہ کے ساتھ کچھ عزیزوں اور دوستوں کو ساتھ لے کر ابتداً صدی دسم میں قصبہ ریل سے نکل کر ناگور پہنچے۔ اور وہاں سید بھیجی بخاری جانشین حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت (جید شارح شادان بلگرامی) و شیخ عبد الرزاق قادری بغدادی و شیخ یوسف سندھی سے ملے۔ ان بزرگوں کی دل جوئی سے ناگور میں تو وطن اختیار کر لیا۔ اور یہیں ۱۱۰۰ھ میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔

شیخ خضر کچھ دنوں بعد سندھ کو پھر واپس جا رہے تھے۔ کہ اپنے عزیزوں کو ناگور لے آئیں۔ مگر راستہ ہی میں مر گئے۔ اسی اثنا میں ناگور و اطراف ناگور میں وبا پھیلی اور سخت قحط پڑا جس میں مبارک کی والدہ کے سوا سب کے سب اعزہ مر گئے۔ مبارک کو تحصیل علم اور جہانگیری کا شوق تھا۔ مگر مبارک کی ناں اجازت نہ دیتی تھیں چند روز کے بعد خواجہ عبداللہ احرار کی خدمت میں پہنچ کر جستجوئے خدا کا رستہ ان سے معلوم کیا۔ عبداللہ احرار جستجوئے حقیقت کرنے بلور سیاحی ہندوستان میں آگئے تھے۔

اسی اثنا میں مبارک کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اب کوئی مانع نہ رہا۔ سمندر کا رخ کیا تھا۔ کہ دُنیا بھر

ساتھ ہی تعبیل بھی تھی۔

میں نے اس شرح کو ستمبر ۱۹۲۹ء میں شروع کیا۔ صرف سولہ صفحات کی شرح لکھنے پایا تھا کہ ایک لغت عربی و انگریزی کے ڈیڑھ سو صفحات عربی و اردو کرنے کے لئے مل گئے۔ اس میں تین مہینے صرف ہو گئے۔ پھر اس شرح کو لے کر بیٹھا۔ تو صورت اول کے ڈھنگ کو چھوڑنا پڑا۔ (یعنی پہلے فرہنگ پھر ترجمہ اور نظم کا ترجمہ نظم میں) کیونکہ طول بھی ہوتا تھا۔ اور تعبیل بھی مقصود تھی۔ اب صرف ترجمہ لکھنا شروع کیا۔ اور نظم کا ترجمہ بھی نہ کریں۔ مگر ان صفحات میں بھی بعض جگہ نظم کا ترجمہ نظم میں ہو گیا ہے۔ اور کہیں ایسا بھی ہے۔ کہ مثلاً چار شعر نظم کے ہیں۔ تو ایک شعر کا ترجمہ منظوم بھی ہے۔ آخر میں پھر وہی خیال پیدا ہوا۔ اور نظم کا ترجمہ نظم میں پھر لکھنا شروع کیا۔ اور آخر میں فرہنگ و تصحیح بلحاظ صفحات لکھی۔

ابتدائی فرہنگ میں معمولی الفاظ بھی درج ہیں۔ اصل اشارات و کنایات و استعارات و تصعیم بھی ہے۔ مگر بعد میں جو فرہنگ لکھی ہے۔ اس میں الفاظ مشکلہ کے معانی اور کنایات کی حل پورے طور پر ہے۔ کنایات کے معانی و وضعی نہیں بتائے ہیں۔ صرف مرادی معنی لکھنے پر اکتفا کی ہے۔ اس کے ختم کرنے میں چار مہینے صرف ہوئے۔ گو درمیان میں کالج کے بعض کاموں کی وجہ سے اس کام کو چھوڑنا بھی پڑا ہے۔ اصل کتاب میں سے جو کچھ میں سمجھنا نہ نہیں۔ اس سے صرف نظر کر کے میرا گمان باطل ہے۔ کہ فرہنگ اور تصحیح تنہا بھی ایک عہد الذہن کے لئے کافی ہوگی۔ ایسے طالب علم کو ترجمہ کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ ترجمہ میں زیادہ تر الفاظ اصل کتاب کے صرف کئے ہیں۔ کیونکہ فرہنگ میں ان الفاظ کی تشریح کر دی گئی ہے۔ ابو الفضل میں چونکہ جملے سچ در سچ ہوتے ہیں۔ اس لئے فاعل و فعل۔ عمقیت و موصوف۔ شرط و جزا اور کنایات و استعارات کا سمجھنا اس کتاب کے لئے ضروری ہے۔ میرا ہر کار تالیف طلبہ کے لئے ہے۔ کاملین کے لئے کچھ مفید نہیں کیونکہ ان کے معلومات مجھ سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

ابو الفضل کی لائف اور ان کے کلام پر انتقاد بھی اپنی تھوڑی سی معلومات کے موافق لکھ دیا ہے۔ کیونکہ امتحان میں ایسے سوالات بھی آجاتے ہیں۔

میرے تالیفات مطبوعات میں یہ شرح سترہویں ہے۔

سید اولاد حسین شاداں بگرامی

۴ مارچ ۱۹۳۰ء

گزارش شارح

کسی دوسرے کی تصنیف کی شرح اور اگر وہ غلط ہو تو اس کی تصحیح خود تصنیف کرنے سے زیادہ مشکل کام ہے خصوصاً جب کوئی کتاب کسی وجہ سے آسان بھی نہ ہو۔ اگر کسی کتاب کی ایک یا زیادہ شرحیں یا ترجمے ہوتے ہیں۔ اور وہ کیا ہو جائیں۔ اور کسی سبب سے اُس کتاب کی شرح از سر نو کسی کو کرنا پڑے۔ اور وہ پہلا ترجمہ یا شرح مل بھی جائے۔ تو اس نئے شارح کو بہت سہولت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ نیا شارح قابل ہو۔ تو پہلے سے اچھی شرح تیار کر سکتا ہے۔ ابوالفضل کا دفتر سوم چونکہ پہلے سے درس میں نہ تھا۔ اس لئے اس کی کسی نے شرح نہ کی۔ البتہ مولوی ہادی علی صاحب مرحوم نے مطبوعہ نو لکھنوی رچو عاشیہ لکھا ہے۔ اُس میں بڑی کوشش کی ہے پھر بھی بہت مقامات رنگے یا باوجود لکھنے کے عل نہ ہوئے ہیں اس عاشیہ سے بہت فائدہ اٹھایا اور آگے قدم بڑھائی کوشش کی۔ مگر اپنے امکان کے اندر میں نہیں کہہ سکتا کہ عمل کر کا۔ انہیں اگر دیکھا ہو تو بھی ایسے سے ذرا بعید نہیں اپنے خیال کے موافق جو مقامات سمجھ میں آئے۔ انہیں بھی لاجی غلبہ فرمائی کی ہے۔ جس کے بعد یہ بھی لکھ رہا ہے کہ میں سمجھ نہ سکا۔

ابوالفضل ایسی کتاب کا جس کے جملے سچ در سچ اور جس میں کنایات و استعارات کا طوفان اٹھا ہوا ہے۔ بغیر حل کنایات۔ ترجمہ یقیناً غیر مفید ہو گا۔ ترجمہ کی حسب ذیل صورتیں نکل سکتی ہیں۔

(۱) ترجمہ لفظی۔ ایسا ترجمہ کچھ مفید نہیں ہوتا۔ صرف دوسری زبان کے الفاظ تو ہو جاتے ہیں مگر گتھی

نہیں سمجھتی۔

(۲) حاصل کا ترجمہ۔ یہ ترجمہ برا نہیں ہوتا۔ مگر طلباء کے لئے مفید نہیں ہوتا۔

(۳) ایسا ترجمہ کہ کوئی لفظ ترجمہ سے رہنے نہ پائے۔ اس کی بھی کئی صورتیں ہیں۔

اول ترجمہ تو ہر لفظ کا درست ہو۔ مگر زبان روزمرہ کے موافق نہ ہو۔ دوسرے زبان بھی بول چال کے موافق ہو۔ تیسرے زبان بھی با محاورہ ہو۔ ایسا ترجمہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس میں زور بھی باقی رہتا ہے۔ لیکن ایسا ترجمہ و عبات اور درود نادرہ ایسی کتاب کا سخت دشوار اور ابوالفضل ایسی کتاب کا سخت ہی چاہتا ہے۔ آخر سے قریب کچھ معقات کے ترجمہ میں اس آخری قسم کے ترجمہ کی کوشش کی ہے۔ مگر زیادہ تر اس کا لحاظ کیا گیا ہے۔ کہ کوئی لفظ ترجمہ سے رہنے نہ پائے۔ اور حتی الامکان مطلب خیر اور بول چال کے موافق ہو مگر پھر بھی خلاف زبان ہونے سے خالی نہیں۔ کیونکہ بول چال کے موافق ترجمہ کرنے میں وقت زیادہ صرف ہوتا تھا۔ اور کثرت اشغال کی وجہ سے فرصت کم تھی۔

تشریحات بلگرامی

مکاتباتِ علّامی

یعنی دفتر رسوم ابوالفضل کا پورا ترجمہ - تصحیح - فرہنگ - سوا عمری
شیخ ابوالفضل اور ابوالفضل کے کلام پر انتقاد مع گذارش شارح -

جو

امتحانات مثنوی فاضل ویرایم اے پنجاب یونیورسٹی کے مضامین رباعی ۱۹۳۰ء
اور آئندہ کے لئے داخل ہے

مؤلفہ

پروفیسر سید اولاد حسین صاحب شادان بلگرامی

مؤلفہ فرہنگ حاجی بابا - فرہنگ وصاف - ترجمہ مقامات حمیدی - الکنوز العامہ تحشی درہ نادرہ - شرح مردخسی
شرح تصانیف قانی (تصانیف یونیورسٹی) و فرہنگ قافی وغیرہ
حسب فرمائش

شیخ مبارک علی بابک سلیماندرول لوہاریڈوازہ لاہور

۱۹۳۰ء

در مطبع کرمی لاہور باہتمام میر قدرست اللہ طبع شد

مطبوعات وکان

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون و دواڑہ لوهاری لاہور

مطالب الغالب بہترین جدیدترین شرح دیوان غالب	تاریخ لاہور از رائے بہادر کنیہا لال قیمت ۱۰
اردو از مولانا سہا قیامت بلا جلد علیہ مجلد ۱	حیات جاوید سرسید کی زندگی کے حالات ۱۱
اردو سے مولیٰ یعنی مجموعہ رقعات مرزا غالب ضخیمہ علیہ	اخلاق ناصری مشہور و معروف کتاب قیمت ۱۰
نقش بدیع یعنی لغت فارسی جدید از جناب مولوی	رباعیات عمر خیام سبب مستنار و اچھا پیش ۱۱
وجاہت حسین صاحب بی۔ ک۔ نشی قابل قیمت ۱۰	گلرستہ محسن کاکوروی۔ قیمت ۱۰
چهار مقالہ مؤلفہ مولوی وجاہت حسین صاحب ۱۲	اخلاق جلالی۔ مشہور کتاب۔ قیمت ۱۰
ترجمہ رقعات عالمگیری وزیر خاں لشکراں	مقدمہ دیوان جالی۔ شعر و شاعری پر بسوڈ ریو
قیمت ۱۰	از مولینا عالی مرحوم قیمت ۱۰
ترجمہ وزیر خاں لشکراں ترجمہ حکیم نباتات	حاجی بابا صفہانی (دربان فارسی) فارسی جدید
قیمت ۱۰	ایرانی تمدن کی تصویر قیمت ۱۰
تحفۃ الاحرار جالی رقعات عالمگیری	تذکرہ دولتشاہ سہ قندی مشہور و معروف تذکرہ
قیمت ۱۰	نہایت اہتمام سے تصحیح جناب شیخ محمد قبال عافی صاحب
سیر المتأخرین بابرتاشا، جہان قیمت ۱۰	ایم۔ کے شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰
خلاصہ سیر المتأخرین خلاصہ درہ نادہ	دربار اکبری از حضرت آزاد مرحوم
قیمت ۱۰	خندہ خیام مترجمہ رباعیات عمر خیام
قصاید عرفی ترجمہ عروض سیفی	آیات جلالی۔ دیوان مرزا یاس بلا جلد علیہ مجلد علیہ
قیمت ۱۰	دیوان میر درد۔ مشمولہ امتحان آئین از اردو
رباعیات بابا طاہر معہ فرہنگ قیمت ۱۰	پنجاب یونیورسٹی۔ قیمت ۱۰
فرہنگ حاجی بابا موازنہ انیش دیبر	قصاید ذوق۔ مشمولہ امتحان آئین از اردو
قیمت ۱۰	پنجاب یونیورسٹی۔ قیمت ۱۰

تشریحات بلگرامی

مکاتبات علمی

یعنی دفتر سوم ابوالفضل کا پورا ترجمہ۔ تصحیح۔ فرہنگ۔ سوانح عمری
شیخ ابوالفضل اور ابوالفضل کے کلام پر تفتاد مع گزارش شارح

مؤلفہ
پروفیسر سید ابوالحسن صاحب شادان بلگرامی

حسب فرمائش
شیخ مبارک علی تاج کتب خانہ دارالعلوم لاہور

۱۹۴۰ء

در مطبع کریبی لاہور باہتمام میز قدرت اللہ طبع شد

